پہلی مرتبہ تقریباً 350 نادر و نایاب رسائل و کتب کی یکجا اشاعت

مقالاتِ حکیم الامت

حکیم الامت مجدد الملت

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہ

۱۲۸۰ - ۱۳۶۲ھ ۱۸۶۳ - ۱۹۴۳ء

زیر سرپرستی

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

(شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم کراچی)

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان (0322-6180738)

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ تھانہ بھون..... مظاہر علوم سہارن پور..... دارالعلوم کراچی
ودیگر مراکز علم سے حکیم الامت حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ کے
دستیاب شدہ نادر و نایاب رسائل کی پہلی مرتبہ یکجا اشاعت

مقالاتِ حکیم الامت 85

مجموعہ تالیفات

حکیم الامت مجدد الملت حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

الحمدللہ! عرصہ دراز کی جستجو کے بعد تقریباً 325 رسائل
اس مجموعہ میں شائع کیے جا رہے ہیں۔

زیر سرپرستی

شیخ الاسلام فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم
(شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم کراچی)

مرتب
قاری محمد اسحاق
(مدیر ماہنامہ "محاسن اسلام" ملتان)

اِدارۂ تالیفاتِ اَشرفیہ
چوک فوارہ ملتان (0322-6180738)

اِجمالی فہرست

بسم الله الرحمن الرحيم

اللّٰهم

صلّ على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

انك حميد مجيد

اللّٰهم

بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

انك حميد مجيد

مَقالاتِ حَکیمُ الامّت

5

تصوف وطریقت کے متعلق

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے رسائل وکتب کا مجموعہ

وضاحت: ''مقالات حکیم الامت'' کی جلد 80 سے ''تصوف وطریقت'' کے متعلق کتب ورسائل شروع ہو گئے ہیں۔ جلد 83 میں فقہی احکام ومسائل کے متعلق باقی ماندہ رسائل وکتب دیئے گئے ہیں۔ جلد 84 سے حسب سابق ''تصوف وطریقت'' کے رسائل مرتب کیے گئے ہیں۔ (مرتب)

عُنوانات التّصوّف

حضرت حکیم الامت مجدد الملت جامع الکمالات منبع الحسنات ماہر العلوم القرآنیۃ واقف الاسرار الفرقانیۃ
راس المفسرین مقدام الراسخین صاحب الشریعۃ والطریقۃ بحر المعرفۃ والحقیقۃ کاشف الاسرار الخفی منہا والجلی اعنی بہ

مولانا محمد اشرف علی التھانوی

نور اللہ مرقدہٗ وجعل الجنۃ مثواہ

اس کتاب میں حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے اپنی مؤلفات سے مسائل مقصودہ تصوف کی ایک بڑی مقدار میں فہرست مرتب فرمائی ہے۔
حصہ اوّل تصوف کے اُن مسائل میں ہے جو قرآن مجید کے مدلول ہیں۔
حصہ دوم میں وہ مسائل ہیں جو احادیث کے مدلول ہیں جبکہ حصہ سوم میں حضرت رحمہ اللہ کی دیگر مؤلفات میں جو منتشر مسائل تصوف مذکور ہیں اُن کی فہرست ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

بعد الحمد والصلوٰۃ یہ فہرست ہے مسائل مقصودہ تصوف کی ایک بڑی مقدار کی جو احقر کے مؤلفات میں سے منتخب ومرتب کی گئی ہے۔ جس سے شاید ہی کوئی شاذ ونادر مسئلہ مقصودہ رہ گیا ہو۔ اوراس لئے احتیاطاً دعویٰ استیعاب کا نہیں کیا جاتا۔ اوراس کے تین حصہ ہیں۔

حصہ اوّل: تصوف کے ان مسائل میں جو قرآن مجید کے مدلول ہیں۔ خواہ نصًا یا باستنباط قریب وصحیح جو رسالہ ''مسائل السلوک من کلام الملوک'' میں مذکور ہیں اور کچھ رسالہ تائید الحقیقۃ میں اور ایسے موقع پر اُس کے نام کی تصریح ہوگی جہاں تصریح نہ ہو وہ مسائل السلوک سے ہوگا۔

حصہ دوم: اُن مسائل میں جو اسی طرح احادیث کے مدلول ہیں نصاً یا استنباطاً صحیحاً قریباً جو رسالہ حقیقۃ الطریقت ورسالہ تشرف کے جلد اوّل وثانی وثالث ورابع میں مذکور ہیں۔ ان دو حصوں کے جمع کرنے سے اصلی غرض اس اَمر کا عین الیقین سے دکھلانا ہے کہ فن صحیح کے اُصول وفروع کتاب وسنت سے بدلالات معتبرہ عند العلماء ثابت ہیں۔ نہ اہل طریق کے مخترع ہیں جیسا بعض اہل قشر کا گمان ہے۔ اور نہ استنباد الی الکتاب والسنۃ میں محض نکات ولطائف کے درجہ میں ہیں جیسا بعض غیر محقق معتقدین تصوف کا خیال ہے۔ اور تبعاً یہ بھی غرض ہے کہ اگر کسی کو کسی مسئلہ کی تحقیق قرآن و حدیث سے مقصود ہو تو اس فہرست سے استعانیت کر سکے۔

تعداد مسائل حصہ اوّل کی بحذف مکررات تیرہ سو چونتیس (۱۳۳۴) ہے۔ اور تعداد مسائل حصہ دوم کی بحذف مکررات سات سو اَسّی (۷۸۰) ہے اور مکررات مذکورہ تو ہر ہر

حصہ کی جدا جدا ہیں۔ پھر مجموعہ حصتین کے مکررات کا بھی انتخاب کیا گیا یعنی وہ مسائل جو قرآن وحدیث دونوں میں مذکور ہیں۔ وہ ساٹھ مسئلے ہیں۔ تو تکرار کے سبب ہر ایک میں سے ایک ایک لے کر ساٹھ حذف کئے گئے۔ اوران تینوں قسم کے تکرار کی فہرست حصوں کے اخیر میں ملحق ہے اور گو قسم اخیر کے مکررات میں بھی بعضے ہر حصہ میں یا کسی ایک میں بھی مکرر ہیں مگر چونکہ ایک باران کے ساتھ حذف متعلق ہو چکا ہے اس لئے تیسرے محذوف کا عدد نہیں بڑھا۔ اور چونکہ مدلول کو نسبت کرنے کے لئے اقوی الدلیلین میں احق ہے۔ اس ساٹھ کو حدیث کے عدد میں سے حذف کرنا اولیٰ سمجھا گیا۔

تو اس حذف کے بعد مسائل حدیث کی تعداد سات سو بیس (۷۲۰) رہ گئی اور مجموعی تعداد ہر دو حصہ کی ساڑھے بیس سو اور کسرے زائد ہوگئی۔

جس میں مسائل قرآنیہ دو ہزار (۲۰۰۰) کے پورے دو ثلث ہیں۔ اور مسائل حدیثیہ دو ہزار کے ایک ثلث سے کافی زائد ہیں۔ اگر اس زائد کو احتیاطاً شمار نہ کیا جاوے خواہ احتمال تکرار کے سبب کیونکہ اتنی بڑی تعداد میں انتخاب کرنا عادۃً نقص سے خالی نہیں ہو سکتا اور خواہ کہیں خفاء دلالت کے سبب تب بھی دو ہزار میں تو شبہ ہی نہیں تو کم از دو ہزار مسئلے فن کے کتاب وسنت کے مدلول ہوئے اور یہ وہ مسائل ہیں جو عرفاً فن کے مسائل کہلاتے ہیں ورنہ ہر آیت اور حدیث کا مسئلہ تصوف ہے اور اصل مقصود یہی دو حصے ہیں اور ان دونوں حصوں کی فہرستوں کا انتخاب وتدوین محب حمیم و مخلص صمیم مولوی جلیل احمد صاحب جعله الله تعالیٰ کما یحب و یرضی کی توجہ و اہتمام کا نتیجہ ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔

حصہ سوم: جو کہ تبعاً محض سہولت طالبین مطلق فن کے لئے ملحق کر دیا گیا ہے اُن مسائل میں ہے جو احقر کی دوسری مؤلفات میں منتشر طور پر مذکور ہیں۔ اس کو میاں شہاب الدین صاحب نے جمع کیا ہے اور یہ گویا اصل فہرست کا ضمیمہ ہے (اور اس ضمیمہ میں بعض مؤلفات دوسرے بزرگوں کے بھی کے لے لئے ہیں۔

کتبہ اشرف علی عفی عنہ۔ ۴ ربیع الاخر ۵۲ ۱۳ھ حین اتی علیه۔ اثنان و سبعون سنۃً کملاً

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عنوانات التصوف

حصہ اوّل از مسائل السلوک

سورۂ فاتحہ

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱)	ایاك نعبد	مقام حمد و ذکر
(۲)	ایضاً	مشاہدہ فنائے خلق
(۳)	ایضاً	عبدیت
(۴)	وایاك نستعین اھدنا الصراط المستقیم	تمکین
(۵)	ایاك نعبد و مالك یوم الدین	فناء وبقاء
(۶)	اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم	طریق مستقیم بدون متابعت اہل طریق میسر نہیں
(۷)	ایضاً	مطلوب صراط مستقیم تشریعی ہے نہ کہ تکوینی۔

سورۃ البقرۃ

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۸)	ومما رزقنٰھم ینفقون	افاضۂ عارف بر سالکین
(۹)	والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک	اعتقاد تو تمام مشائخ اہل حق سے رکھنا اور اتباع صرف اپنے شیخ کا کرنا۔
(۱۰)	یخادعون اللّٰہ والذین اٰمنوا	اہل اللہ کے ساتھ کوئی معاملہ کرنا ایسا ہے جیسا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کرنا۔
(۱۱)	فی قلوبھم مرض	اثبات امراض قلب
(۱۲)	واللّٰہ محیط بالکٰفرین	احاطۂ ذاتیہ
(۱۳)	کلما اضاء لھم مشوا فیہ واذا اظلم علیھم قاموا۔	مذمومیت قصد غرض عاجل در سلوک از احوال و مواجید
(۱۴)	کلما رزقوا منھا من ثمرۃ رزقا قالوا ھٰذا الذی رزقنا من قبل واتوا بہ متشابھا	اثبات صور مثالیۂ اعمال
(۱۵)	ان اللّٰہ لا یستحی ان یضرب مثلا ما بعوضۃ	حقیر مثالوں سے بے پروائی
(۱۶)	واذ قال ربک للملٰئکۃ انی جاعل فی الارض خلیفہ الی قولہ تعالیٰ انبئھم باسمائھم	طریقت میں مدار خلافت
(۱۷)	ولا تقربا ھٰذہ الشجرۃ الخ	مرید کو بعض مباحات سے منع کر دینا

(۱۸)	فازلهما الشیطن	نبی کا مکر شیطان سے مامون نہ ہونا۔
(۱۹)	اوفوا بعهدی اوف بعهدکم	توحید افعال وصفات وذات
(۲۰)	واستعینوا بالصبر والصلوٰة	علاج بالصبر والصلوٰة
(۲۱)	ایضاً	علاج حب مال وجاه
(۲۲)	وانها لکبیرة الا علی الخاشعین الذین یظنون انهم ملاقوا ربهم و انهم الیه راجعون	طریق تسہیل عبادت وتحصیل خشوع
(۲۳)	واتقو یوما لا تجزی نفس عن نفس	بزرگوں کی اولاد میں ہونے کا غیر کافی ہونا
(۲۴)	واذواعدنا موسٰی اربعین لیلة۔	صوفیاء کے چلہ کی اصل
(۲۵)	انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل	امتناع حلول برحق سبحانہ
(۲۶)	وظللنا علیکم الغمام الی قوله کانوا انفسهم یظلمون	تواتر نعم باوجود معصیتوں کے استدراج ہے نہ کہ قرب
(۲۷)	واذقلتم یموسٰی لن نصبر علی طعام واحد الی قوله تعالیٰ وضربت علیهم الذلة والمسکنة وباؤ ابغضب من الله۔	رضا بالقضاء کے نہ ہونے کی مذمت
(۲۸)	اتستبدلون الذی هو ادنٰی الی قوله تعالیٰ وضربت علیهم الذلة	حق تعالیٰ کے معاملہ کو بدلنے کی مذمت
(۲۹)	ذلك بما عصوا وکانوا یعتدون	گناہ ایک دوسرے کا سبب ہوجاتا ہے۔

(۳۰)	ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت الی قوله تعالیٰ و موعظة للمتقین۔	معاصی کی مضرتیں
الحاشیة		
(۳۱)	انها بقرة صفراء الخ	تناسب درمیان نفس اور بقرہ خصوصاً صفراء کے
المتن		
(۳۲)	وان منها لما یهبط من خشیة الله	جمادات کا ذی شعور ہونا
(۳۳)	افکلما جاء کم رسول بما لا تهوی انفسکم استکبرتم ففریقاً کذبتم وفریقاً تقتلون	استکبار کا اکثر معاصی کی اصل ہونا
(۳۴)	ان ینزل الله من فضله علی من یشاء	احوال موہوبہ میں کسب کو کچھ دخل نہیں۔
(۳۵)	قل ان کانت لکم الدار الاٰخرة عند الله خالصةً من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صدقین۔	اشتیاق موت علامات ولایت سے ہے۔
(۳۶)	من کان عدوًّا لله وملئکته ورسله وجبریل ومیکٰل فان الله عدو للکفرین	عداوت اہل اللہ (تعالیٰ) کا عداوت حق تعالیٰ کے لئے سبب بن جانا۔
(۳۷)	یایها الذین امنوا لا تقولوا راعنا	آداب شیخ
(۳۸)	ما ننسخ من ایة او ننسها نات بخیر منها او مثلها	ایک وارد کے عوض میں دوسرے کا عطاء ہونا

(۳۹)	وقالوا لن یدخل الجنة الی قوله تعالیٰ بلیٰ من اسلم	اولادِ مشائخ کی دعویٰ فلاح بنا برانساب کا بطلان
(۴۰)	وقالت الیهود لیست النصاریٰ علیٰ شئ	جہلاء صوفیاء کا رد بعض اہل سلسلہ کی باہمد گر تنقیص کے بارہ میں
(۴۱)	فاینما تولوا فثم وجه الله	حق تعالیٰ کا جہت سے منزہ ہونا
(۴۲)	انا ارسلنٰك بالحق بشیرا و نذیرًا ولا تسئل عن اصحاب الجحیم	جو اپنی اصلاح نہ چاہے اُس کے درپے نہ ہونا
(۴۳)	قال انی جاعلك للناس اماما قال و من ذریتی قال لا ینال عهدی الظلمین	اہلیت خلافت کے شرائط
(۴۴)	ربنا وابعث فیهم الخ	تمنائے بقاء سلسلہ
(۴۵)	و من یرغب عن ملة ابراهیم الا من سفه نفسه	من عرف نفسه فقد عرفه ربه
(۴۶)	فلا تموتن الا وانتم مسلمون	موتوا قبل ان تموتوا
(۴۷)	فلنولینك قبلة ترضاها	مقام مرادیت
(۴۸)	ولكل وجهة هو مولیها فاستبقوا الخیرات	طرق إلی اللہ (تعالیٰ) کا کثیر ہونا
(۴۹)	ولعلكم تهتدون	ترقی کی انتہا نہیں
(۵۰)	ویعلّمكم مالم تكونوا تعلمون	بعض تعلیم صحبت پر موقوف ہے
(۵۱)	فاذكرونی اذكركم	ذکر کا اصلی ثمرہ
(۵۲)	ولنبلونكم بشیء	مجاہدہ اضطراریہ کا نافع ہونا
(۵۳)	انا لله وانا الیه راجعون	قبض اور تمام مصائب کا علاج

(۵۴)	ان الذین یکتمون ما انزلنا	علوم معاملہ کے کتمان کی مذمت
(۵۵)	لایت لقوم یعقلون	مراقبہ
(۵۶)	ومن الناس من یتخذ من دون اللہ اندادا یحبونھم کحب اللہ	شرک فی الحب کو شرک کہہ دینا
(۵۷)	والذین اٰمنوا اشد حبا لِلّٰہ	مطلق محبت غیر کا محبت الٰہی کے منافی نہ ہونا
(۵۸)	کذالک یریھم اللہ اعمالھم حسرات	تمثل اعمال
(۵۹)	کلوا مما فی الارض حلالاً طیباً ولا تتبعوا خطوات الشیطن	غلو فی المجاہدہ کا ابطال
(۶۰)	اولو کان اٰباؤھم لا یعقلون شیئًا ولا یھتدون	بلا تردد شیخ کا اتباع کرنا
(۶۱)	صم بکم عمی	حواس روحانیہ کا اثبات
(۶۲)	کلوا من طیبات ما رزقنکم واشکروا اللہ	بعض احوال میں تناول لذات کا مستحسن ہونا
(۶۳)	ما یاکلون فی بطونھم الا النار	حقائق اعمال کا اثبات
(۶۴)	لیس البران تولوا	صورت محضہ کا بدون معنی کے معتبر نہ ہونا
(۶۵)	واٰتی المال علی حبہ	حب مال کا مطلقاً مضر نہ ہونا
(۶۶)		غیر اللہ سے محبت نہ رکھنے میں عشاق کا طریق

(۶۷)	ولکم فی القصاص حیٰوۃ	فناء کے اندر بقاء کا ہونا
(۶۸)	ان ترك خيرًا	ملک مال اور کمال تقویٰ میں تنافی نہ ہونا
(۶۹)	کتب علیکم الصیام الی قوله تعالیٰ لعلکم تتقون	مجاہدہ کا نافع ہونا
(۷۰)		بیان ثمرات مجاہدہ کی مشروعیت
(۷۱)	فانی قریب	احاطہ ذاتیہ
(۷۲)	احل لکم لیلة الصیام الرفث	مجاہدہ کی تعدیل
(۷۳)	یسئلونك عن الاهلة قل هی مواقیت	اعراض عن الفضول
(۷۴)		بعضے سوالوں سے منع کر دینا
(۷۵)		اصلاح قوت سبعیہ
(۷۶)		تکمیل قوت ملکیہ
(۷۷)		اصلاح قوت بہیمیہ
(۷۸)	ولیس البر بأن تاتوا البیوت من ظهورها	عادات میں اہل باطل کے تشبہ کا مذموم ہونا
(۷۹)	ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة	معنیٰ کا صورت پر راجح ہونا
(۸۰)	ذالك لمن لم یکن اهله حاضر المسجد الحرام	حاضرین خدمت شیخ کو نو واردو مسافرین کی رعایت کا لازم ہونا
(۸۱)	فلا رفث ولا فسوق	خواص کے حق میں معاملہ کا عظیم ہونا

(۸۲)	فان خیر الزاد التقوىٰ	اسباب کی حکمت
(۸۳)	واتقون یا اولی الالباب	مقدمہ واجب کا واجب ہے
(۸۴)	لیس علیکم جناحٌ ان تبتغوا	دنیا سے دین پر مدد لینا
(۸۵)	فاذکروا الله کذکرکم اباء کم	فن کی مثالوں میں حق کو خلق سے تشبیہ کی اصل
(۸۶)	ومن تاخر فلا اثم علیه	رخصت میں جب مصلحت ہو اس کا عزیمت سے کم نہ ہونا
(۸۷)	واذا قیل له اتق الله	متکبرین کو خطاب وعظ نہ کرنا
(۸۸)	ومن الناس من یشری	فنائے نفس
(۸۹)	ولا تتبعوا خطوات الشیطان	ملکات پر اعمال سے زیادہ مواخذہ
(۹۰)	هل ینظرون الا ان یأتیهم الله فی ظلل من الغمام	مسئلہ ظہریت
(۹۱)	ومن الناس من یعجبك قوله فی الحیوة الدنیا	شیخ کاذب کی مذمت
(۹۲)		اللہ تعالیٰ کیلئے جان خرچ کرنا
(۹۳)	یاایها الذین امنوا ادخلوا فی السلم	اپنے وجود کو تسلیم کر دینا
(۹۴)	ام حسبتم ان تدخلوا الجنة	مجاہدہ کا شرط عادی ہونا وصول إلی اللہ (تعالیٰ) کیلئے
(۹۵)	حتی یقول الرسول والذین آمنوا معه متی نصر الله	اہل کمال میں اُمور طبعیہ کا پایا جانا

(۹۶)	عسٰی ان تکرھوا شیئًا وھو خیر لکم	قبض کی مصلحت
(۹۷)	قل العفو	ذخیرہ نہ رکھنے کی اصل
(۹۸)	فان فاءو	نکاح اور درویشی میں تنافی نہ ہونا
(۹۹)	الطلاق مرتان	تعجیل فی ترک التعلقات کا ناپسندیدہ ہونا
(۱۰۰)	ولا تمسکوھن ضرارًا لتعتدوا	مفضی الی المذموم مذموم ہے
(۱۰۱)	فلا تعضلوھن الی قولہ تعالٰی ذالکم ازکٰی لکم	مباح میں تشدد کا نامناسب ہونا ہے
(۱۰۲)	ولا جناح علیکم فیما عرضتم	ضعف طالب کی رعایت
(۱۰۳)	وان تعفوا اقرب	علو ہمت و ترک اسراف
(۱۰۴)	فرجالا او رکبانا	تخفیف فی الاعمال
(۱۰۵)	واللہ یقبض ویبسط والیہ ترجعون	قبض کا مثل بسط کے ہونا
(۱۰۶)	یاتیکم التابوت فیہ سکینۃٌ	تبرک بآثار صالحین
(۱۰۷)	تلك الرسل الخ	بعض کو بعض پر مقدم کہنے کی مذمت اور ذکر واقعات کا جواز
(۱۰۸)	لا انفصام لھا	الفانی لا یرد
(۱۰۹)	اللہ ولی الذین اٰمنوا	ولایت عامہ
(۱۱۰)	اذ قال ابراھیم ربی الذی یحیی الخ	مباحثہ ضروریہ مضر نہیں خصوص کامل کو
(۱۱۱)		ابطال مداہنت
(۱۱۲)	قال بلٰی ولکن لیطمئن قلبی	عین الیقین کا نہ ہونا کمال کے منافی نہیں

(۱۱۳)	فخذ اربعة من الطير الخ	طریق مجاہدہ لفنائے ذمائم اربعہ
(۱۱۴)	لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذیٰ	مرید پر بلا مصلحت احسان جتلانے کی مذمت
(۱۱۵)	رئاء الناس	ریاء کی مذمت
(۱۱۶)	تثبیتاً من انفسهم	اعمال صالحہ سے مثل اجر کے اصلاح نفس بھی مقصود ہونا
(۱۱۷)	الشیطان یعدکم الفقر الیٰ قوله تعالیٰ ومن یوت الخ	علاج باطنی میں علم بھی نافع ہے
(۱۱۸)	ان تبدوا الصدقات	اعلان واخفاء میں اختیار
(۱۱۹)	لیس علیك هُدٰهم	اصلاح غیر کی تدبیر میں عدم مبالغہ
(۱۲۰)	وما تنفقوا من خیر فلا نفسکم وما تنفقون الا ابتغاء وجه الله	اخلاص اور ارادۂ ثواب میں تنافی نہ ہونا
(۱۲۱)	احصروا فی سبیل الله الخ	مشتغل بال آخرت کے لئے ترک اسباب معیشت کا افضل ہونا
(۱۲۲)	یحسبهم الجاهل اغنیاء الخ	عوام سے ممتاز نہ رہنے کی افضلیت
(۱۲۳)	فاکتبوه	انتظام معاش اور طریق میں تنافی نہ ہونا
(۱۲۴)	فانه اٰثم قلبه	قلب کا مدار اصلی ہونا
(۱۲۵)	وان تبدوا ما فی انفسکم الخ	تحقیق حکم اعمال قلب

(١٢٦)	لا نفرق بين احد من رسله	عقیدت میں اولیاء کے درمیان تفریق نہ کرنا
(١٢٧)	لا يكلف الله نفساً اِلّا وُسعها	رعایت حال طالب
(١٢٨)	اٰمن الرسول	ترقی کی انتہاء نہ ہونا
(١٢٩)	لا يكلف الله نفساً اِلا وسعها	حکمت فیضان بقدر استعداد
	تائيد الحقيقة سورة البقرة	
(١٣٠)	ادخلوا في السلم كافة	موت نفس
(١٣١)	والله يقبض ويبسط	جذبہ الٰہیہ
	سُورة اٰل عمران	
(١٣٢)	فاما الذين في قلوبهم زيغ الى قوله تعالىٰ والراسخون في العلم يقولون اٰمنا به كل من عندنا ربنا	اہل اسرار کے کلام کے ساتھ معاملہ
(١٣٣)	يرونهم مثليهم راى العين	خوارق کا اثبات
(١٣٤)	زين للناس حب الشهوات الى قوله تعالىٰ قل اؤنبئهم بخير من ذلكم	اخلاق طبعیہ کا غیر مقدور ہونا اور عقلیہ کا مقدور ہونا
(١٣٥)	الصابرين الخ	صفات اولیاء
(١٣٦)	فان حاجوك فقل اسلمت وجهي الخ	اعراض عن الجدال
(١٣٧)	بيدك الخير	مراعات ادب مع اللہ تعالیٰ
(١٣٨)		جس اَمر نا گوار میں اختیار نہ ہو وہ خیر محض ہے

(۱۳۹)	لا یتخذ المؤمنون الکافرین اولیاء	منکرین کی دوستی سے مریدین کو ممانعت
(۱۴۰)	قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ	نسبت مع اللہ بدون نسبت مع اہل اللہ نہیں ہوتی
(۱۴۱)	کلما دخل علیھا زکریا المحراب و جد عندھا رزقا	کرامات اولیاء
(۱۴۲)	ھنالك دعا زکریا ربه	اولاد کی خواہش زہد کے منافی نہیں
(۱۴۳)		اسبابِ بعیدہ سے دعا کرنا ادب کے خلاف نہیں
(۱۴۴)	وانی خفت الموالی الخ	بقاء سلسلہ کی تمنا موافق سنت کے ہے
(۱۴۵)	رب ھب لی من لدنك ذریة طیبة	خلیفہ بنانے کی شرط اہلیت ہے نہ کہ انتساب
(۱۴۶)	رب اجعل لی اٰیة	طمانیت کیلئے آیات کا سوال کرنا منافی یقین نہیں
(۱۴۷)	واذ قالت الملئکة یمریم	غیر انبیاء سے ملائکہ کا ہم کلام ہونا
(۱۴۸)	واحی الموتٰی باذن اللہ	بعض افعال مخصوص بحق کو عبد کی طرف مجازاً نسبت کرنا
(۱۴۹)	ومصدقا لما بین یدے من التوراة ولاحل لکم بعض الذی حرم علیکم	ایک شیخ کا دوسرے شیخ کے مرید کو تربیت کا طریقہ

(۱۵۰)	قال من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ	اہل اللہ سے دین میں اعانت لینا منافی توکل نہیں
(۱۵۱)		اہل اللہ (تعالیٰ) کے ساتھ کوئی معاملہ کرنا ایسا ہے جیسا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کرنا
(۱۵۲)	و مکروا و مکر اللہ واللہ خیر الماکرین	کسی شے کا بندہ سے قبیح ہونا اور اللہ تعالیٰ سے حسن ہونا
(۱۵۳)		اس کا عذر کہ بعض الفاظ جن میں خلاف ادب ہونے کا شبہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیئے جاویں
(۱۵۴)	وقالت طائفۃ من اھل الکتاب الی قولہ تعالیٰ ولا تؤمنوا الا لمن تبع دینکم	غیر اہل سلسلہ سے حق کے اخفاء کی قباحت
(۱۵۵)	ان الذین یشترون بعھد اللہ و ایمانھم ثمناً قلیلا	ریا کار محبان مال و جاہ شیوخ کی تقبیح
(۱۵۶)	کونوا ربانیین	اہل باطن کے طریق کا اثبات
(۱۵۷)	ولا یأمرکم ان تتخذوا الملئکۃ والنبیین اربابا	مشائخ کی تعظیم و اطاعت میں غلو کی تقبیح
(۱۵۸)	واذ اخذ اللہ میثاق النبیین الی قولہ تعالیٰ لتؤمنن بہ ولتنصرنہ	معاصرین اہل طریق سے عار کرنے کی تقبیح

(۱۵۹)	ولہ اسلم من فی السمٰوات والارض طوعاو کرھا	ایمان اور وصول میں وساوس کا مضر نہ ہونا
(۱۶۰)	ان الذین کفروا بعد ایمانھم ثم ازدادوا کفرا لن تقبل توبتھم	طریق کو اختیار کرنے کے بعد اعراض کرنے والے پر خذلان کا اندیشہ
(۱۶۱)	لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون	فناءِ نفس
(۱۶۲)	کل الطعام کان حلا لبنی اسرائیل الا ما حرم اسرائیل علی نفسه	ایک حد تک ترک لذات کی فضیلت
(۱۶۳)	ومن یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم	ماسوائے اللہ سے تجرد
(۱۶۴)	یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاته	طریق کا حاصل حق تقویٰ ہے
(۱۶۵)	ولتکن منکم امة الی قوله تعالیٰ اولئك ھم المفلحون	اہل ارشاد کا غیر اہل ارشاد سے افضل ہونا
(۱۶۶)	کمثل ریح فیھا صر اصابت	مقبولین کی مصیبت واقعی مصیبت نہیں
(۱۶۷)	وان تصبروا وتتقوا لا یضرکم کیدھم شیئًا	مقبولین کا ضرر واقعی ضرر نہیں
(۱۶۸)	اذ ھمت طائفتان منکم ان تفشلا واللہ ولیھما	حدیث النفس اور ولایت کے درمیان کوئی منافات نہیں
(۱۶۹)	والکاظمین الغیظ	غضب بقید حفظ حدود منافی کمال نہیں

(۱۷۰)	والذین اذا فعلوا فاحشة الی قوله تعالی ولم یصروا علی ما فعلوا	معصیت اگر عدم اصرار کے ساتھ ہو اُس میں اور کمال احسان میں منافاۃ نہ ہونا
(۱۷۱)	ولقد کنتم تمنون الموت الآیة	فضائل آخرت کے شوق میں تمنائے موت
(۱۷۲)	افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم الایة	موت شیوخ پر تاسف شدید کی مذمت
(۱۷۳)	ثم انزل علیکم من بعد الغم امنة نعاسًا (الآیة)	استغراق کی نظیر
(۱۷۴)	ولیبتلی الله ما فی صدورکم و لیمحص ما فی قلوبکم	بلا کی مصلحتیں جس کی ایک فرد قبض بھی ہے
(۱۷۵)	انما استزلهم الشیطن ببعض ما کسبوا	معاصی کی بعض باطنی مضرتیں
(۱۷۶)		شیخ اکبرؒ کے اس قول کی اصل کہ توبہ خالصہ کے بعد گناہوں کی یاد نامناسب ہے
(۱۷۷)	ولئن قتلتم فی سبیل الله او متم لمغفرة من الله و رحمة خیر مما یجمعون ولئن متم او قتلتم لا الی الله تحشرون	عبدیت کاملہ یہ ہے کہ خاص ذات کا قصد ہو نہ کہ ثواب کا
(۱۷۸)	وشاورهم فی الامر	اصاغر سے اکابر کو نفع پہنچ جانا
(۱۷۹)	ویعلمهم الکتاب	اصل علم اسرار
(۱۸۰)	والحکمة	تعلیم سلوک

(۱۸۱)		فصل کی تقدیم وصل پر
(۱۸۲)		وصل کی تقدیم فصل پر
(۱۸۳)	ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون فرحین بما اتاھم اللہ من فضلہ و یستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم الا خوف علیھم ولا ھم یحزنون	اہل دنیا کی اہل اللہ پر اور اہل اللہ کی اہل دنیا پر حسرت
(۱۸۴)	انما ذلکم الشیطن یخوف اولیاءہ فلا تخافوھم	بعض عارفین کے اس مقولہ کی اصل کہ میں شیطان سے نہیں ڈرتا
(۱۸۵)	ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیر لانفسھم لیزدادوا اثما	معصیت کے ساتھ بسط رہنے پر مغرور نہ ہو
(۱۸۶)	الذین قالوا ان اللہ عھد الینا ان لا نؤمن لرسول حتی یتینا بقربان تاکلہ النار	کمال کا معیار خوارق کو قرار دینے پر رد
(۱۸۷)	فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز	جنت ونار سے استغناء کے دعوے پر رد
(۱۸۸)	لا تحسبن الذین یفرحون بما اتوا و یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا فلا تحسبنھم بمفازۃ من العذاب	مجالس شیوخ میں اُن کے شغل مدح کی مذمت
(۱۸۹)	الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا	فکر کا مثل ذکر کے عبادت ہونا

(۱۹۰)	و علیٰ جنوبھم و یتفکرون فی خلق السمٰوات والارض	فکر فی الذات سے نہی
(۱۹۱)	ربنا ما خلقت ھذا باطلا	مقولہ ما شمت الممکنات رائحۃ الوجود کا مؤول ہونا
(۱۹۲)	یا ایھا الذین اٰمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا (الآیۃ)	جہادِ نفس کو جہاد کہنے کی اصل
سُورۃ النسآء		
(۱۹۳)	فانکحوا ما طاب لکم من النساء	مباحات کا اکثار بلا افراط منافی زہد نہیں
(۱۹۴)	فان طبن لکم عن شیءٍ منہ نفسا فکلوہ	قبول ہدیہ میں تواضع
(۱۹۵)	ولا تؤتوا السفھاء اموالکم الخ	خلیفہ بنانے میں احتیاط
(۱۹۶)	ولیخش الذین لو ترکوا من خلفھم ذریۃ ضعافًا خافوا علیھم	انچہ برخود نہ پسندی بر دیگراں مپسند
(۱۹۷)	فان تابا واصلحا فاعرضوا عنھما	بعد توبہ کے طعن نہ کرنا
(۱۹۸)	انما التوبۃ علی اللہ للذین یعملون السوء بجھالۃ	غلبہ حال کے ساتھ یقین کی تفسیر کرنے کی اصل
(۱۹۹)	فان کرھتموھن فعسیٰ ان تکرھوا شیئًا و یجعل اللہ فیہ خیراً کثیرا	حق تعالیٰ کی تجویز کے سامنے اپنی رائے کا فنا کردینا
(۲۰۰)	وان اردتم استبدال زوج مکان زوج واتیتم احدٰھن قنطارًا فلا تاخذوا منہ شیئا أتاخذونہ بھتانا و اثما مبینا	موہم کے ساتھ مثل مؤجب کے معاملہ کرنا

(۲۰۱)	ولا تنکحوا ما نکح اباؤ کم من النساء الا ما قد سلف	جنایۃ ماضیہ پر توبہ کے بعد تشدد نہ کرنا
(۲۰۲)	ومن لم یستطع منکم طولاً ان ینکح المحصنٰت المؤمنات فمن ما ملکت ایمانکم من فتیاتکم المؤمنات واللہ أعلم بایمانکم بعضکم من بعض	مادہ کبر کا قلع کرنا
(۲۰۳)	فان اتین بفاحشۃ فعلیھن نصف ما علی المحصنات من العذاب	مریدین کے اختلاف احوال کی بناء پر طرق سیاست کا اختلاف
(۲۰۴)	ذلك لمن خشی العنت منکم و ان تصبروا خیر لکم	حفاظت دین کے ساتھ مصلحت دنیا کی رعایت
(۲۰۵)	یرید اللہ ان یخفف عنکم و خلق الانسان ضعیفًا	تشدد وصورت دعویٰ کی کراہت
(۲۰۶)	ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض	اُمورِ غیر اختیاریہ کے درپے نہ ہونا
(۲۰۷)	للرجال نصیب مما اکتسبوا وللنساء نصیب مما اکتسبن واسئلوا اللّٰہ من فضلہ ان اللہ کان بکل شیءٍ علیما	اعمالِ اختیاریہ پر دھوکا نہ کھانا
(۲۰۸)	فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا	ایذاء رسانی کے لئے حیلہ کی مذمت
(۲۰۹)	والصاحب بالجنب	پیر بھائیوں کے حقوق

(٢١٠)	ان اللہ لا یحب من کان مختالا فخورًا	اپنے اعمال واحوال پر عجب کی مذمت
(٢١١)	لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکارٰی حتی تعلموا ما تقولون	سکر کے وقت ذکر بند کر دینا
(٢١٢)		سکر واستغراق میں ترقی کا بند ہو جانا
(٢١٣)	قولہ تعالٰی فی آخر ایۃ التیمم ان اللہ کان عفوًا غفورًا	اعمال ظاہرالنقص کے متعلق وسوسہ کا علاج
(٢١٤)	واللہ اعلم باعدائکم و کفی باللہ ولیا و کفی باللہ نصیرًا	شیطان سے خوف نہ کرنے کی دلیل
(٢١٥)	الم تر الی الّذین یزکون انفسھم	دعوٰی تقدس کی مذمت
(٢١٦)	فقد اتینا اٰل ابراھیم الکتاب والحکمۃ واٰتیناھم ملکا عظیما	کمال باطنی اور سلطنت ظاہری میں تنافی نہ ہونا
(٢١٧)	ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا	معارف اور خلافت کا اہل کو پہنچانا
(٢١٨)	ومن یطع اللہ والرسول	مقامات باطنہ کا اثبات
(٢١٩)	فاولئك مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئك رفیقا	ادنٰی کا تبعا اعلٰی کے مقامات میں پہنچ سکنا اور ایسے مکاشفات کی توجیہ
(٢٢٠)	ان کید الشیطن کان ضعیفا	شیطان سے خوف نہ کرنے کی دلیل

(۲۲۱)	یخشون الناس کخشیۃ اللہ او اشد خشیۃ و قالوا ربنا لم کتبت علینا القتال لولا اخرتنا الی اجل قریب	اُمور غیر اختیاریہ پر مواخذہ نہ ہونا
(۲۲۲)	ما اصابك من حسنۃ فمن اللہ وما اصابك من سیئۃ فمن نفسك بعد قولہٗ تعالیٰ قل کل من عند اللہ	مضمون شعر شیرازی گناہ گرچہ نبود الخ کی اصل
(۲۲۳)	ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ	مقبول کے ساتھ معاملہ ایسا ہے جیسا اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ
(۲۲۴)	ومن تولی فما ارسلناك علیہم حفیظا	اصلاح معاند کے درپے نہ ہونا
(۲۲۵)	واذا جاءھم امر من الامن اوالخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منہم لعلمہ الذین یستنبطونہٗ منہم	غیر شیخ سے اظہار اسرار کا ضرر
(۲۲۶)	واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوھا	بعض مکارم اخلاق کی تعلیم
(۲۲۷)	ولا تقولوا لمن القی الیکم السلم لست مؤمنا تبتغون عرض الحیوۃ الدنیا	اغراض نفسانی سے خلو خصوص تکفیر کے فتوے میں
(۲۲۸)	لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاھدون	ضعیف کو مجاہدہ ضعیفہ اور قوی کو مجاہدہ قویہ دونوں نفع میں مساوی ہیں
(۲۲۹)	ومن یخرج من بیتہ مہاجرًا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ	قبل تمام سلوک مر جانے والا رتبہ میں مثل تام السلوک کے ہے

(۲۳۰)	و اذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ	سفروغیرہ کا باب ورد میں کماً یا کیفاً موجب عذر ہونا
(۲۳۱)	فاذا اطمانتتم فاقیموا الصّلٰوۃ	''اوراد'' کا اکمال بعد زوال عذر کے
(۲۳۲)	و استغفر اللہ مع النظر الی قولہ تعالٰی ولولا فضل	مقولہ حسنات الابرار سیئات المقربین کی اصل
(۲۳۳)	اللہ علیک ورحمنہ لھمت طائفۃ منھم ان یضلوک	کامل سے تکالیف شرعیہ کا ساقط نہ ہونا
(۲۳۴)	ولولا فضل اللہ علیک ورحمتہ لھمت طائفۃ منھم ان یضلوک	علم وعمل پر اعتماد نہ کرنا
(۲۳۵)	لا خیر فی کثیر من نجوٰھم الا من امر بصدقۃ	تعلیم خفی مخالف شرع کا بطلان
(۲۳۶)	و من یفعل ذلک ابتغاء مرضات اللہ فسوف نؤتیہ اجراً عظیما	قصد رضا سے ثواب اور تمام ثمرات بلا قصد حاصل ہو جاتے ہیں
(۲۳۷)	ولاٰمرنھم فلیغیرن خلق اللہ	ڈاڑھی ہی منڈانے کے طریق کا شیطانی ہونا
(۲۳۸)	لیس بامانیکم ولا امانی اھل الکتاب	معاصی پر مواخذہ نہ ہونے کے دعوے کا بطلان
(۲۳۹)	و من احسن دیناً ممن اسلم وجھہ للہ و ھو محسن واتبع ملۃ ابراھیم حنیفا	طریق صوفیہ کی فضیلت

(۲۴۰)	واحضرت الانفس الشح	کاملین میں اُمور طبعیہ کا بقاء
(۲۴۱)	ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل الخ	فاضل کے انتظار میں مفضول کو نہ چھوڑے
(۲۴۲)	من کان یرید ثواب الدنیا فعند اللہ ثواب الدنیا والاخرۃ	احوال باطنہ عاجلہ کے قصد کا مذموم ہونا
(۲۴۳)	کونوا قوامین بالقسط شھداء للہ ولو علی انفسکم	کم رتبہ آدمی سے بھی حق کے قبول کرنے سے عار نہ کرے
(۲۴۴)	ان یکن غنیا او فقیرًا فاللہ اولی بھما	فقیر کو غنی پر مطلقاً ترجیح نہ دینا چاہئے
(۲۴۵)	یایھا الذین امنوا امنوا	معرفت کی کوئی حد نہیں
(۲۴۶)	ان الذین اٰمنوا ثم کفروا الی قولہ تعالیٰ سبیلا	طریق قوم سے تلاعب کرنے والے کا حال
(۲۴۷)	ایبتغون عندھم العزۃ فان العزۃ للہِ جمیعًا	طلب جاہ کی مذمت
(۲۴۸)	فلا تقعدوا معھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ	مخالف کی مجالست کا قبح
(۲۴۹)	اذا قاموا الی الصلٰوۃ قاموا کسالٰی یراؤن الناس	کسل طبعی پر ملامت نہیں
(۲۵۰)	لا یحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم مع قولہ تعالیٰ ان تبدوا خیرًا الی قولہ تعالیٰ قدیرا	انتقام کا رخصت ہونا اور عفو کا عزیمت ہونا
(۲۵۱)	یسئلك اھل الکتاب ان تنزل علیھم کتابا من السماء	برکات سماویہ کو اختیار شیخ میں سمجھنے کا بطلان

(۲۵۲)	فقالوا ارنا الله جهرة الخ	معتقد رویۃ فی الدنیا کا بطلان
(۲۵۳)	فبظلم من الذين هادوا حرمنا عليهم طيبات احلت لهم	معاصی کا سبب قبض ہو جانا
(۲۵۴)	ولا تقولوا ثلثة	اتحاد و حلول کا بطلان
(۲۵۵)	لن يستنكف المسيح ان يكون عبدالله كما قال في مريم اني عبدالله	عبدیت کا شرف کامل ہونا
(۲۵۶)	يا اهل الكتاب لا تغلوا في دينكم	صرف ظاہر پر یا صرف باطن پر اکتفا کرنے کی مذمت
	سورة المائدة	
(۲۵۷)	ان الله يحكم ما يريد	خوض فی الاسرار کی ناپسندیدگی
(۲۵۸)	يا ايها الذين امنوا لا تحلوا شعائر الله الى قوله تعالىٰ والقلائد	تعظیم تبرکات
(۲۵۹)	ولا آمين البيت الحرام يبتغون فضلا من ربهم ورضوانا	طالب رضائے حق کی رعایت باوجود اس کی خطائی الطریق کے
(۲۶۰)		رحمت الٰہیہ کا کفار کے لئے بھی عام ہونا
(۲۶۱)	واذا حللتم فاصطادوا	متشددین کے مباحات متروکہ کے استعمال کا مطلوب ہونا
(۲۶۲)	ولا يجرمنكم شنأن قوم ان صدوكم عن المسجد الحرام ان تعتدوا	بغض فی اللہ ناجائز کو جائز نہیں کرتا

(۲۶۳)	وتعاونوا علی البر والتقوىٰ ولا تعاونوا	مقدمات کا حکم مقاصد میں ہونا
(۲۶۴)	علی الاثم والعدوان	تحلیہ کا تخلیہ پر مقدم ہونا
(۲۶۵)	الیوم اکملت لکم دینکم	فقہ وتصوف کی مجتہدات کا جزو دین ہونا
(۲۶۶)	فمن اضطر فی مخمصة غیر متجانف لاثم	کسی منہی عنہ کی بضرورت اجازت ہونے میں نفس کو حظ سے بچانا
(۲۶۷)	ما یرید الله لیجعل علیکم من حرج الی قوله تعالیٰ لعلکم تشکرون	رخصت شرعیہ میں تنگ دلی کی مذمت
(۲۶۸)	ولا یجرمنکم شنان قوم علی ان لا تعدلوا	معاملات میں اقتضای طبع سے رکنے کا مجاہدہ
(۲۶۹)	یاایھا الذین امنوا اذکروا نعمة الله علیکم اذھم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیھم فکف ایدیھم عنکم	نعم دنیویہ کی تحقیر کرنے والے کی تشنیع
(۲۷۰)	وبعثنا منھم اثنی عشر نقیبًا	خلفاء کو مریدین پر مسلط کرنا
(۲۷۱)	فبما نقضھم میثاقھم لعناھم وجعلنا قلوبھم قاسیة۔ الی قوله تعالیٰ مما ذکروا به	بعض اقسام قبض کا معاصی کے لئے منشا اور نیز اُن کا اُن سے ناشی ہونا
(۲۷۲)	فنسوا حظا مما ذکروا به فاغرینا بینھم العداوة الخ	معاصی سے دنیا میں بھی وبال آنا
(۲۷۳)	ویعفوا عن کثیر	اہل اللہ کی عداوت کا نفسانی نہ ہونا

(۲۷۴)	یهدی به الله من اتبع رضوانه سبل السّلام	اصل مقصود رضا ہونا
(۲۷۵)	لقد کفر الذین قالوا ان الله هو المسیح ابن مریم	اتحاد کا ابطال
(۲۷۶)	وقالت الیهود والنصارٰی نحن ابناؤ اللّٰه واحباؤه الخ	ایسے قرب کا ابطال جس میں معصیت مضر نہ ہو
(۲۷۷)	یقوم اذکروا نعمة الله علیکم اذ جعل فیکم انبیاء الخ	مقبولین کے خاندان سے ہونے کا نعمت ہونا
(۲۷۸)	ولا ترتدوا علی ادبارکم فتنقلبوا خاسرین	معصیت کا ضرر دنیوی کے لئے سبب بن جانا
(۲۷۹)	قال رب انی لا املك الا نفسی و اخی الخ	مرید میں حاکمانہ تصرف
(۲۸۰)	انما یتقبل الله من المتقین	اظہار کمال بطور شکر
(۲۸۱)	لئن بسطت الی یدك لتقتلنی ما انا بباسط یدی الیك لاقتلك	شبہات سے بچنے کی مطلوبیت
(۲۸۲)	فاصبح من النادمین	ندامت طبعی کا توبہ نہ ہونا
(۲۸۳)	انما جزاؤ الذین یحاربون الله ورسوله	اہل اللہ (تعالیٰ) کے ساتھ معاملہ مثل معاملہ مع اللہ (تعالیٰ) ہے
(۲۸۴)	وابتغوا الیه الوسیلة	اصلاح غلطی تفسیر وسیلہ
(۲۸۵)	فمن تاب من بعد ظلمه واصلح فان الله یتوب علیه	بدون اصلاح کے توبہ کا معتبر نہ ہونا

(۲۸۶)	یاایہا الرسول لا یحزنک الذین الخ	اہتمام اصلاح میں مبالغہ نہ کرنا
(۲۸۷)	یحرفون الکلم من بعد مواضعہ	باطنیہ کی تفسیر کا ابطال
(۲۸۸)	یقولون ان اوتیتم ھذا فخذوہ وان لم تؤتوہ فاحذروا الآیۃ	استفتاء میں خلوص نہ ہونا
(۲۸۹)	ومن یرد اللہ فتنتہ فلن تملک لہ من اللہ شیئا الی قولہ تعالیٰ قلوبہم	شیخ کی توجہ بدون ارادۂ حق مفید نہیں
(۲۹۰)	سماعون للکذب اکالون للسحت	سرسری غلطیوں سے درگزر
(۲۹۱)	فمن تصدق بہ فھو کفارۃ لہ	بڑی خطاؤں کو معاف کردینا
(۲۹۲)	فسوف یات اللہ بقوم یحبہم و یحبونہ الی قولہ تعالیٰ لا یخافون فی اللہ لومۃ لائم	اہل اللہ کا مسلک
	الحاشیۃ	
(۲۹۳)	لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنہاجا	اصل مقولہ طرق الوصول الی اللہ تعالیٰ بعدد انفاس الخلائق
(۲۹۴)	ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون	مشوش قلب سے جلدی فارغ ہوجانا
(۲۹۵)	فان حزب اللہ ھم الغالبون	اسباب ضعف کے ہوتے ہوئے بھی اہل اللہ کی قوتِ قلب
(۲۹۶)	لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم ھزوا ولعبا الی قولہ تعالیٰ اولیاء	طریق کے استخفاف کرنے والے سے مباعدت

(۲۹۷)	من لعنه الله الی قوله تعالیٰ اضل عن سواء السبیل	مذمت مخالف کا اعلان
(۲۹۸)	وتریٰ کثیرا منهم یسارعون فی الاثم والعدوان واکلهم السحت	ملکات کا مصادر افعال ہونا
(۲۹۹)	لولا ینهٰهم الربانیون والاحبار عن قولهم الاثم واکلهم السحت لبئس ما کانوا یصنعون	مرید کو منع نہ کرنے والے شیخ کی زیادہ مذمت
(۳۰۰)	ولو انهم اقاموا التوراة والانجیل وما انزل الیهم من ربهم الی قوله تعالےٰ ارجلهم	استقامت کا سبب علوم و برکات ہونا
(۳۰۱)	قل یااهل الکتاب ...... علی شیء الی قوله تعالیٰ من ربکم	بدون اتباع شریعت کے کسی کمال کا معتبر نہ ہونا
(۳۰۲)	فلا تأس علی القوم الکفرین	معرض پر قلق نہ کرنا
(۳۰۳)	کلما جاء هم رسول بما لا تهوی الی قوله تعالیٰ یقتلون	ھوائے نفسانی کا اصل معاصی ھونا
(۳۰۴)	حسبوا ان لا تکون فتنة فعموا الی قوله تعالیٰ کثیر منهم	معاصی سے استعداد کا بطلان
(۳۰۵)	لقد کفر الذین قالوا ان الله هو المسیح ابن مریم	اتحاد و حلول کا بطلان
(۳۰۶)	قل اتعبدون من دون الله ما لا یملك لکم ضرا ولا نفعا	مشائخ میں اعتقاد تصرف مستقل کا بطلان
(۳۰۷)	ولا تتبعوا اهواء قوم قد ضلوا	رسوم مخالف شرع کا ابطال

(۳۰۸)	ذالك بان منهم قسيسين ورهبانا وانهم لا يستكبرون	علوم واخلاق کا اصلاح اعمال میں اصل ہونا
(۳۰۹)	ترى اعينهم تفيض من الدمع	وجد کا اثبات
(۳۱۰)	ومالنا لا نؤمن بالله وما جاءنا من الحق الى قوله تعالى الصالحين	بدون عمل کے محض طمع کا معتبر نہ ہونا
(۳۱۱)	يايها الذين امنوا لا تحرموا طيبات ما احل الله لكم	ترک حیوانات کو عبادت سمجھنے کا ابطال
(۳۱۲)	انما يريد الشيطان ان يوقع بينكم العداوة والبغضاء في الخمر والميسر و يصدكم عن ذكر الله وعن الصلوٰة	معاصی پر مضار دنیویہ کا بھی مرتب ہونا
(۳۱۳)	ليس على الذين آمنوا و عملوا الصلحت جناح فيما طعموا اذا ما اتقوا وامنوا وعملوا الصلحت ثم اتقوا وامنوا ثم اتقوا واحسنوا	تقویٰ وایمان میں مراتب متعددہ ہونا
(۳۱۴)	يايها الذين امنوا ليبلونكم الله بشيء من الصيد الخ	امتحان مرید
(۳۱۵)	ومن قتله منكم متعمدا فجزاء مثل ما قتل الى قوله تعالے ومن عاد فينتقم الله منه	نفس کو اوّل آسان سزا دینا پھر دشوار سزا دینا
(۳۱۶)	احل لكم صيد البحر وطعامه	غلو فی الزهد کی مذمت
(۳۱۷)	قل لا يستوى الخبيث والطيب ولو اعجبك كثرة الخبيث	حقیقت کے مقابلہ میں رسم کی کثرت پر دھوکا نہ کھانا

(۳۱۸)	ما جعل الله من بحيرة الآية	کسی چیز کو اولیاء اللہ کے نامزد کرنے کا ابطال
(۳۱۹)	واذا قيل لهم تعالوا الى ما انزل الله والى الرسول قالوا حسبنا ما وجدنا عليه اٰباء نا	شریعت کے مقابلہ میں رسوم مشائخ کا ابطال
(۳۲۰)	يأيها الذين امنوا عليكم انفسكم	شفقت میں اعتدال
(۳۲۱)	يا ايها الذين آمنوا شهادة بينكم اذا حضر احدكم الموت الى اخر الايات	ہر اَمر میں خوش انتظامی
(۳۲۲)	قالوا لا علم لنا	احوال محو وغیبت وغیرہ کا اثبات
(۳۲۳)	اذ قال الله يا عيسى ابن مريم اذكر نعمتي عليك و على والدتك	شرف ونسب کا نعمت ہونا
(۳۲۴)	قال اتقوا الله ان كنتم مؤمنين	خوارق کی تلاش نہ کرنا
	سُورة الانعام	
(۳۲۵)	الحمد لله الذى خلق السمٰوٰت والارض الآية	حق تعالیٰ کا مستحق حمد ہونا من حیث الذات بھی من حیث الصفات بھی
(۳۲۶)	ولو نزلنا عليك كتابًا فى قرطاس فلمسوه بايديهم	معاند کے درپے نہ ہونا
(۳۲۷)	ولو انزلنا ملكا لقضى الامر	عدم ظہور خوارق کا طریق سلامتی ہونا
(۳۲۸)	كتب على نفسه الرحمة	مغضوبین کو بھی رحمت کا شامل ہونا

(۳۲۹)	قل انی امرت ان اکون اوّل من اسلم الی قوله تعالیٰ یوم عظیم	اباحت کا ابطال
(۳۳۰)	وان یمسسك الله بضر فلا کاشف له الا هو	کاملین سے قدرت مستقلہ کی نفی اور غیر اللہ سے رجاء و خوف کا رَد
(۳۳۱)	وهم ینهون عنه وینئون عنه	اہل اللہ تعالیٰ کے ساتھ حب طبعی کا بدون عقلی کے نافع نہ ہونا
(۳۳۲)	وهم یحملون اوزارهم علی ظهورهم	مسئلہ تمثل
(۳۳۳)	وان کان کبر علیك اعراضهم الی قوله تعالیٰ فلا تکونن من الجاهلین	(کاملین کی دعا کی قبولیت کا ضروری نہ ہونا)
(۳۳۴)	وما من دابة فی الارض ولا طائر الی قوله تعالیٰ یحشرون	ضعیف درجہ کا کشف بہائم میں بھی ہے
(۳۳۵)	فلما نسوا ما ذکروا به فتحنا علیهم ابواب کل شئ	معصیت کے ساتھ حال کا بقاء استدراج ہے
(۳۳۶)	قل لا اقول لکم عندی خزائن الله الی قوله تعالیٰ الا ما یوحیٰ الی	(کاملین میں عبدیت و بشریت کے آثار کا لازم ہونا)
(۳۳۷)	ولا تطرد الذین یدعون ربهم الی قوله تعالیٰ غفور رحیم	بعض حقوق مریدین

(۳۳۸	وھو الذی یتوفا کم باللیل مع قولہ تعالیٰ حتی اذا جاء احد کم الموت توفتہ رسلنا	قبض روح کبھی بلا واسطہ فرشتہ کے ہوتا ہے
(۳۳۹	تدعونہ تضرعا وخفیۃ	ذکر جہر وذکر الفکر کی مشروعیت
(۳۴۰	وذر الذین اتخذوا دینھم لعبا ولھوًا	اعراس زمانہ کی مذمت
(۳۴۱	ونرد علی اعقابنا بعد اذھدٰنا اللہ الیٰ قولہ تعالیٰ حیران	حیرت مذمومہ جو معرض عن الطریق کو پیش آتی ہے
(۳۴۲	واذ قال ابراھیم لابیہ آزر الخ	مناظرہ مشروعہ کا شغل باللہ کے منافی نہ ہونا اور نصیحت میں احیانا خشونت کا محمود ہونا
(۳۴۳	فلما جن علیہ اللیل رای کوکبا قال ھذا ربی الخ	اہل ارشاد کو مخاطب کے لئے اصلح کی رعایت
(۳۴۴	ولا اخاف ما تشرکون بہ الا ان یشاء ربی شیئا	صورت دعویٰ سے بھی احتیاط
(۳۴۵	فای الفریقین احق بالامن	محاجہ میں محققین کا طرز
(۳۴۶	وکذالک نجزی المحسنین	آباء کی صلاح کا دخل ابناء کی صلاح میں
(۳۴۷	واجتبینا ھم وھدینھم	جذب وسلوک کا اثبات
(۳۴۸	ولو اشرکوا لحبط عنھم ما کانوا یعملون	حق تعالیٰ کا کوئی بالذات محبوب نہیں
(۳۴۹	ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبًا او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شئ	الہام یا وارد کا دعویٰ کاذب

(۳۵۰)	لتھتدوا بھا	اسباب کا اثبات
(۳۵۱)	انظروا الی ثمرہ الخ	نظر فی الخلق مطلقا نظر الی الحق کے منافی نہیں
(۳۵۲)	لا تدرکہ الابصار	حق تعالیٰ کے ادراک بالکنہ کا امتناع مطلقا اور رویت کی نفی دنیا میں
(۳۵۳)	وما انا علیکم بحفیظ	کسی کی اصلاح کے درپے نہ ہونا
(۳۵۴)	ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ	کسی طاعت سے بوجہ مفضی الی المفسدہ ہونے کے منع کر دینا
(۳۵۵)	واقسموا باللہ جھد ایمانھم لئن جاءتھم ایۃ لیؤمنن بھا مع قولہ تعالیٰ ولو اننا نزلنا الی قولہ تعالیٰ ما کانوا لیؤمنوا	شیخ میں خوارق کا تلاش نہ کرنا
(۳۵۶)	ان یتبعون الا الظن وان ھم الا یخرصون	کشف والہام کا حجت نہ ہونا خصوص ذات وصفات کے احکام میں
(۳۵۷)	وما لکم ان لا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ وقد فصل لکم	غلو فی الزہد کی مذمت
(۳۵۸)	وذروا ظاھر الاثم وباطنہ	معاصی قلب کا اثبات
(۳۵۹)	اومن کان میتا فاحیینہ وجعلنا لہ نورا یمشی بہ فی الناس	معرفت کا نور ہونا

(۳۶۰)	الله اعلم حيث يجعل رسالته	استعداد کا فیض کے لئے شرط عادی ہونا
(۳۶۱)	فمن يرد الله ان يهديه يشرح صدره للاسلام الى قوله تعالىٰ ضيقاً حرجًا	بسط وقبض عقلی
(۳۶۲)	وربك الغنى ذوالرحمة	غنی کی اُس تفسیر کا بطلان کہ مصالح عباد کی پرواہ نہیں فرماتے
(۳۶۳)	وجعلوا لله مما ذرأ الى اخر الركوع من قوله تعالىٰ قد ضلوا وما كانوا مهتدين	ہمارے زمانہ کی بدعات کا رسوم جاہلیت کے مشابہ ہونا
(۳۶۴)	وعلى الذين هادوا حرمنا كل ذى ظفر الى قوله تعالىٰ ذالك جزينا هم ببغيهم	معاصی کا حرمان عن الرزق کے لئے سبب بن جانا
(۳۶۵)	سيقول الذين اشركوا لوشاء الله ما اشركنا الاية	جبر مذموم کی نفی
(۳۶۶)	قل ان صلاتى ونسكى ومحياى ومماتى لله رب العٰلمين	کمال توحید
	سُورَةُ الاعراف	
(۳۶۷)	كتاب انزل اليك فلا يكن فى صدرك حرج منه لتنذر به وذكرى للمؤمنين	اعتدال توجہ الی الطالبين

(۳۶۸)	لمن ثقلت موازینہ الخ	صلاح وغیرہ میں اعتبار غالب حال کا ہے
(۳۶۹)	ولقد مکنکم فی الارض وجعلنا لکم فیہا معایش	مال وجاہ کا فی نفسہ مذموم نہ ہونا
(۳۷۰)	قال انا خیر منہ خلقتنی من نار الخ	کشف کو شرع پر مقدم رکھنے کی مذمت
(۳۷۱)	قال فاھبط منہا ای من تلک الحضرۃ فما یکون لک ان تتکبر فیہا	کبر کا وصول سے مانع ہونا
(۳۷۲)	انک من المنظرین	اجابت دعا کا علامات قبول سے نہ ہونا
(۳۷۳)	قال اخرج منہا مذؤمًا الخ	مکالمت کا علامات قبول سے نہ ہونا
(۳۷۴)	فوسوس لہما الشیطان الی قولہ تعالیٰ فلما ذاقا الشجرۃ بدت لہما سواتہما	تصرف شیطانی جو گناہ کے درجہ تک نہ ہو معصوم میں ممکن ہے
(۳۷۵)		الہام وکشف کی مخالفت سے گناہ نہیں ہوتا دنیوی ضرر البتہ ہوجاتا ہے
(۳۷۶)	انہ یرٰکم ھو وقبیلہ من حیث لا ترونھم	جنات کے دیکھنے کی کرامت کا مخالف قرآن نہ ہونا
(۳۷۷)	واقیموا وجوھکم عند کل مسجد وادعوہ مخلصین لہ الدین	اصلاح ظاہر وباطن کو جمع کرنا

(۳۷۸)	قل انما حرم ربی الفواحش ما ظهر منها وما بطن والاثم والبغی بغیر الحق وان تشرکوا بالله مالم ینزل به سُلطانا وان تقولوا علی الله مالا تعلمون	اُمورِ واجبۃ الاصلاح کے اقسام
(۳۷۹)	ان الذین کذبوا باٰیٰتنا واستکبروا عنها لا تفتح لهم ابواب السماء	کبر کا فتح باب ملکوت سے مانع ہونا
(۳۸۰)	والذین آمنوا وعملوا الصّٰلحٰت لا نکلف نفسا الا وسعها	اصلاح میں تحمل کی رعایت
(۳۸۱)	ونزعنا ما فی صدورهم من غل	کینۂ طبعی کا غیر موجب عقاب ہونا
(۳۸۲)	وما کنا لنهتدی لولا ان هدٰنا الله	وصول کا موہوب ہونا مکتسب نہ ہونا
	الحاشية	
(۳۸۳)	الذین یصدون عن سبیل الله ویبغونها عوجا	طریق میں تغیر قولی یا عملی کرنے والوں کی مذمت
(۳۸۴)	ونادی اصحاب النار اصحاب الجنة ان افیضوا علینا من الماء او مما رزقکم الله	ذمائم کا بعد موت کے بھی رہ جانا
(۳۸۵)	ثم استوی علی العرش	متشابہات میں صوفیاء کا مذہب

(۳۸۶)	الاالہ الخلق والامر	صوفیاء کے اس قول کے معنی کہ لطائف عالم اَمر سے اور فوق العرش ہیں
(۳۸۷)	ادعوا ربکم تضرعا وخفیه	عبادت خلوت وجلوت و بالجوارح وبالقلب
(۳۸۸)	والبلد الطیب یخرج نباته باذن ربه والذی خبث لا یخرج الانکدا	مسئلہ استعداد
(۳۸۹)	اوعجبتم ان جاء کم ذکر من ربکم علی رجل منکم	معاصرت کی بناء پر منافرت کی مذمت
(۳۹۰)	قال الملا الذین کفروا من قومه انالنراك فی سفاهة	ایذاء سفہاء پر صبر کرنا
(۳۹۱)	وزادکم فی الخلق بسطة فاذکروا الآء الله	نعم دنیویہ کی تحقیر زہد نہیں ہے
(۳۹۲)	هٰذه ناقة الله	حدیث خلق اللّٰہ آدم علی صورته کی ایک لطیف توجیہ
(۳۹۳)	وتنحتون الجبال بیوتاً فاذکروا الآء الله	نعم دنیویہ کی تحقیر زہد نہیں ہے
(۳۹۴)	فتولی عنهم وقال یقوم لقد ابلغتکم الخ	تحقیق سماع موتی
(۳۹۵)	اتاتون الفاحشة ما سبقکم بها من احد	ایجاد بدعت کا ابقاء بدعت سے اَشد ہونا

(۳۹۶)	ولا تبخسوا الناس اشیاءھم	بعض اخلاق ذمیمہ کی مذمت
(۳۹۷)	فکیف اسی علی قوم کفرین	مبغوضین پر ترحم نہ کرنا
(۳۹۸)	ولو ان اھل القری امنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکت الخ	نعم ونقم دنیویہ میں جن میں باطنی اُمور بھی داخل ہیں طاعت ومعصیت کو دخل ہونا
(۳۹۹)	فلا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون	سلب نسبت سے خوف کرنا
(۴۰۰)	فما کانوا لیؤمنوا بما کذبوا من قبل	تعصب اور جمود کی مذمت
(۴۰۱)	قال الملأ من قوم فرعون ان ھذا لساحر علیم یرید ان یخرجکم من ارضکم	اہل باطل کی تمویہ اور تلبیس
(۴۰۲)	قال القوا	بعض مشائخ کا بعض خدام کو بعض منکرات کی اجازت دے دینا اور اُن کا عذر
(۴۰۳)	فلما القوا سحروا اعین الناس	خوارق سے دھوکا نہ کھانا
(۴۰۴)		مسمریزیم کی حقیقت
(۴۰۵)		اہل باطل کے تصرف کا اہل حق میں اثر ہو جانا ممتنع نہیں
(۴۰۶)	والقی السحرۃ	اصل مدار جذب الٰہی ہے
(۴۰۷)	عسی ربکم ان یھلك عدو کم و یستخلفکم فی الارض	کفار کے سامنے تذلل زہد نہیں

(۴۰۸)	فاغرقنهم فی الیم	معصیت پر عقوبت دنیویہ ہونا
(۴۰۹)	قالوا یموسٰی اجعل لنا الھا کما لھم الھة قال انکم قوم تجھلون	عبادات ورسوم جاہلیت کا قبح
(۴۱۰)	فتم میقات ربه اربعین لیلة	چلہ کی اصل
(۴۱۱)	وقال موسٰی لاخیه ھٰرون اخلفنی	مرید کو کسی خلیفہ کے سپرد کرنا
(۴۱۲)	قال لن ترانی	رویۃ حق کا دنیا میں امتناع
(۴۱۳)	ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق	صورت تکبر کا اپنے محل میں مذموم نہ ہونا
(۴۱۴)	واتخذ قوم موسٰی من بعده من حلیھم عجلا جسدا له خوار الم یروا انه لا یکلمھم الخ	شریعت کے تعارض کے وقت خوارق کا مردود ہونا
(۴۱۵)	ولما رجع موسٰی الی قومه غضبان اسفا	ضرورت کے وقت مرید پر غصہ
(۴۱۶)	والقی الالواح	جوش دین میں غصہ خلاف کمال نہیں
(۴۱۷)		غلبہ حال کا عذر ہونا
(۴۱۸)	واخذ برأس اخیه یجره الیه	شیوخ سے خطاء اجتہادی کا امکان
(۴۱۹)	ان الذین اتخذوا العجل سینالھم غضب من ربھم وذلة فی الحیوة الدنیا	کلفت عاجلہ کبھی ثمرہ معصیت کا ہوتی ہے
(۴۲۰)	ورحمتی وسعت کل شئ فسا کتبھا للذین یتقون	نجات عامہ پر استدلال کا ابطال

(۴۲۱)	اذ یعدون فی السبت الی قولہ تعالٰی کذالک نبلوھم	مقاصد دینیہ کے ابطال کے لئے حیلہ کا مذموم ہونا
(۴۲۲)	واذ قالت امۃ منھم لم تعظون الی قولہ تعالٰے یتقون	اصلاح میں کوشش اور اختصار کے باب میں مذاق کا اختلاف
(۴۲۳)	وبلونٰھم بالحسنات والسیئات	معصیت کے ساتھ بسطر رہنا ابتلاء ہے
(۴۲۴)	فخلف من بعدھم خلف ورثوا الکتٰب الی قولہ تعالٰی یاخذوہ	اپنے کمال کے زعم پر معاصی کی جرأت گمراہی ہے
(۴۲۵)	واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظھورھم ذریتھم الایۃ	میثاق الست کی نسبت صوفیاء کے اقوال
(۴۲۶)	واتل علیھم نبأ الذی اٰتیناہ آیتنا فانسلخ منھا الایۃ	علماء دنیا اور مخذول عن الطریق کی حالت
(۴۲۷)	ولقد ذرأنا لجھنم کثیراً الی قولہ تعالٰی واولئک ھم الغافلون	غفلت عن اللہ کے مضار
(۴۲۸)	قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرًا الا ماشآء اللہ ولو کنت اعلم الغیب الایۃ	قدرت مستقلہ وعلم مستقل کی نفی مقبولین سے
(۴۲۹)	ان الذین تدعون من دون اللہ عبادا امثالکم فادعوھم فلیستجیبوا لکم الخ	نداء غیر اللہ کا ابطال

(۴۳۰)	خذ العفو وأمر بالعرف واعرض عن الجاهلين	مکارم اخلاق کے اُصول
(۴۳۱)	واما ينزغنك من الشيطن الى قوله تعالى فاذا هم مبصرون	کاملین کو وسوسہ کا امکان اور اُس کا علاج
(۴۳۲)	واذا لم تاتهم باية قالوا لولا اجتبيتها قل انما اتبع ما يوحى الى من ربى	اتباع شریعت کا علامت کمال کی ہونا نہ کہ خوارق کا
(۴۳۳)	واذا قرئ القران فاستمعوا له وانصتوا	تکلم شیخ کے وقت سکوت
(۴۳۴)	واذكر ربك فى نفسك تضرعًا و خيفة ودون الجهر من القول وقوله تعالى لا تكن من الغافلين	ذکر کے اقسام اور رائے شیخ سے اُن کی تعیین
(۴۳۵)	ان الذين عند ربك لا يستكبرون عن عبادته ويسبحونه الخ	علاج کبر کا بقیہ اصلاح پر مقدم ہونا
	سُورة الانفال	
(۴۳۶)	انما المؤمنون الذين اذا ذكر الله وجلت قلوبهم واذا تليت عليهم الى قوله تعالى حقا	مقامات سالکین
(۴۳۷)	كما اخرجك ربك من بيتك بالحق وان فريقا من المؤمنين لكارهون وقوله تعالى وتودون ان غير ذات الشوكة تكون لكم	لطف کا بصورت قہر اور قہر کا بصورت لطف ہونا

(۴۳۸)	وما جعله الله الا بشرے ولتطمئن به قلوبکم وما النصر الا من عند الله	اسباب کا غیر مؤثر اور متضمن حکمت ہونا
(۴۳۹)	اذا یغشیکم النعاس امنة منه الی قوله تعالیٰ ویثبت به الاقدام	چند اُمور معتبر فی التصوف کا اثبات
(۴۴۰)	فلم تقتلوهم ولکن الله	فناء افعال
(۴۴۱)	قتلهم الی قوله تعالیٰ رمٰی	بقاء باللہ
(۴۴۲)	وان الله مع المؤمنین	معیت
(۴۴۳)	ولو علم الله فیهم خیرًا الی قوله تعالیٰ بین المرء وقلبه	مسئلہ استعداد
(۴۴۴)	واتقوا فتنة لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصة	مذمت مداہنۃ
(۴۴۵)	وما کانوا اولیاؤه ان اولیاؤه الا المتقون	تقویٰ کا شرطِ ولایت ہونا
(۴۴۶)	اذ یریکهم الله فی منامك قلیلا الی قوله تعالیٰ ویقللکم فی اعینهم	بعض کشوف بلکہ بعض حسیات کا یقظہ کا ناتمام ہونا
(۴۴۷)	ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارهم بطرا ورئاء الناس الخ	اہل غفلت کی تشبہ کی ممانعت قولاً یا فعلاً
(۴۴۸)	فلما تراءت الفئتٰن الی قوله تعالیٰ انی اخاف الله	ابلیس کا ترک وسوسہ جب انسان کو گناہ میں مستقل دیکھتا ہے
(۴۴۹)		اہل باطل کو کشف کا ممکن ہونا
(۴۵۰)		تمثل اعیان

(۴۵۱)		خوف طبعی کا نافع نہ ہونا
(۴۵۲)	ذالك بأن الله لم يك مغيرًا نعمة انعمها على قوم حتى يغيروا ما بانفسهم	تقصیر فی العمل سے برکات کا انقطاع
(۴۵۳)	فاما تثقفنهم فی الحرب الی قوله تعالیٰ عدو الله	تدبیر سیاست اور کمال باطنی میں منافات نہ ہونا
(۴۵۴)	لو انفقت ما فی الارض جمیعًا ما الفت بین قلوبهم	مرید کے قلب میں اثر پیدا کرنا شیخ کے قبضہ میں نہیں
(۴۵۵)	الأن خفف الله عنكم و علم ان فيكم ضعفًا	تعلیم مجاہدہ میں ضعف کی رعایت
(۴۵۶)	ما كان لنبی ان يكون له اسری حتی يثخن فی الارض الخ	شیوخ سے غلطی کا امکان
(۴۵۷)	لولا كتب من الله سبق لمسكم الخ	مقولہ حسنات الابرار سیئات المقربین کی اصل
(۴۵۸)	ان يعلم الله فی قلوبكم خيرا يؤتكم خيرا مما اخذ منكم و يغفر لكم	اطاعات پر برکات عاجلہ کا بھی مرتب ہونا
	سورة التوبة	
(۴۵۹)	و اكثرهم فاسقون اشتروا بأيٰت الله ثمنًا قليلا	اتباع شہوات سے تمرد کا مسبب ہونا
(۴۶۰)	و يشف صدور قوم مؤمنين و يذهب غيظ قلوبهم	بعض آثار طبعیہ کا مطلوب ہونا

(۴۶۱)	ولما یعلم الله الذین جاھدوا	ثمرات کا مجاہدہ کے بعد عطاء ہونا
(۴۶۲)	یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا اباء کم الی قوله تعالیٰ فتربصوا حتی یاتی الله بامره	تعلق مع اللہ کے موانع سے تعلق قطع کرنا
(۴۶۳)	اذا عجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئًا الی قوله تعالیٰ ثم انزل الله سکینته علیٰ رسوله و علی المؤمنین	عجب کی مذمت
(۴۶۴)	ثم انزل الله سکینته علی رسوله و علی المؤمنین الایة	تفسیر سکینہ
(۴۶۵)	انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام	وصول الی الحق کے لئے تقدس کا شرط ہونا اور غیر مقدس کی صحبت مضر ہونا
(۴۶۶)	و ان خفتم عیلة فسوف یغنیکم الله من فضله ان شاء	دین پر عمل کرنے میں مصلحت دنیویہ سے متاثر نہ ہونا
(۴۶۷)	قاتلھم الله	حسن خلق اور مستحق پر بددعا کرنے میں منافات نہیں
(۴۶۸)	اتخذوا احبارھم و رھبانھم اربابا	اُمور غیر مشروعہ میں تقلید کی مذمت
(۴۶۹)	یریدون ان یطفئوا نور الله بافواھھم ویابی الله الا ان یتم نوره	مخالف کی زیادہ پرواہ نہ کرنا

(۴۷۰)	یا ایها الذین امنوا ان کثیرا من الاحبار الی قوله تعالیٰ عن سبیل الله	جھوٹے پیروں کے نذرانے
(۴۷۱)	والذین یکنزون الذهب والفضة	بخل وجمع مال کی مذمت
(۴۷۲)	فلا تظلموا فیهن انفسکم	اُمور واقعہ اعراس کی مذمت
(۴۷۳)	فانزل الله سکینته علیه	برکات شدت ملازمت شیخ
(۴۷۴)	لو کان عرضًا قریبًا وسفرا قاصدا لا تبعوك	عمل سہل و متضمن نفع دنیوی پر دھوکا نہ کھاوے
(۴۷۵)	وسیحلفون بالله لو استطعنا لخرجنا معکم	نفس کا دھوکا دینا سالک کو
(۴۷۶)	عفا الله عنك لم اذنت لهم	اولیاء کے ساتھ عتاب میں لطف
(۴۷۷)	لم اذنت لهم حتی یتبین لك الذین صدقوا	شیوخ کو تیقظ کی تعلیم
(۴۷۸)	لا یستاذنك الذین یؤمنون باللّٰه الخ	حال شوق
(۴۷۹)	ولو ارادوا الخروج لاعدوا له عدة	کام نہ کرنا علامت ہے ارادہ نہ کرنے کی
(۴۸۰)	وان جهنم لمحیطة بالکفرین	تمثل اعمال
(۴۸۱)	ومنهم من یقول ائذن لی ولا تفتنی	طاعت میں نفس کی دھوکہ بازی یہ دعویٰ کرکے کہ اس میں یہ مفاسد ہیں
(۴۸۲)	قل لن یصیبنا الا ما کتب الله لنا الخ	توکل اور اس کی سہولت کی تدبیر

(۴۸۳)	ولا یاتون الصلوٰۃ الا وھم کسالیٰ	طاعت کے باب میں معرفت اور حجاب کے آثار
(۴۸۴)	فلا تعجب اموالھم ولا اولادھم	استحسان دنیا کا مذموم ہونا
(۴۸۵)	انما یرید اللہ لیعذبھم بھا فی الحیٰوۃ الدنیا	سامان راحت کا مجوبین کے لئے آلہ مصیبت ہونا
(۴۸۶)	ولو انھم رضوا ما آتاھم اللہ ورسولہ الخ	رضاء
(۴۸۷)	ومنھم الذین یؤذون النبی ویقولون ھو اذن الیٰ قولہ تعالیٰ امنوا منکم	راوی کے ساتھ تکرم کا معاملہ
(۴۸۸)	ورضوان من اللہ اکبر	رضا کا جنت سے اعظم ہونا
(۴۸۹)	ومنھم من عاھد اللہ لئن اتانا من فضلہ الیٰ قولہ تعالیٰ الصلحین	دھوکا کھانا اور امتحان کے وقت اُس کا ظہور
(۴۹۰)	الذین یلمزون المطوعین الیٰ قولہ تعالیٰ فیسخرون منھم	اولیاء پر عیب گیری کرنے والوں کا حال
(۴۹۱)	وقالوا لا تنفروا فی الحر	مانعین عن السلوک کا حال
(۴۹۲)	فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا جزاء بما کانوا یکسبون	بکاء کے مامور بہ ہونے کے شبہ کا ازالہ
(۴۹۳)	ولا تقم علیٰ قبرہ	زیارت قبر سے میت کو نفع ہونا
(۴۹۴)	علی المرضیٰ الیٰ قولہ تعالیٰ من اللہ ورسولہ	نیت کا مثل عمل کے نافع ہونا
(۴۹۵)	الاعراب اشد کفرا ونفاقًا	خیر وشر میں صحبت کا دخل خاص ہونا
(۴۹۶)	ومن الاعراب من یتخذ ما ینفق مغرمًا الخ	سہولت انفاق کی تدبیر

(۴۹۷)	لا تعلمهم نحن نعلمهم	کشف مغیبات کا دعویٰ
(۴۹۸)	وآخرون اعترفوا بذنوبهم الى قوله تعالیٰ ان صلوتك سكن لهم	صفائے نفس اور کدورت نفس کے اسباب کی تحقیق اور شیخ کی بعض وظائف کی تفصیل
(۴۹۹)	وقل اعملوا فسيرى الله عملكم ورسوله والمؤمنون	ظہور سیماء صالحین کا توبہ ہونے کی اصل
(۵۰۰)	واخرون مرجون لامر الله	مرید کے عذر کو قبول ورد کے درمیان معلق چھوڑ دینا
(۵۰۱)	والذين اتخذوا مسجدًا ضرارًا	دین کو غرض فاسد کا آلہ بنانا
(۵۰۲)	لا تقم فيه ابدا	امر مذموم کا سبب بننے سے ممانعت
(۵۰۳)	لمسجد اسس على التقوٰے من اوّل يوم احق ان تقوم فيه الى قوله تعالیٰ ان يتطهروا	جمعیت میں مکان واخوان کا دخل
(۵۰۴)	التائبون العابدون الى قوله تعالیٰ وبشر المؤمنين	ضیاعۃ حدود کرنے والوں کی مذمت
(۵۰۵)	ما كان للنبى والذين آمنوا الى قوله تعالیٰ قربٰى	بدون ایمان کے برکات کا نافع نہ ہونا
(۵۰۶)	وما كان استغفار ابراهيم لابيه الا عن موعدة الخ	اگر مرید کسی ایسے فعل میں اقتداء کرے جو اُس کے لئے جائز نہ ہو تو شیخ اپنا عذر بیان کردے

(۵۰۷)	حتی اذا ضاقت علیھم الارض بما رحبت الخ	شیخ کا تشدد مرید پر
(۵۰۸)	ثم تاب علیھم	صدور لغزش کے وقت حق تعالیٰ کا معاملہ اپنے محبین سے
(۵۰۹)	یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصدقین	برکات صحبت شیخ
(۵۱۰)	وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ الخ	دین کا ایسا انتظام جس میں دنیوی انتظام مختل نہ ہو
(۵۱۱)	یاایھا الذین امنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار	ابتداء کرنا جہاد نفس سے
(۵۱۲)	اولا یرون انھم یفتنون فی کل عام الی قولہ تعالیٰ لا یتوبون الخ	منافع بلا
(۵۱۳)	لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم الخ	شیخ میں جو صفات ہونا چاہئے
	سُورۃ یونس	
(۵۱۴)	ان الذین لا یرجون لقاءنا ورضوا بالحیوۃ الدنیا الخ	رضا بالدنیا کی مذمت
(۵۱۵)	واذا مس الانسان الی قولہ تعالیٰ الی ضر مسہ	بلا و نعمت میں غیر عارف کا حال
(۵۱۶)		غرض دنیوی سے طاعت کا غیر معتد بہ ہونا

(۵۱۷)	حتی اذا کنتم فی الفلک الی قوله تعالیٰ له الدین	مُردوں سے مدد مانگنے کی مذمت
(۵۱۸)	للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادة	دیدارِ حق (تعالیٰ) کا نعماء جنت سے افضل ہونا
(۵۱۹)	وما یتبع اکثرھم الا ظنا	ذات وصفات میں اتباع ظن کی مذمت
(۵۲۰)	بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمه ولما یاتھم تاویله	بدون سمجھے اعتراض کی مذمت
(۵۲۱)	وان کذبوک فقل لی عملی الی قوله تعالیٰ تعلمون	مناظرہ میں اہل طریق کا طرز
(۵۲۲)	ولکل امة رسول	اقالیم کفار میں قرون اُولیٰ والوں سے کف لسان
(۵۲۳)	یا ایھا الناس قد جاء تکم موعظة من ربکم وشفاء لما فی الصدور الخ	امراض باطنیہ کا ثبوت
(۵۲۴)	قل بفضل الله وبرحمته فبذالك فلیفرحوا	غلبہ بسط میں خلاف ادب کا صدور
(۵۲۵)	قل ارأیتم ما انزل الله لکم من رزق فجعلتم منه حرامًا وحلالًا	ترک مباحات سے تقرب پر رَد
(۵۲۶)	الا ان اولیاء الله لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون	ولایت کا مدار
(۵۲۷)	ان العزة لله جمیعا	مسئلہ مظہریت

(۵۲۸)	هو الذی جعل لکم اللیل لتسکنوا فیه	کسی قدر شب کو سور ہنا اولی ہے
(۵۲۹)	اتقولون علی الله مالا تعلمون	ذات وصفات میں بدون دلیل قطعی کے کلام کی ممانعت
(۵۳۰)	کذالك نطبع علی قلوب المعتدین	فساد استعداد
(۵۳۱)	ولا یفلح الساحرون	اہل باطل کی مشخیت چلتی نہیں
(۵۳۲)	ربنا لا تجعلنا فتنة للقوم الظلمین	دعا کا توکل کے منافی نہ ہونا
(۵۳۳)	لما آمنوا کشفنا عنهم عذاب الخزی	مرید پر بعضے برکات بلا واسطہ اطلاع شیخ کے فائض ہونا لیکن بلا واسطہ برکت شیخ کے نہ ہونا
(۵۳۴)	افانت تکره الناس حتیٰ یکونوا مؤمنین	تصدی پر انکار
(۵۳۵)	قل انظروا ماذا فی السمٰوات والارض	نظر الی الخلق للحق

سورۃ هود

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۵۳۶)	ثم توبوا الیه یمتعکم متاعًا حسنًا	حیات طیبہ کا کمال اطاعت پر مرتب ہونا
(۵۳۷)	وما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها	توکل فی الرزق

(۵۳۸)	ولئن اذقنا الانسان منا رحمة ثم نزعنا ها منه انه ليؤس كفور الى قوله تعالىٰ وعملوا الصلحٰت	بلا اور نعماء کے آداب
(۵۳۹)	فلعلك تارك بعض ما يوحىٰ اليك وضائق به صدرك	مسترشد کی قلت رغبت سے مرشد کے قلب کا منقبض ہو جانا
(۵۴۰)		مسترشد کی قلت رغبت سے شیخ کو ضروری ارشاد کا ترک نہ کرنا
(۵۴۱)	فان لم يستجيبوا لكم فاعلموا انما انزل بعلم الله	خوارق کا استحکام اعتقاد میں دخل
(۵۴۲)	من كان يريد الحيٰوة الدنيا الخ	اپنے عمل سے ثمرات عاجلہ کے مقصود سمجھنے کی ظلمت
(۵۴۳)	ومن اظلم ممن افترىٰ على الله كذبًا	ولایت کا جھوٹا اظہار
(۵۴۴)	وما نرٰك اتبعك الا الذين هم اراذلنا	ولایت کو شریف نسبی کے ساتھ خاص سمجھنے کی غلطی
(۵۴۵)	انلزمكموها وانتم لها كٰرهون	انکار کا انتفاع سے مانع ہونا
(۵۴۶)	ويقوم لا اسألكم عليه مالا	طلب مال سے احتیاط شدید اگرچہ اپنی ذات کے لئے نہ ہو
(۵۴۷)	ويقوم من ينصرني من الله ان طردتهم	طالب صادق کے حقوق شیخ پر
(۵۴۸)	ولا اقول لكم عندي خزائن الله الىٰ قوله تعالىٰ ملك	شیخ ہونا عجائب پر موقوف نہیں
(۵۴۹)	قال انما يأتيكم به الله ان شاء	اپنے مخالف کے ضرر کا دعویٰ نہ کرنا

(۵۵۰)	ولا ینفعکم نصحی ان اردت ان انصح لکم الی قوله تعالیٰ ان یغویکم	ہدایت شیخ کے قبضہ میں نہیں
(۵۵۱)	ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون	جواب بالمثل کا منافی مکارم اخلاق نہ ہونا
(۵۵۲)	ونادیٰ نوح ابنه وکان فی معزل مع قوله تعالیٰ لا عاصم الیوم من أمر اللهِ الا من رحم	اسباب مشروعہ کی مباشرت کا منافی توکل نہ ہونا
(۵۵۳)	قال ینوح انه لیس من اهلك انه عمل غیر صالح	انتساب الی المقبولین سے دھوکا نہ کھانا
(۵۵۴)	فلا تسئلن ما لیس لك به علم	دُعا کے قبل اُس کا نافع ومضر اور جائز و ناجائز معلوم کرنا ضروری ہے
(۵۵۵)	ویقوم استغفروا ربکم ثم توبوا الیه الی قوله تعالیٰ الیٰ قوتکم	طاعت پر راحت دنیویہ کا ترتب
(۵۵۶)	فکیدونی جمیعا	قوت توکل
(۵۵۷)	وعصوا رسله	بعض اولیاء پر انکار مثل سب پر انکار کرنے کے ہے
(۵۵۸)	الا بعدا لعاد قوم هود	اعداءِ دین پر بددعا کرنا حسن اخلاق کے منافی نہیں
(۵۵۹)	فما لبث ان جاء بعجل	بعض آداب ضیافت
(۵۶۰)	حنیذ	کشف کا دائم نہ ہونا
(۵۶۱)	ءالد وانا عجوز وهٰذا بعلی شیخًا	تعجب اور یقین میں تنافی نہ ہونا

(۵۶۲)	اتعجبین من أمر الله الخ	اولیاء سے ملائکہ کا کلام
(۵۶۳)	فلما ذهب عن ابراهیم الروع وجاء ته البشرے یجادلنا فی قوم لوط	ادلال کی اصل
(۵۶۴)	قال یقوم هؤلاء بناتی	شرع کا عرف پر مقدم رکھنا
(۵۶۵)	ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا بالله	وظائف شیخ در بارۂ اصلاح
(۵۶۶)	فاما الذین شقوا ففی النار الی قوله تعالٰی الا ماشاء ربك واما الذین	عمل نیک پر ناز نہ کرنا اور مایوس نہ ہونا
(۵۶۷)	سعدوا الی قوله تعالٰی الا ماشاء ربك	فناء نار پر استدلال کا بطلان
(۵۶۸)	فاستقم کما امرت ومن تاب معك	استقامت اور اسکے مراتب
(۵۶۹)	ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار	ظالموں کے ساتھ تقرب کی مذمت
(۵۷۰)	ان الحسنات یذهبن السیئات	ملکہ طاعت سے مادہ معصیت کا اضمحلال
(۵۷۱)	ولذالك خلقهم	خلق کی غایت ظہور صفات ہونا
(۵۷۲)	وکلا نقص علیك من انباء الرسل ما نثبت به فؤادك	حکایات صالحین جمع کرنے کی اصل

سورۃ یوسف

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۵۷۳)	اذ قال یوسف لابیه یاابت الی قوله تعالٰی سجدین	شیخ سے اپنے حالات کا بیان کرنا

(۵۷۴)	قال یا بنی لا تقصص رؤیاك الی قوله تعالٰی کیدًا	اپنا حال غیر شیخ سے ظاہر نہ کرنا
(۵۷۵)	اذ قالوا لیوسف واخوہ احب الی ابینا منا	شیخ کا بعض مریدین سے زیادہ محبت رکھنا
(۵۷۶)	یخل لکم وجه ابیکم وتکونوا من بعدہ قوما صالحین	توجہ شیخ کا اصلاح حال مرید میں مؤثر ہونا
(۵۷۷)	ارسله معنا غدا یرتع ویلعب	نشاط فی العمل کی مصلحت سے مرید کا کسی تفریح میں مشغول ہونا
(۵۷۸)	قال بل سولت لکم انفسکم امرًا	کشف وغیرہ کا ہمیشہ صحیح نہ ہونا
(۵۷۹)	وشروہ بثمن بخس	خوف وضرر کے سبب اظہار کمال نہ ہونا
(۵۸۰)	قال معاذ الله انه ربی احسن مثوای	محسن کی رعایت گووہ کافر ہی ہو
(۵۸۱)	قال ھی راودتنی	دفع ضرر کیلئے کسی کا عیب ظاہر کر دینا منافی کرم نہیں ہے
(۵۸۲)	فلما راینه اکبرنه وقطعن ایدیھن	اہل سکر کا معذور ہونا
(۵۸۳)	قال لا یاتیکما طعام ترزقانه الا نباتکما بتاویله قبل ان یاتیکما	اپنے کمالات کے اظہار کی حکمت
(۵۸۴)	وقال الذی ظن انه ناج منھما اذکرنی عند ربك	اور جس پر احسان کیا ہو اُس سے استعانت منافی اخلاص نہیں
(۵۸۵)	قال تزرعون سبع سنین دابًا	اپنے حقوق میں کمی کرنے والے کے حق میں بھی کمی نہ کرنا

سورۃ الرعد

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۵۹۹)	وفی الارض قطع متجاورات الی قوله تعالیٰ فی الاکل	باوجود اتحاد مربی کے ثمرات مختلفہ کا ترتب
(۶۰۰)	ان الله لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسهم	تغیر اعمال سے تغیر احوال
(۶۰۱)	والذین یدعون من دونه لا یستجیبون لهم الی قوله تعالیٰ ببالغه	استغاثہ بالاولیاء کی شناعت
(۶۰۲)	ولله یسجد من فی السمٰوات والارض طوعًا وکرها	انقیاد کی تقسیم تشریعی وتکوینی کی طرف
(۶۰۳)	انما یتذکر اولوا الالباب الذین یوفون بعهد الله الخ	عقل معتبر عقل معاد ہے
(۶۰۴)	والذین یصلون ما آمر الله به ان یوصل	ما أمر اللہ بہ ان یوصل میں حقوق شیخ کا داخل ہونا
(۶۰۵)	الا بذکر الله تطمئن القلوب	ذکر سے قلب کا اطمینان
(۶۰۶)	انما امرت ان اعبد الله	سقوط تکالیف کا بطلان
(۶۰۷)	ولقد ارسلنا رسلا من قبلك وجعلنا لهم ازواجا وذرية	منتہی کے لئے دنیا کا مضر نہ ہونا
(۶۰۸)	وما کان لرسول ان یاتی بآیة الا باذن الله	کرامت کا لوازم ولایت سے نہ ہونا

(۶۰۹)	یمحق الله ما یشاء و یثبت و عنده أم الكتب	سعادت وشقاوت کی محو کی تحقیق
(۶۱۰)	وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه	شیخ کے ساتھ خلفاء کی مناسبت دوسروں سے زائد
(۶۱۱)	ان اخرج قومك من الظلمت الی النور	تکمیل مرید میں شیخ کا دخل عظیم ہونا
(۶۱۲)	وفي ذالكم بلاء من ربكم عظيم	بلا کا رحمت ہونا
(۶۱۳)	جاءتهم رسلهم بالبينت فردوا ايديهم في افواههم	شیخ کے ساتھ سوءادب کی شناعت
(۶۱۴)	وما كان لى عليكم من سلطن الا ان دعوتكم	شیطان کا زبردستی سے گناہ کرا دینے کے عذر کا ابطال
(۶۱۵)	وان تعدوا نعمت الله لا تحصوها	اہل نار پر اللہ تعالیٰ کی نعمت
(۶۱۶)	واجنبني وبني ان نعبد الاصنام	اپنے حال اور کمال پر ناز نہ کرنا
(۶۱۷)	ربنا انى اسكنت من ذريتى بواد غير ذى زرع	چٹیل میدان میں توکل کرنے پر استدلال کا ابطال
(۶۱۸)	فاجعل افئدة من الناس تهوى اليهم وارزقهم من الثمرات	ضروری مال وجاہ کا مطلوب ہونا
(۶۱۹)	وان كان مكرهم لتزول	مبالغہ منافی صدق نہیں
	الضميمة من روح المعانی	
(۶۲۰)	وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه ليبين لهم	عوام کو صوفیاء کی کتب و ملفوظات سے بچانا

(٦٢١)	لئن شکرتم لازیدنکم	شکر کا اسباب ترقی سے ہونا
(٦٢٢)	قالوا ان انتم الا بشر مثلنا تریدون الی قوله تعالٰی الا باذن الله	اہل اللہ پر مماثلۃ فی البشریۃ سے انکار یا طلب کرامت کا جواب
(٦٢٣)	ولوموا انفسکم	نفس پر ہر حال میں ملامت کرنا
(٦٢٤)	ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع	بڑے بڑے امتحانوں سے خواص کی تربیت
(٦٢٥)	فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم	اہل اللہ کی مقبولیت قلوب میں واقع ہوجانا

۔سورۃ الحجر

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(٦٢٦)	ذرھم یاکلوا ویتمتعوا ویلھھم الامل	اہتمام شہوات کی مذمت
(٦٢٧)	وقالوا یاایھا الذی نزل علیه الذکر انك لمجنون	اولیاء کو جنون کی طرف نسبت کرنے والوں کی تجہیل
(٦٢٨)	لوما تاتینا بالملئکة ان کنت من الصدقین	کاملین سے خوارق طلب کرنے والے کا جہل
(٦٢٩)	ولو فتحنا علیھم بابا من السماء فظلوا فیه یعرجون لقالوا انما سکرت ابصارنا	خوارق میں منکرین کے شکوک
(٦٣٠)	وان من شئ الا عندنا خزائنه وما ننزله الا بقدر معلوم	داعیہ توکل کی تقویت

(۶۳۱)	فاذا سویته و نفخت فیه من روحی	شرف روح کی دلیل
(۶۳۲)	و ان علیك اللعنة الی یوم الدین	قیامت تک لعنت ابلیس کے انقطاع پر استدلال کا ابطال
(۶۳۳)	نبیٔ عبادی انی انا الغفور الرحیم و ان عذابی هو العذاب الالیم	خوف ورجاء کی تعدیل
(۶۳۴)	قال فما خطبکم ایها المرسلون	اہل اللہ کا حسن انتظام
(۶۳۵)	ولا یلتفت منکم احد	معاصی کے مجمعوں کی طرف نظر کرنے کا قبح
(۶۳۶)	ان فی ذالك لأيٰت للمتوسمين	فراست کی اصل
(۶۳۷)	فاصفح الصفح الجميل	بعض اخلاق
(۶۳۸)	لا تمدن عینیك الخ	غیرت حق
(۶۳۹)	فاصدع بما تؤمر	اظہار حق میں صفائی
(۶۴۰)	ولقد نعلم انك یضیق صدرك بما یقولون الی قوله تعالیٰ کن من السّٰجدین	ذکر کا غم کے لئے علاج ہونا
(۶۴۱)	واعبد ربك حتی یاتیك الیقین	شرعی احکام کے سقوط کے قائلین کا ابطال

سورۃ النحل

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۶۴۲)	ولکم فیها جمال الی قوله تعالیٰ و زینة	تجمل کا قصد اچھی نیت سے
(۶۴۳)	وتستخرجوا منه حلیة تلبسونها الی قوله تعالےٰ من فضله	زینت وتجارت کا مانع طریق نہ ہونا

(٦٤٤)	قلوبهم منكرة وهم مستكبرون	تکبر کا مادۂ معاصی ہونا
(٦٤٥)	للذين احسنوا في هذه الدنيا حسنة	دنیا میں طاعات کی برکات
(٦٤٦)	الذين تتوفاهم الملئكة طيبين يقولون سلام عليكم ادخلوا الجنة	دنیا میں فرشتہ کی بشارت ملنا
(٦٤٧)	والذين هاجروا الى قوله تعالىٰ اكبر	تقویٰ پر دنیا میں بھی ثمرہ کا ترتب
(٦٤٨)	فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون	شیخ کی تقلید
(٦٤٩)	وما بكم من نعمة فمن الله	مسئلہ مظہریت
(٦٥٠)	يخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فيه شفاء للناس	صورت کا معتدبہ نہ ہونا
(٦٥١)	فلا تضربوا لله الامثال	ذات وصفات میں رائے سے کلام نہ کرنا
(٦٥٢)	ان الله يعلم وانتم لا تعلمون	اسماءِ الٰہیہ کا توقیفی ہونا
(٦٥٣)	ان الله يأمر بالعدل الى قوله تعالىٰ و ينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي	اُصول اخلاق
(٦٥٤)	ما عندكم ينفد وما عند الله باق	عقبیٰ کو دنیا پر ترجیح دینا
(٦٥٥)	فلنحيينه حيوة طيبة	حیات طیبہ کی حقیقت
(٦٥٦)	انه ليس له سلطان على الذين اٰمنوا	شیطان کا مامون پر قابو نہ ہونا
(٦٥٧)	ولكن من شرح بالكفر صدرًا	وسوسہ کا مضر نہ ہونا
(٦٥٨)	ذالك بانهم استحبوا الحيوة الدنيا على الاخرة	حب دنیا کی مذمت اور اُس کی تعیین

(۶۵۹)	فکفرت بانعم الله	نعمتوں کے تحقیر کی مذمت
(۶۶۰)	ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب هذا حلال و هذا حرام	شریعت وطریقت میں تباین نہ ہونا
(۶۶۱)	و اتینه فی الدنیا حسنة و انه فی الاخرة لمن الصّٰلحین	دنیوی نعم سے آخرت کا درجہ نہ گھٹنا
(۶۶۲)	ادع الی سبیل ربك بالحکمة الی قوله تعالیٰ ان ربك هو اعلم بمن ضل عن سبیله	دعوۃ الی الحق میں اہل اللہ کا طریق
(۶۶۳)	ولئن صبرتم لهو خیر للصابرین	صبر
(۶۶۴)	و اصبر وما صبرك الا بالله	مراتب صبر حسب مراتب صابرین

سورۃ بنی اسرائیل

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۶۵۵)	سبحان الذین اسریٰ بعبدہٖ	عبدیت کا اعلیٰ مقامات ہونا اور دال علی المعرفۃ ہونا اور مانع عن الغلو ہونا
(۶۶۶)	لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصےٰ	زمان ومکان کے طے ونشر کا امکان
(۶۶۷)	ولیدخلوا المسجد کما دخلوہ اوّل مرۃ	شرور کا مراد تکوینی ہونا
(۶۶۸)	ویدع الانسان بالشر دعاءہ بالخیر وکان الانسان عجولا	دُعا کے بعضے آداب

(۶۶۹)	واذا اردنا ان نهلك قرية امرنا مترفيها ففسقوا فيها فحق عليها القول فدمرناها تدميرا	خرابیٔ قلب کے اسباب
(۶۷۰)	ومن اراد الاخرة وسعٰى لها سعيها	قیدِ شرع کے ساتھ استقامت
(۶۷۱)	كلا نمد هؤلاء وهؤلاء من عطاء ربك وما كان	توسع فی الدنیا کا علامات قبول سے نہ ہونا
(۶۷۲)	عطاء ربك محظورًا	نفع رسانی میں مؤمن کی تخصیص نہ ہونا
(۶۷۳)	وقل رب ارحمهما كما ربيٰني صغيرًا	شیخ کیلئے دُعا
(۶۷۴)	ان تكونوا صالحين فانه كان للاوابين غفورًا	مریدین کے ساتھ سہولت جب اُن کی نیت درست ہو
(۶۷۵)	واما تعرضن عنهم ابتغاء رحمة من ربك ترجوها فقل لهم قولاً ميسورًا	طالب کو نرمی سے جواب دینا
(۶۷۶)	ولا تجعل يدك مغلولة الى عنقك ولا تبسطها كل البسط	افادۂ مرید میں تعدیل
(۶۷۷)	فقد جعلنا لوليه سلطانا فلا يسرف في القتل	انتقام میں جوش کو روکنا
(۶۷۸)	ولا تقف ما ليس لك به علم	دعویٰ بلا دلیل کی مذمت
(۶۷۹)	وان من شئ الا يسبح بحمده	تسبیح قالی و شعور ضعیف کا جمادات میں ہونا

(۶۸۰)	وقل لعبادی یقول التی ھی احسن	مخالف سے نرمی کرنا
(۶۸۱)	ربکم اعلم بکم الی قولہ تعالیٰ وما ارسلنٰك علیھم وکیلا	
(۶۸۲)	وکفی بربك وکیلا	طریق میں اپنے اُوپر اعتماد نہ کرنا
(۶۸۳)	ام امنتم ان یعید کم فیہ تارۃ اخریٰ	یادِ ماضی کو حجاب کہنے اور یادِ ماضی کا خطاب کرنے میں تنافی نہ ہونا
(۶۸۴)	ولولا ان ثبتناك لقد کدت ترکن الیھم شیئا قلیلا	مثل نمبر ۶۸۲
(۶۸۵)	وقل رب ادخلنی مدخل صدق و اخرجنی مخرج صدق	تقلب حالات میں التجاء الی اللہ
(۶۸۶)	قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا	تعلق مع الحق سے تعلق مع الخلق کا زائل ہوجانا
(۶۸۷)	وننزل من القرآن ما ھو شفاء و رحمۃ للمؤمنین	تخلیہ وتحلیہ
(۶۸۸)	ویسئلونك عن الروح قل الروح من أمر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا	اسرارِ غیر ضروریہ کی کاوش کی مذمت
(۶۸۹)	ولئن شئنا لنذھبن بالذی اوحینا الیك	سلب نسبت سے خوف
(۶۹۰)	وقالوا لن نومن لك حتی تفجر الخ	طلب خوارق کا مذموم ہونا
(۶۹۱)	قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا	مقبولین میں قدرت مستقلہ نہ ہونا
(۶۹۲)	قل لو کان فی الارض ملئکۃ یمشون مطمئنین لنزلنا علیھم من السماء ملکا رسولا	شیخ و مریدین میں مناسبت کا شرطِ نفع ہونا

(۶۹۳)	كلما خبت زدناهم سعيرا	انقطاع عذاب کا رد
(۶۹۴)	قل لو انتم تملكون خزائن رحمة ربي اذا لا امسكتم خشية الانفاق	علوم نافعہ کے کتمان کا مذموم ہونا
(۶۹۵)	واني لاظنك يافرعون مثبورا	جواب بالمثل خلاف اخلاق نہیں
(۶۹۶)	ويخرون للاذقان يبكون	خوفِ حق سے رونے کی فضیلت

جلد دوم مسائل السّلوک

سورة الكهف

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۶۹۷)	الحمد لله الذي انزل على عبده الكتب الى قوله تعالى ولا يشرك في حكمه احدًا	عبدیت افضل المقامات
(۶۹۸)	لينذر باسا شديدًا من لدنه	حجاب اشد عذاب ہے
(۶۹۹)	ويبشر المؤمنين الذين	اخلاص کی فضیلت
(۷۰۰)	يعملون الصلحت	فنا کی فضیلت
(۷۰۱)	ان لهم اجرا حسنا	لقاءِ حق کی فضیلت
(۷۰۲)	فلعلك باخع نفسك على اثارهم ان لم يومنوا بهذا الحديث اسفا	شفقت کی فضیلت
(۷۰۳)	انا جعلنا ما على الارض	خلق میں حق کا مشاہدہ
(۷۰۴)	زينة لها لنبلوهم	اعراض ماسوا اللہ
(۷۰۵)	ايهم احسن عملا	عارفین کی فضیلت

(۷۰۶)	وانا لجاعلون ما علیہا صعیدا جرزا	ظہور حق سے خلق کا اضمحلال
(۷۰۷)	فضربنا علی اذانہم فی الکہف سنین عددًا	غیبت واستغراق کی مثال
(۷۰۸)	ثم بعثناھم	مثال صحو بعد السکر
(۷۰۹)	فاووا الی الکہف ینشر لکم ربکم من رحمتہ	عزلت کا شرط وصول ہونا
(۷۱۰)	وتر الشمس اذا طلعت تزاور عن کہفہم ذات الیمین واذا غربت تقرضہم ذات الشمال	بیت الخلوۃ میں روشنی کم ہونا
(۷۱۱)	من یہد اللہ فہو المہتد ومن یضلل فلن تجد لہٗ ولیا مرشدًا	عدم امکان ارشاد ہنگام عدم استعداد
(۷۱۲)	وتحسبہم ایقاظا و	مثال خلوت در انجمن
(۷۱۳)	ہم رقود	ومثال فانی فی الحق
(۷۱۴)	وکلبہم باسط ذراعیہ بالوصید	صحبت صالحین کی فضیلت
(۷۱۵)	لو اطلعت علیہم لولیت منہم فرارًا ولملئت منہم رعبا	مثال ہیبت اہل اللہ
(۷۱۶)	فابعثوا احدکم بورقکم الخ	عود الی الطبائع بعد نزول
(۷۱۷)		علو ہمت وترک سوال
(۷۱۸)	فلینظر ایہا ازکی طعامًا	وجوب ورع
(۷۱۹)		اختیار طعام لطیف بمصلحت
(۷۲۰)	ولیتلطف	نرمی در معاملات

(۷۲۱)	ولا یشعرن بکم احدًا	اخفاء اسرار از اغیار منکرین
(۷۲۲)	فقالوا ابنوا علیہم بنیانا الی قولہ تعالٰی مسجدا	تحقیق مسجد ساختن نزدیک قبور
(۷۲۳)	ولا تقولن لشیء انی فاعل ذالك غدًا الا ان یشاء اللہ	تفویض محض
(۷۲۴)	واذکر ربك اذا نسیت	مطلوبیت ذکر
(۷۲۵)	ابصر بہ واسمع	صفات عین ذات ہیں
(۷۲۶)	مالہم من دونہ من ولی	لا فاعل الا اللہ یعنی توحید افعالی
(۷۲۷)	واصبر نفسك مع الذین یدعون ربہم الخ	ترغیب صحبت فقراء اہل اللہ
(۷۲۸)	ولا تعد عینٰك عنہم	حق مرید بر پیر
(۷۲۹)	ترید زینۃ الحیوۃ الدنیا	مذمت میلان باہل الدنیا
(۷۳۰)	ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا الخ	استغنا از اہل دنیا
(۷۳۱)	واضرب لہم مثلا رجلین	فضیلت توکل
(۷۳۲)		مذمت غرور
(۷۳۳)	ویوم نسیر الجبال	مراقبہ یوم عود
(۷۳۴)	واذ قال موسٰی لفتاہ لا ابرح الی قولہ تعالٰی حقبا	سعی بلیغ در طلب مرشد
(۷۳۵)	نسیا حوتہما	اسباب کا استعمال توکل کے منافی نہیں

(۷۳۶	لقد لقينا من سفرنا هذا نصبًا الخ	کسی صحیح غرض سے شکوہ کا اظہار منافی صبر نہیں
(۷۳۷	وما انسنيه الا الشيطان	تاثیر طبعی وسوسہ منافی کمال نہیں
(۷۳۸	وعلمناه من لدنا علما	الہام
(۷۳۹		علم لدنی
(۷۴۰	قال له موسٰى هل اتبعك الخ	ادب شیخ
(۷۴۱	فان اتبعتني فلا تسئلني عن شئ	شیخ کو مرید سے شرط کر لینے کا حق
(۷۴۲	خرقها قال اخرقتها الخ	بزرگوں کے افعال خلاف شرع ظاہراً کا صدور
(۷۴۳		اولیاء متصرفین
(۷۴۴	استطعما اهلها الخ	جواز سوال وقت حاجت
(۷۴۵	فاقامه	اثبات کرامات
(۷۴۶	لا تخذت عليه اجرًا	کسب اور کمال میں منافاۃ نہ ہونا
(۷۴۷	هذا فراق بيني وبينك	عدم مناسبت کے وقت مرید کو جدا کرنا
(۷۴۸	وكان ابوهما صالحا	اولاد اکابر کی رعایت
(۷۴۹	وما فعلته عن امري	بزرگوں کیلئے خلاف شرع اُمور جائز رکھنے والوں کا فساد استدلال
(۷۵۰	ذلك تاويل ما لم تستطع	کشف کا مقاصد میں نہ ہونا
(۷۵۱	عليه صبرا	فعل شیخ کی تاویل کر لینا

(۷۵۲)		غلطی کے وقت شیخ سے معذرت کرنا
(۷۵۳)		سفر میں خادم کو لے جانا
(۷۵۴)		جو علم طالب علم کیلئے مناسب نہ ہو اُس کی تعلیم نہ کرنے میں عذر کرنا
(۷۵۵)		نسیان پر مواخذہ نہ ہونا
(۷۵۶)		زمین میں دفن مال کا مذموم نہ ہونا
(۷۵۷)		اصلاح فعلی کا قولی سے اکمل ہونا
(۷۵۸)	انا مکنا له فی الارض واٰتینه من کل شیٔ سببًا	مال وجاہ کا منافی کمال نہ ہونا
(۷۵۹)	الذین ضل سعیھم فی الحیٰوۃ الدنیا اِلٰی قوله تعالٰی صنعا	ریاء کی مذمت
ملحقة من رسالة التائید سورۃ الکھف		
(۷۶۰)	وربطنا علٰی قلوبھم	اہل اللہ کے قلب کو مضبوط کیا جانا
(۷۶۱)	حتّٰی اذا اتیا اھل قریة استطعما اھلھا	شیخ کی خدمت میں جانے کے وقت اسی مرید کا بھی کوئی مرید ہو کوئی حرج نہیں

(۷۶۲)	قال له موسیٰ هل اتبعك الخ	شیخ کی ہمراہی بدوں اجازت نہ کرنا
(۷۶۳)		اعلیٰ کا ادنیٰ سے تلمذ کرنا۔ اور مرید کا شیخ سے عالی مقام ہونا
(۷۶۴)	انك لن تستطيع معی صبرا	شیخ کو جائز ہے کہ مرید کو اپنی صحبت سے روک دے
(۷۶۵)	قال فان اتبعتنی فلا تسئلنی	شیخ پر اعتراض نہ کرنا
(۷۶۶)	قال لا تؤاخذنی الخ وقال ان سئلتك	شیخ کی ایذاء کا برداشت کرنا
(۷۶۷)	سانبئك بتاويل مالم تستطع عليه صبرا	شیخ کو خلاف ظاہر کوئی فعل نہ کرنا اور اگر کسی وجہ سے ہو جاوے
(۷۶۸)		شیخ جب مرید کو جدا کرے تو وجہ بھی بیان کردے

مسائل السلوک جلد دوم

سورۃ مریم

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۷۶۹)	اذ نادیٰ ربه نداء خفیا	ذکر خفی کا فی نفسہ افضل ہونا
(۷۷۰)	قال رب انی وهن العظم منی الخ	الحاح فی الدعاء کی فضیلت
(۷۷۱)	وانی خفت الموالی من ورائی الخ	اولاد کی دعا زہد کے منافی نہیں
(۷۷۲)		اسباب بعیدہ سے دعا کرنا خلاف ادب نہیں

(۷۷۳	واٰتیناہ الحکم صبیا	مادرزاد ولایت کی اصل
(۷۷۴	فتمثل لھا بشرا سویا	تمثل اعیان
(۷۷۵	قالت یلیتنی مت قبل ھذا	کسی داعی دینی کے سبب موت کی تمنا
(۷۷۶	وھزی الیك الخ	فی الجملہ رزق کی سعی کا منافی توکل نہ ہونا
(۷۷۷	ذکر رحمۃ ربك الخ وقولہ تعالیٰ واذکر فی الکتاب مریم الخ	اللہ تعالیٰ کا ہر شخص سے جدا معاملہ ہونا
(۷۷۸	اذقال لابیہ یابت الخ	حسن ادب اور خوش خلقی
(۷۷۹	قال سلام علیك	برائی کا مقابلہ بھلائی سے
(۷۸۰	ساستغفرلك ربی	کافر کے لئے ہدایت کی دُعا کرنا
(۷۸۱	واعتزلکم الخ	معاند سے مایوسی کے وقت علیحدگی
(۷۸۲	ممن ھدینا واجتبینا	سلوک وجذب
(۷۸۳	اذا تتلی علیھم الایۃ	تلاوت کے وقت گریہ
(۷۸۴	واصطبر لعبادتہ	مشاق مثل قبض وغیرہ کا لوازم طریق سے ہونا
(۷۸۵	قل من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمٰن مدا	احوال کا اہل باطل میں بھی عام ہونا
(۷۸۶	ویزید اللہ الذین اھتدوا ھدًی	ترقی کی کوئی حد نہ ہونا
(۷۸۷	ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت سیجعل لھم الرحمٰن ودًّا	مقبولیت فی القلوب کا علامات ولایت سے ہونا

ایضاً من رسالۃ التائید		
(۷۸۸	وھزی الیک بجذع النخلۃ	ثبوت کرامات

سورۃ طٰہٰ

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۷۸۹	ما انزلنا علیك القران	نزول سکینہ اہل قلوب پر
(۷۹۰)	لتشقٰی	تعدیل مجاہدہ
(۷۹۱)	اذرای نارًا	تمثل اعیان
(۷۹۲	فقال لاھلہ امکثوا انی انست نارًا	اس کا امکان کہ صاحب کشف کو اپنے کشف کی حقیقت معلوم نہ ہو
(۷۹۳	فاخلع نعلیك انك بالوادی المقدس الخ	ادب مقامات مقدسہ
(۷۹۴	واقم الصلوٰۃ لذکری	اعمال ظاہرہ میں اسرار باطنہ کا اثبات
(۷۹۵	فلا یصدنك عنھا الی قولہ تعالٰی فتردی	ابطال اباحت
(۷۹۶)	اتوکؤا علیھا الخ	تمسک کاملین باسباب
(۷۹۷	فاذا ھی حیۃ تسعٰی	اثبات خوارق
(۷۹۸	قال خذھا ولا تخف	بقائے طبعیات در کاملین
(۷۹۹)		تعدیل طبعیات بعقلیات
(۸۰۰)	رب اشرح لی صدری	عدم تنافی درمیان دعا و کمال توکل
(۸۰۱)	واجعل لی وزیرًا	تعدیل طبعیات بعقلیات
(۸۰۲)	کی نسبحك کثیرًا الخ	تصددین باسباب

(۸۰۳)	اذا وحینا الی امك	الہام لغیر الانبیاء
(۸۰۴)	وقتلت نفسا فنجینك من الغم	عدم اضرار زلۃ اکابر
(۸۰۵)	والقیت علیك محبۃ منی	مظہریت صفات حق
(۸۰۶)	وقتلت نفسا	صدور زلت از کاملین
(۸۰۷)	اذهب انت واخوك بایاتی ولا تنیا فی ذکری	شرط بودن اشتغال شیخ در برکت فی التعلیم
(۸۰۸)	فقولا له قولاً لینًا	رفق در ارشاد
(۸۰۹)		لحاظ داشتن رتبۂ ناس
(۸۱۰)	قال لا تخافا اننی معکما	قرب صفاتی
(۸۱۱)		قرب ذاتی
(۸۱۲)	قال فمن ربکما یموسٰی قال ربنا الذی اعطی الخ	امتناع معرفۃ بالکنہ
(۸۱۳)	فاخرجنا به الخ	اثبات اسباب وبودن آن غیر موثر حقیقی
(۸۱۴)	ویلکم لا تفتروا الخ	حفظ مراتب
(۸۱۵)	فاوجس فی نفسه	عدم ادعا کمال
(۸۱۶)	فالقی السحرۃ	موقوف بودن عمل اختیاری بر توفیق
(۸۱۷)	قالوا لن نوثرك الخ	ایصال کمال استعداد مبتدی را بر مقام منتہی
(۸۱۸)	فالقی السحرۃ سجدًا	تنبیہ بر الطاف الٰہیہ

(۸۱۹)	ما منعك اذ رايتهم ضلوا ان لا تتبعن	مفارقت اشرار وقت یاس از صلاح
(۸۲۰)	قال بصرت بما لم يبصروا به فقبضت قبضة من اثر الرسول فنبذتها	عدم اغترار بر کشف وتصرف
(۸۲۱)	وقل رب زدنی علما	طلب ترقی فی السلوک
(۸۲۲)	ولم نجد له عزما	عدم تنافی درمیان ضعف طبعی و کمال
(۸۲۳)	قال یاآدم هل ادلك على شجرة الخلد الخ	مضر بودن طلب ثمراۃ غیر مقصودہ
(۸۲۴)	فاكلا منها فبدت لهما سوأتهما	خطاء اجتہادی از کاملین و مواخذۂ ایشاں برآن
(۸۲۵)	ثم اجتباه ربه فتاب عليه وهدى	تقدیم جذب بر سلوک
(۸۲۶)	فان له معيشة ضنكا	قبض از معصیت
(۸۲۷)	ولا تمدن عينيك الخ	حقیقت نظر برقدم

سورۃ الانبیاء

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۸۲۸)	وهم فى غفلة معرضون	تعیین غفلت مذمومہ
(۸۲۹)	وما ارسلنا قبلك الا رجالاً	خلافت کے مردوں کے ساتھ خاص ہونے کی اصل
(۸۳۰)	وما جعلنا هم جسدا لا ياكلون الطعام	ترک طعام کو معیار کمال سمجھنے کی غلطی

(۸۳۱)	وما خلقنا السماء والارض وما بينهما لاعبين	مسئلہ مذکورہ آیت آل عمران ربنا ما خلقت ھذا باطلا
(۸۳۲)	لو اردنا ان نتخذ لهوًا لا تخذناه من لدنا	اس قول کی تحقیق کہ غایت تخلیق کی اسماء وصفات کا ظہور اور اُن کا مشاہدہ ہے
(۸۳۳)	وهم من خشية ربهم مشفقون	خوف خواص کا منشا ذات ہے نہ کہ عقاب
(۸۳۴)	ومن يقل منهم انى اله من دونه الأية	منصور جیسے حضرات کا عذر
(۸۳۵)	ونبلوكم بالشر والخير	قبض میں حکمتوں کا ہونا
(۸۳۶)	واذا راٰك الذين كفروا ان يتخذونك الا هزوًا	اہل اللہ کے استخفاف پر تشنیع
(۸۳۷)	خلق الانسان من عجل ساريكم ايتى فلا تستعجلون	سلوک میں عجلت کا ضرر
(۸۳۸)	هل هذا الّا بشر مثلكم	حالت بشریت کے سبب اولیاء پر انکار کی مذمت
(۸۳۹)	بل نقذف بالحق على الباطل فيدمغه فاذا هو زاهق	مداومت ذکر کا مزیل ظلمت ہونا
(۸۴۰)	ومن عنده لا يستكبرون عن عبادته ولا يستحسرون	مقربین کا مشابہ ملائکہ ہونا در کبرو عبادت سے ملول نہ ہونے میں
(۸۴۱)	بل عباد مكرمون لا يسبقونه بالقول وهم بامره يعملون	تشبہُ کاملین بہ ملائکہ در تفویض

(۸۴۲)	ولقد اتینا ابراھیم رشدہ	مدار کار استعداد کا ہونا
(۸۴۳)	وکنا بہ عالمین	اعیان ثابتہ
(۸۴۴)	ما ھذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون	متعارف تصور شیخ پر انکار
(۸۴۵)	لقد کنتم انتم وآباء کم فی ضلال مبین	اتباع شیخ میں غلو کی مذمت
(۸۴۶)	بل فعلہ کبیرھم ھذا	اصل توریہ بعض
(۸۴۷)	اف لکم ولما تعبدون من دون اللہ	نافرمانوں سے سختی کی اصل
(۸۴۸)	قلنا یانار کونی بردًا وسلامًا علی ابراھیم	نظیر خارق برودت نار
(۸۴۹)	ونجیناہ ولوطا الی الارض التی بارکنا فیھا للعالمین	مخالف کو چھوڑ کر موافق سے جاملنا منافی توکل نہیں
(۸۵۰)	وَنَصرناہ من القوم الذین کذبوا بِاٰیٰتنا	اولیاء کے لئے انتقام لیا جانا
(۸۵۱)	وسخرنا مع داؤد الجبال یسبحن والطیر	اثبات تسبیح قالی جمادات
(۸۵۲ و ۸۵۳)	وعلمناہ صنعۃ لبوس لکم لتحصنکم من بأسکم	کسب معاش واسباب عادیہ کا منافی توکل نہ ہونا
(۸۵۴)	ومن الشیطین من یغوصون لہ	اس قول کی اصل ہر کہ ترسد از حق الخ
(۸۵۵ و ۸۵۶)	وایوب اذ نادی ربہ انی مسنی الضر	دُعا اور توکل میں اور اسی طرح شکوہ الی اللہ اور رضا میں تنافی نہ ہونا
(۸۵۷)	وذاالنون اذ ذھب مغاضبًا قولہ تعالیٰ حاکیا عن یونس علیہ السلام	اصل الاوّل

(۸۵۸)	انی کنت من الظلمین	کفر کو اپنی طرف منسوب کرنے کی توجیہ
(۸۵۹)	فاستجبنا له ووهبنا له یحیٰ واصلحنا له زوجه	اجابت دُعا کا اکثر طریق اسباب کا مہیا ہو جانا
(۸۶۰)	انهم کانوا یسارعون فی الخیرات	طاعات کا سبب نعم دنیویہ ہو جانا
(۸۶۱)	لا یحزنهم الفزع الاکبر الأیة	اہل اللہ (تعالیٰ) کی فرح دائمی
(۸۶۲)	وما ارسلنك الا رحمة للعالمین	اہل اللہ کی برکات کا عام ہونا گو اُن کا قصد انہ ہو
(۸۶۳)	وان ادری اقریب ام بعید	اہل اللہ سے علم غیب کی نفی

سورة الحج

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۸۶۴)	وتری الناس سُکاریٰ وما هم بسکاریٰ الخ	اصطلاح سکر کی اصل
(۸۶۵)	ذٰلك بان الله هو الحق۔ وانه یحیی الموتیٰ الأیة	ماخذ اس مسئلہ کا کہ صفات الٰہیہ مقتضی ظہور کو ہوئیں
(۸۶۶)	ومن الناس من یجادل فی الله بغیر علم ولا هدی ولا کتاب منیر	علم کشفی کا معتبر ہونا
(۸۶۷)	ومن الناس من یعبد الله علی حرف	طاعات سے دنیوی ثمرات کی طلب کی مذمت
(۸۶۸)	من کان یظن ان لن ینصره الله فی الدنیا والاخرة فلیمدد الایة	رضا بقضاء کی تاکید

(۸۶۹)	الم تران الله يسجد له من فی السموات الی قوله تعالٰی و کثیر من الناس	غیر عقلاء کے انقیاد کا اختیاری ہونا
(۸۷۰)	وطهر بيتی للطائفین	طالب کی بعضی خدمات کا شیخ پر ہونا
(۸۷۱)	ومن یعظم شعائر الله فانها	تقویٰ کا اصل محل قلب کا ہونا
(۸۷۲)	من تقوی القلوب	ادب تبرکات وآثار صلحاء
(۸۷۳)	ولكل امة جعلنا منسكا ليذكروا اسم الله	اختلاف مسالک مع اتحاد مقصود
(۸۷۴)	فكلوا منها واطعموا القانع	انتفاع بالمباحات کا راز
(۸۷۵)	ان الله يدافع عن الذين امنوا	اولیاء اللہ کیلئے انتقام لیا جانا
(۸۷۶)	ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لهدمت صوامع وبيع الی قوله تعالٰی كثيرًا	احکام تکوینیہ کی مطلوبیۃ
(۸۷۷)	الذين ان مكنٰهم فی الارض الأية	آثار تمکین
(۸۷۸)	فانها لا تعمى الابصار ولكن تعمى القلوب التی فی الصدور	اثبات حواس قلوب
(۸۷۹)	فينسخ الله ما يلقى الشيطان	وساوس کے لئے کسی مستقل تدبیر کی حاجت نہ ہونا
(۸۸۰)	فاولئك لهم عذاب مهين	طرد کا عذاب حقیقی ہونا
(۸۸۱)	وان جادلوك فقل الله اعلم بما تعملون	ترک جدال کی اصل
(۸۸۲)	واذا تتلى عليهم ایاتنا بینات الخ	اُن صوفیوں کی خدمت جو حق سے ناگواری رکھتے ہیں

(۸۸۳)	وان يسلبهم الذباب	تربیت میں استعداد کا لحاظ
(۸۸۴)	شيئًا الخ	غلو فی الاعتقاد کی مذمت
(۸۸۵)	وجاهدوا فى الله حق جهاده	جہاد نفس وقلب وروح
(۸۸۶)	ما جعل عليكم فى الدين من حرج	تربیت میں سہولت
(۸۸۷)	هو سماكم المسلمين	اچھا لقب دینا طریق میں آنے والے کو
رسالة التائيد سورة الحج		
(۸۸۸)	وما ارسلنا من قبلك من رسول الى قوله تعالىٰ فى امنيته	القاء شیطان سے مامون ہونا
(۸۸۹)	وجاهدوا فى الله حق جهاده	سیر فی اللہ

سورة المؤمنون من مسائل السلوک

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۸۹۰)	الذين هم فى صلوتهم خاشعون	خشوع کا مطلوب ہونا
(۸۹۱)	والذين هم عن اللغو معرضون	ورع اہل طریق
(۸۹۲)	والذين هم لفروجهم حافظون	قوت شہویہ کو دبانا
(۸۹۳)	ما هذا الا بشر مثلكم	فیض کیلئے مناسبت کا شرط ہونا
(۸۹۴)	به جنة	محمودیت ولہ وفناء
(۸۹۵)	ولا تخاطبنى فى الذين ظلموا	بعض اہل کشف کا بعض کے لئے دُعا سے عذر کرنا
(۸۹۶)	كلوا من الطيبات	ابطال رہبانیت

(۸۹۷)	ایحسبون انما نمدھم من مال۔ وبنین نسارع لھم فی الخیرات	احوال و مواجید پر دھوکا نہ کھانا
(۸۹۸)	والذین یؤتون ما اتوا وقلوبھم وجلۃ	اپنے نفس و عمل پر نیک گمان نہ ہونا
(۸۹۹)	مستکبرین بہ	افتخار بالفضائل کی مذمت
(۹۰۰)	ولو اتبع الحق اھواءھم لفسدت السمٰوٰت والارض الخ	مرید کی فرمائش کا اتباع نہ کرنا
(۹۰۱)	ام تسألھم خرجًا	مرید سے مال کی طمع رکھنے کی مذمت
(۹۰۲)	ادفع بالتی ھی احسن السیئۃ	عوام سے درگزر کرنا اور خواص پر دار و گیر
(۹۰۳)	وقل رب اعوذبک من ھمزات الشیطین	منتہی تک سے وساوس کا قطع نہ ہونا
(۹۰۴)	فلا انساب بینھم	انتساب الی الاولیاء کا نافع ہونا
(۹۰۵)	انہ کان فریق من عبادے	عظمت شان اولیاء اللہ و انجام عداوت ایشاں
(۹۰۶)	افحسبتم انما خلقنکم عبثا	بطلان اعتقاد اباحتہ
	ایضاً من رسالۃ التائید	
(۹۰۷)	فتعلی اللہ الملک الحق	حق تعالٰی کا وراء الوراء ہونا

سورۃ النور

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۹۰۸)	ولا تاخذ کم بھما رأفۃ فی دین اللہ	بعض کوتاہیوں میں رعایت کا مضر ہونا

(۹۰۹)	ولیشهد عذابهما طائفة من المؤمنین	مجمع میں تادیب کرنا
(۹۱۰)	الزانی لا ینکح الا الی قوله تعالیٰ و حرم ذالك علی المؤمنین	شریروں کی صحبت سے بچنا
(۹۱۱)	ولا تقبلوا لهم شهادة ابدا	بعض احوال میں مرید سے خاص تعلق نہ رکھنا
(۹۱۲)	لا تحسبوه شر لکم بل هو خیر لکم	منکرین کے معاملہ سے محزون نہ ہونا
(۹۱۳)	ولولا اذ سمعتموه ظن المؤمنون والمؤمنات بانفسهم خیرًا	لوگوں سے حسن ظن رکھنے میں مبالغہ
(۹۱۴)	ولولا اذ سمعتموه قلتم ما یکون لنا ان نتکلم بهذا	شیخ کے خاندان والوں کا زیادہ ادب کرنا
(۹۱۵)	ولولا فضل الله الی قوله تعالیٰ من احد ابدًا	مدار فضل پر ہونا نہ کہ مجاہدہ پر
(۹۱۶)	ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعة ان یوتوا اولے القربیٰ	مرید کی ہر لغزش پر فیض کو بند نہ کرے
(۹۱۷)	ذالك ازکیٰ لهم	سدذرائع مفاسد
(۹۱۸)	ولا یبدین زینتهن الا لبعولتهن الخ	اسرار کا نااہل سے مخفی رکھنا
(۹۱۹)	الله نور السمٰوات والارض	وحدۃ الوجود
(۹۲۰)	مثل نوره کمشکوة الخ	مؤمن کے قلب نورانی کی فضیلت
(۹۲۱)	فی بیوت اذن الله ان ترفع	خانقاہوں کی فضیلت
(۹۲۲)	رجال لا تلهیهم تجارة الخ	ملکہ یادداشت وخلوت در انجمن

(۹۲۳)	اعمالھم کسراب بقیعۃ یحسب الظمآن ماءً الخ	طریق میں دھوکا کھانا
(۹۲۴)	ومن لم یجعل اللہ لہ نورًا فما لہ من نور	بدون استعداد روح عمل نہیں
(۹۲۵)	کل قد علم صلوتہ وتسبیحہ	جمادات وغیرہ میں ادراک و تسبیح کا حقیقۃً ہونا
(۹۲۶)	ویقولون امنا باللہ وبالرسول الایات	دل میں مشائخ پر انکار رکھنے والوں کی نظیر
(۹۲۷)	فان تولوا فانما علیہ ما حمل و علیکم ما حملتم	اعراض کرنے والے کے درپے نہ ہونا
(۹۲۸)	وان تطیعوا تھتدوا	اتباع سنت کا کشف حقائق کیلئے سبب ہونا
(۹۲۹)	وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصلحت لیستخلفنھم	خلافۃ باطنی کی شرط
(۹۳۰)	او صدیقکم	بدون ظاہری اذن کے مرید کے مال میں تصرف
(۹۳۱)	انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ واذا کانوا معہ علی آمر جامع لم یذھبوا حتی یستاذنوہ	مرید کو استبداد کی ممانعت
(۹۳۲)	فاذن لمن شئت منھم واستغفر لھم اللہ	پیر سے دور رہنے کی مضرت
(۹۳۳)	لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضًا	شیخ کا احترام

سورۃ الفرقان

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۹۳۴)	واعانه عليه قوم آخرون الى قوله تعالى بكرة واصيلا	بعض اُمی بزرگوں پر طعن کا رد
(۹۳۵)	وقالوا مالهذا الرسول ياكل الطعام ويمشي في الاسواق	لوازم بشریہ کی بناء پر طعن کا رد
(۹۳۶)	لولا انزل عليه ملك الخ	خوارق کو معیار کمال سمجھنے کا رد
(۹۳۷)	وقال الذين لا يرجون الى قوله تعالى عتوا كبيرًا	انتظار مواجید کی مذمت اور اُس کا منشا کبر ہونا
(۹۳۸)	يوم يرون الملئكة لا بشرىٰ الخ	مواجید کا بعض کیلئے مضر ہونا
(۹۳۹)	وقدمنا الى ما عملوا من	بدون باطن کے محض ظاہر کا معتد بہ نہ ہونا
(۹۴۰)	عمل فجعلنه هباء منثورا	عجب کا حابط اعمال ہونا
(۹۴۱)	ويوم يعض الظالم الى قوله تعالىٰ بعد اذ جاءني	ایسی صحبت کا ضرر جو ذکر اللہ سے بعید کردے
(۹۴۲)	وكذالك جعلنا لكل نبي عدوًا من المجرمين	ہر ولی کا کوئی نہ کوئی عدو ضرور ہوتا ہے
(۹۴۳)	كذالك لنثبت به فؤادك ورتلناه ترتيلا	تدریج ثمرات کی حکمت
(۹۴۴)	الذين يحشرون على وجوههم الى جهنم	طبیعت کی طرف توجہ کرنا سرنگونی ہے

(۹۴۵)	ارایت من اتخذ الٰھہ ھواہ	اتباع ہونے کی مذمت
(۹۴۶)	الم تر الی ربک کیف مد الظل الخ	ممکن اور واجب کی تمثیل
(۹۴۷)	وھو الذی جعل لکم	احوال باطنہ کا اخفاء چاہیے
(۹۴۸)	اللیل لباسًا الخ	مجاہدہ میں استراحت کی ضرورت
(۹۴۹)		طلب معاش کی اجازت
(۹۵۰)		طلب معاش منافی طریق نہیں
(۹۵۱)	وھو الذی ارسل الریاح بشرا بین یدی رحمته	
(۹۵۲)	وھو الذی مرج البحرین الخ	معدن ذمائم یعنی نفس اور معدن حمائد یعنی روح کی نظیر اور باہمی امتیاز
(۹۵۳)	وھو الذی جعل اللیل والنھار خلفة	شب کے معمول کا دن میں اور بالعکس قضا کرنا
(۹۵۴)		قبض اور بسط کی نظیر اور حکمت
(۹۵۵)	وعباد الرحمٰن الی اٰخر السورة	اولیاء اللہ کی صفات مثلاً تواضع وتسامح وصلوٰۃ اللیل و خوف خدا وعدل فی الافاضہ وفناء نفس وترک لغو وحرص علی الباقیات الصالحات
(۹۵۶)	قل ما یعبؤ بکم ربی لولا دعاء کم	کسی انتساب بابرکت کو کافی سمجھنے کا رد

سورۃ الشعراء

نمبر مسئلہ	آیت	عنوانِ مسئلہ
(۹۵۷)	لعلك باخع نفسك ان	شفقت علی المرید
(۹۵۸)	لا یکونوا مؤمنین	کسی کے ایمان پر حرص کرنا حکمِ ازلی کے معارض نہیں
(۹۵۹)		تعدیل فی الشفقۃ
(۹۶۰)		اصلاح پیر کی قدرت میں نہیں
(۹۶۱)	ان نشأ ننزل علیهم من السماء الی قوله تعالیٰ خاضعین	تصرفِ باطنی کا پسندیدہ نہ ہونا
(۹۶۲)	و اذنادی ربك موسٰی	دین میں تعاون
(۹۶۳)	ان ائت القوم الظلمین	محجوب کے ساتھ اُمرارشاد میں تلطف
(۹۶۴)	الی اٰخر القصة	محض اپنے احسان کی بناء پر مصلح کی بے قدری نہ کرنا
(۹۶۵)	و یضیق صدری ولا ینطلق لسانی	اُمورِ طبعیہ اور کمال میں منافاۃ نہیں
(۹۶۶)	قال فعلتها اذًا وانا من الضآلین ففررت منکم لما خفتکم الخ	کامل درجہ کی بے تکلفی اور سادگی
(۹۶۷)	و تلك نعمة تمنها علی ان	احسان کا فر کا رد غلبۂ حال میں
(۹۶۸)	عبدت بنی اسرائیل	احسان کا فر کا اقرار حالِ عدل میں
(۹۶۹)	قال فرعون وما رب العٰلمین الخ	حق تعالیٰ کی معرفت بالکنہہ کا امتناع

(۹۷۰)	فجمع السحرة لميقات يوم معلوم	دینی مصلحت سے کفار کے مجامع میں جانا
(۹۷۱)	قال لهم موسیٰ القوا ما انتم ملقون	بعض اکابر کا کسی اَمرِ منکر پر سکوت کرنے کا عذر
(۹۷۲)	فالقي السحرة	اثبات جذبہ
(۹۷۳)	قالوا لا ضير انا الى ربنا لمنقلبون	اشتیاق موت
(۹۷۴)	واوحينا الى موسیٰ ان اسر بعبادی مع قوله تعالىٰ سيهدين	تدبیر وترک میں اعتدال
(۹۷۵)	فاوحينا الى موسیٰ ان اضرب بعصاك البحر	مقبولین کے ہاتھ پر ظہور خوارق کی حکمت
(۹۷۶)	فهو يهدين والذى هو يطعمنى و يسقين	دنیوی نعمتوں میں احتیاج کا اعتراف کر کے اظہار عبدیت
(۹۷۷)	واذا مرضت فهو يشفين	کلام میں ادب کی رعایت
(۹۷۸)	والذى اطمع ان يغفر لى خطيئتى	کلام میں ادب کی رعایت
(۹۷۹)	ربّ هب لى حكما	ہر چہ بروے میرسی بروئے مابست
(۹۸۰)		تواضع
(۹۸۱)	واجعل لى لسان صدق فى الأخرين	بقاء سلسلہ کی تمنا
(۹۸۲)	واجعلنى من ورثة جنة النعيم	استغناء عن الجنۃ کے مدعی پر رَد
(۹۸۳)	قالوا انؤمن لك واتبعك الارذلون	نسب یا حرفہ کی دناءت کے سبب عار کرنے کی مذمت

(۹۸۴)	فافتح بینی و بینھم	دین کے ضرر رساں پر بددعا
(۹۸۵)	اتبنون بکل ریع اٰیۃ	عبث کی مذمت
(۹۸۶)	و تتخذون مصانع لعلکم تخلدون	کافر کا سا کام کرنے والے کو کافر کہہ دینا
(۹۸۷)	و اذا بطشتم بطشتم جبارین	اصلاح کے لئے تشدد منافی طریق نہیں
(۹۸۸)	فاصبحوا نادمین فاخذھم العذاب	توبہ میں ندامت عقلیہ کی ضرورت
(۹۸۹)	وما انت الا بشر مثلنا	لوازم بشریہ پر تحقیر اولیاء کی مذمت
(۹۹۰)	فاسقط علینا کسفا الیٰ قولہ تعالیٰ اعلم بما تعملون	کسی بزرگ کے انکار کے بعد وبال نہ آنا اُس انکار کے قبیح نہ ہونے کی دلیل نہیں
(۹۹۱)		خوارق کا کسی کے قبضہ میں نہ ہونا
(۹۹۲)	نزل بہ الروح الامین الےٰ قولہ تعالیٰ مبین	وارد قلبی میں کبھی الفاظ بھی ہوتے ہیں
(۹۹۳)		قلب میں بھی سمع و بصر ہیں
(۹۹۴)		ظاہری بصر و سمع کبھی باطنی بصر و سمع کے ساتھ جمع ہوجاتے ہیں۔
(۹۹۵)	فلا تدع مع اللہ الٰھا اٰخر فتکون من المعذبین	ولایت کا کوئی ایسا درجہ نہیں جس میں تکلیف شرعیہ ساقط ہوجائے

(۹۹۶)	وانذر عشيرتك الاقربين	بدون ایمان فضیلت نسب کا نافع نہ ہونا
(۹۹۷)		حجاب قرابت کا سخت ہونا
(۹۹۸)	واخفض جناحك لمن اتبعك من المؤمنين	مریدوں کے ساتھ نرمی اور تواضع
(۹۹۹)	فان عصوك فقل انى برئ مما تعملون	طریق کے خلاف چلنے والوں سے تبریہ اور اُس کا اظہار
(۱۰۰۰)	وتوكل على العزيز الرحيم	توکل
(۱۰۰۱)	وتقلبك فى الساجدين	شیخ کا مرید کی نگرانی کرنا
(۱۰۰۲)	هل انبئكم على من تنزلت به الشيطين تنزل على كل افاك اثيم	طالب صادق کو دینی ضرر نہ پہنچا سکنا شیطان کا
(۱۰۰۳)	الا الذين امنوا وعملوا الصلحت وذكروا الله كثيرًا	اکثر اہل مقامات واحوال غلبہ اشعار کی اصل
	رسالة التائيد شعراء	
(۱۰۰۴)	ففررت منكم	برداشت سے زیادہ کام نہ کرنے کا مستحسن ہونا

سورة النمل

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۰۰۵)	ان الذين لا يؤمنون بالاٰخرة زينا لهم اعمالهم	ہر شخص کی شہادت قلب معتبر نہیں

(۱۰۰۶)	الی انست نارًا	اس کا امکان کہ صاحب کشف کو اپنے کشف کی حقیقت معلوم نہ ہو
(۱۰۰۷)		تجلی مثالی کا بلا حلول صحیح ہونا
(۱۰۰۸)	انی لا یخاف لدی المرسلون	باوجود خوف کے اُس سے ذہول ہوجانا
(۱۰۰۹)		بعض احوال میں بالکل خوف نہ رہنا
(۱۰۱۰)	وقالا الحمد لله الذی	فناء کیلئے اس کے غلبہ کا دوام لازم نہیں
(۱۰۱۱)	فضلنا علی کثیر	تحدث بالنعمۃ کا عجب نہ ہونا
(۱۰۱۲)	واوتینا من کل شئ	سلطنت اور کمال میں تنافی نہ ہونا
(۱۰۱۳)	لا یحطمنکم سلیمان وجنودہ وھم لا یشعرون	کاملین کو علم غیب نہ ہونا
(۱۰۱۴)	وجدتها وقومها الخ	عقل ومعرفت کا جانوروں میں ہونا
(۱۰۱۵)	ان الملوك اذا دخلوا قریة افسدوها	عشق کی آمد کے وقت قلب سے ارادات کا فنا ہوجانا
(۱۰۱۶)	بل انتم بهدیتکم تفرحون	دینی مصلحت کے لئے کفار کے ہدایات کا رد کردینا
(۱۰۱۷)	قال الذی عنده علم من الکتاب انا اٰتیك به قبل ان یرتد الیك طرفك	صحت خوارق

(۱۰۱۸)	قال نکروا لها عرشها ننظر الخ	طریق میں داخل ہونے والے کا امتحان
(۱۰۱۹)	قل الحمد للہ	ہلاک معاند پر سرور منافی کمال نہیں
(۱۰۲۰)	امن خلق السمٰوات والارض الی قولہ تعالیٰ ان کنتم صادقین	توجہ الی الخلق للحق توجہ الی الحق ہے
(۱۰۲۱)	ولا تحزن علیھم	تعدیل فی الاصلاح
(۱۰۲۲)	فتوکل علی اللہ انک علی الحق المبین	قوت قلبیہ لوازم حقانیت سے ہے
(۱۰۲۳)	انک لا تسمع الموتیٰ الیٰ قولہ تعالیٰ فھم مسلمون	ہدایت کا شیخ کے اختیار میں نہ ہونا
(۱۰۲۴)	اکذبتم بأیتی ولم تحیطوا بھا علماً	بے سمجھے انکار کی مذمت
(۱۰۲۵)	وترے الجبال تحسبھا جامدۃ وھی تمر مر السحاب صنع اللہ الذی اتقن کل شئ	وجود خلق اور عین حالت وجود میں اُس کے اضمحلال میں تنافی نہ ہونا
(۱۰۲۶)	من جاء بالحسنۃ فلہ خیر منھا	جزاء کی فضیلت طاعت پر من حیث الذات نہیں بلکہ من حیث الفاعل ہے
(۱۰۲۷)	انما امرت ان اعبد رب ھذہ البلدۃ الخ	کاملین سے احکام کا ساقط نہ ہونا
(۱۰۲۸)	وقل الحمد للہ الخ	برکات کو حق تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا نہ کہ طرف اپنے کسب کی طرف

سورۃ القصص

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۰۲۹)	ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض	زوال کہ رفع حجاب ہے
(۱۰۳۰)	ولا تخافی ولا تحزنی	عقلی کبھی طبعی سے مشتبہ ہو جاتی ہے
(۱۰۳۱)	وقالت امرأۃ فرعون قرۃ عین ولك	حب اہل اللہ کا نافع نہ ہونا اگرچہ طبعی ہو
(۱۰۳۲)	واصبح فؤاد ام موسٰی فارغًا	مجاہدہ کے بعد بعض طبعیات کے عود پر مغموم نہ ہونا چاہئے
(۱۰۳۳)	لولا ان ربطنا علی قلبها	بدون قوت ربانیہ کے قوت بشریہ کا کمال اخلاق میں کافی نہ ہونا
(۱۰۳۴)	وقالت لاخته قصیه	اعتدال فی التدبیر منافی توکل نہیں
(۱۰۳۵)	ولتعلم ان وعد الله حق	مشاہدہ کے قبل اطمینان نہ ہونا مضر نہیں
(۱۰۳۶)	قال رب انی ظلمت	کاملین سے بعض طبعیات کا صدور
(۱۰۳۷)	نفسی فاغفرلی	حسنات الابرار سیئات المقربین
(۱۰۳۸)		کاملین میں دوسروں سے خشیت زیادہ ہونا

(۱۰۳۹)	فلن اکون ظهیرا للمجرمین	ظالم کے لئے عہدہ کی دُعا نہ کرنا
(۱۰۴۰)	قال له موسیٰ انك لغوی مبین فلما ان اراد ان یبطش بالذی هو عدولهما	کاملین کی سیاست کا موافق و مخالف سب کو عام ہونا
(۱۰۴۱)	فسقٰی لهما	خدمتِ خلق
(۱۰۴۲)	فقال رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر	نعم الٰہیہ کی طرف احتیاج کا اظہار منافی زہد نہیں
(۱۰۴۳)	قالت ان ابی الی قوله تعالیٰ جاءه	قبول اجر منافی اخلاص نہیں، جب پہلے سے اُس کی نیت نہ ہو
(۱۰۴۴)	علی ان تاجرنی ثمانی حجج	کسب معیشت کا منافی توکل نہ ہونا
(۱۰۴۵)	ونجعل لکما سلطانا	اہل اللہ کو شان ہیبت عطا ہونا
(۱۰۴۶)	بما صبروا ویدرؤن بالحسنة السیئة	اہل اللہ کے اخلاق
(۱۰۴۷)	انك لا تهدی من احببت	ہدایت صاحب تصرف کے قبضہ میں نہیں
(۱۰۴۸)	فاما من تاب وامن وعملا صالحاً فعسی ان یکون من المفلحین	شرائط سلوک
(۱۰۴۹)	وربك یخلق ما یشاء ویختار ما کان لهم الخیرة	جبر محمود
(۱۰۵۰)	لا تفرح	آداب بسط
(۱۰۵۱)	قال انما اوتیته علی علم عندی	ثمرات میں اپنے مجاہدہ کو مؤثر سمجھنا
(۱۰۵۲)	وقال الذین اوتوا العلم	علم وہ ہے جس سے دنیا مقصود نہ ہو

(۱۰۵۳)	ویلکم ثواب اللہ خیر	محل پر نصیحت میں تشدد
(۱۰۵۴)	ولا یلقاھا الا الصابرون	مجاہدہ کی مطلوبیۃ
(۱۰۵۵)	تلک الدار الاخرۃ نجعلھا الی قولہ تعالیٰ ولا فسادًا	کبر کا مقصود حقیقی سے مانع ہونا
(۱۰۵۶)	کل شئ ھالک الا وجھہ	وحدۃ الوجود
(۱۰۵۷)	کل شئ ھالک الا وجھہ	تجدد امثال

سورۃ العنکبوت

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۰۵۸)	احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون	مجاہدہ کا شرائط وصول سے ہونا
(۱۰۵۹)	ومن جاھد فانما یجاھد لنفسہ ان اللہ لغنی عن العٰلمین	مجاہدہ میں عجب کا استیصال
(۱۰۶۰)	وقال الذین کفروا للذین اٰمنوا اتبعوا سبیلنا الی قولہ تعالیٰ من شئ	کسی کا گناہ اپنے ذمہ لینے کا ابطال
(۱۰۶۱)	قل سیروا فی الارض فانظروا کیف بدأ الخلق الایۃ	سیاحت کی اصل اور اُس کے منافع
(۱۰۶۲)	وقال انما اتخذتم من دون اللہ اوثانًا مودۃ بینکم	جو دوستی مضر دین ہو اُس کے قطع کا وجوب
(۱۰۶۳)	واٰتینہ اجرہ فی الدنیا وانہ فی الاخرۃ لمن الصلحین	نعم دنیا کا نعم اُخرویہ سے مزاحم نہ ہونا

(۱۰۶۴)	قال رب انصرنی علی القوم المفسدین	مخالفین حق پر بددُعا کرنا حسن اخلاق کے خلاف نہیں
(۱۰۶۵)	قال ان فیها لوطا قالوا نحن اعلم بمن فیها لننجینه واهله	اہل اللہ کی برکت کا نزول بلا سے مانع ہونا
(۱۰۶۶)	ولما ان جاءت رسلنا لوطًا سیئ بهم وضاق بهم ذرعًا	اُمور طبعیہ کمال کے منافی نہیں
(۱۰۶۷)	الا امرأتك كانت من الغابرين	اہل اللہ سے قرابت محضہ کا نافع نہ ہونا
(۱۰۶۸)	وزین لهم الشیطن اعمالهم الی قوله تعالٰی وکانوا مستبصرین	عقل کے ہوتے ہوئے تسویل کا عذر نہ ہونا
(۱۰۶۹)	اتل ما أوحی الیك الی قوله تعالٰی ما تصنعون	اُصول اعمال سلوک
(۱۰۷۰)	ولا تجادلوا الی قوله تعالٰی الا الذین ظلموا	مخالفین کے خطاب میں اہل اللہ کا طریقہ
(۱۰۷۱)	وان جهنم لمحیطة بالکافرین	تمثل
(۱۰۷۲)	وما هذه الحیوة الدنیا الا لهو ولعب الے قوله تعالٰی لهی الحیوان	دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے کی مذمت
(۱۰۷۳)	فاذا رکبوا فی الفلك الی	صورت عمل بدون حقیقت معتد بہ نہیں
(۱۰۷۴)	قوله تعالٰی فلما نجاهم الخ	عمل بدون استقامت معتد بہ نہیں
(۱۰۷۵)	والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا وان الله لمع المحسنین	مجاہدہ کا مفتاح مشاہدہ ہونا

سورۃ الروم

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۰۷۶)	یعلمون ظاھرًا من الحیوۃ الدنیا وھم عن الاٰخرۃ ھم غافلون	حسیات پر نظر رکھ کر حقائق سے غفلت کی مذمت
(۱۰۷۷)	اولم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبلھم الاٰیۃ	بعض اہل طریق کی سیاحی کی اصل
(۱۰۷۸)	فسبحان اللہ حین تمسون الاٰیۃ	استحقاق حمد میں صفات جمال وصفات جلال کا یکساں ہونا
(۱۰۷۹)	ومن اٰیاتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجًا الی قولہ تعالیٰ مودۃ ورحمۃ	ازواج کی محبت میں اور کمال میں تنافی نہ ہونا
(۱۰۸۰)	ومن اٰیاتہ منامکم بالیل والنھار وابتغاء کم من فضلہ	نوم اور اکتساب مال اور کمال میں تنافی نہ ہونا
(۱۰۸۱)	ومن اٰیاتہ یریکم البرق خوفًا وطمعًا	خوف وطمع طبعی کا منافی کمال نہ ہونا
(۱۰۸۲)	ولہ المثل الاعلیٰ الخ	مثال اور مثل میں فرق اور حق تعالیٰ کے لئے اوّل کا جواز اور ثانی کا امتناع
(۱۰۸۳)	بل اتبع الذین ظلموا اھواء ھم بغیر علم	اتباع ہوا کی مذمت
(۱۰۸۴)	لا تبدیل لخلق اللہ	فطریات کا تبدل نہ ہونا
(۱۰۸۵)	واذا مس الناس ضر	طبیعت انسان کا ہدایت و ضلال سے مرکب ہونا

(۱۰۸۶)	ظهر الفساد فی البر والبحر الیٰ قوله تعالیٰ لیذیقهم	شر کا غیر مقصود بالذات ہونا
(۱۰۸۷)	فانظر الی اثار رحمة الله	مراقبہ تجلی افعالی
(۱۰۸۸)	فانك لا تسمع الموتٰی الیٰ قوله تعالیٰ ما انت بهادی العمی عن ضلالتهم	ایصال کا کسی کے قبضہ میں نہ ہونا
(۱۰۸۹)	ان تسمع الا من یؤمن بایٰتنا	فعل کیلئے استعداد کا شرط ہونا
(۱۰۹۰)	فاصبر ان وعد الله حق ولا یستخفنك الذین لا یوقنون	مرشدین کو صبر کا ارشاد

سورۃ لقمٰن

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۰۹۱)	هدی ورحمة للمحسنین	مراتب ہدایت کا غیر متناہی ہونا
(۱۰۹۲)	ومن الناس من یشتری لهو الحدیث لیضل عن سبیل الله الخ	غناء کے باب میں قول
(۱۰۹۳)	ان اشکرلی ولوالدیك	حقوق شیخ کی دلیل
(۱۰۹۴)	ولا تصعر خدك الیٰ قوله واغضض من صوتك	بعض مکارم اخلاق
(۱۰۹۵)	ومن کفر فلا یحزنك کفره	کسی کی اصلاح میں زیادہ مبالغہ نہ کرنا

سورۃ السجدۃ

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۰۹۶)	الذی احسن کل شیٔ خلقه	تمام اخلاق فی نفسہ نافع ہیں

(۱۰۹۷)	ثم سواه و نفخ فیه من روحه	تجردِ روح کی تحقیق
(۱۰۹۸)	تتجافٰی جنوبھم عن المضاجع	تہجد کی فضیلت
(۱۰۹۹)	وجعلنا منهم ائمة یهدون الی قوله تعالیٰ یوقنون	مدار استحقاق خلافت
(۱۱۰۰)	ویقولون متٰی هذا الوعد الی قوله تعالیٰ فاعرض عنهم	ترک جدال
	ایضاً ضمیمة من رُوح المعانی	
(۱۱۰۱)	مالکم من دونه ولی ولا شفیع	اسباب کی طرف التفات نہ کرنا
(۱۱۰۲)	یدبر الامر من السماء الی الارض	حق تعالیٰ کی تدبیر پر مستغنی ہو جانا
(۱۱۰۳)	الذی احسن کل شئ خلقه	سب اشیاء کا حسن ہونا
(۱۱۰۴)	وبدأ خلق الانسان من طین الی اخر الایة	اطوارِ وجود میں انسان کا تدرج
(۱۱۰۵)	انما یؤمن بٰایاتنا الذین الی قوله تعالیٰ لا یستکبرون	اعمال واحوال فاضلہ
(۱۱۰۶)	تتجافٰی جنوبھم عن المضاجع الیٰ قوله تعالیٰ ومما رزقنهم ینفقون	صفات الکمال و تکمیل
(۱۱۰۷)	ولنذیقنهم من العذاب الادنے دون العذاب الاکبر	حرص دنیا کا عذاب ہونا
(۱۱۰۸)	وجعلنا منهم ائمة یهدون بأمرنا لما صبروا وکانوا بٰایٰتنا یوقنون	علامات شیخ کامل
(۱۱۰۹)	فاعرض عنهم وانتظر انهم منتظرون	منکرین اولیاء سے اعراض

سورۃ الاحزاب

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۱۱۰)	واتبع ما یوحی الیك	کسی سے تکالیف شرعیہ کا ساقط نہ ہونا
(۱۱۱۱)	ما جعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ	نفس کا ایک آن واحد میں دو طرف متوجہ نہ ہونا اور اُس پر بعض تفریعات
(۱۱۱۲)	فاخوانکم فی الدین مع قولہ تعالیٰ النبی اولیٰ بالمؤمنین	پیر بھائیوں کے اور پیر کے حقوق
(۱۱۱۳)	واذزاغت الابصار الیٰ قولہ تعالیٰ باللہ الظنونا	کمال ایمان اور ضعف طبعی میں تنافی نہ ہونا
(۱۱۱۴)	ھنالك ابتلی المؤمنون وزلزلوا زلزالاً شدیدًا	بعض بلیات باطن کی حکمت
(۱۱۱۵)	ولما رأ المؤمنون الاحزاب الیٰ قولہ تعالیٰ وتسلیمًا	قبض کا ترقی کے لئے سبب بن جانا
(۱۱۱۶)	من المؤمنین رجال صدقوا	فنا یعنی موت قبل الموت
(۱۱۱۷)	الیٰ قولہ تعالیٰ من ینتظر	تمنی موت
(۱۱۱۸)	یاایھا النبی قل لازواجك ان کنتن الیٰ قولہ تعالیٰ جمیلا	حب دنیا کا اثر مذموم
(۱۱۱۹)	یضاعف لھا العذاب ضعفین الے قولہ تعالیٰ مرتین	مقربین کا خطر میں ہونا

(۱۱۲۰)	فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبہ مرض	اسباب فتنہ سے خصوصاً عورتوں سے بچنا
(۱۱۲۱)	(فی قصۃ زید) و یخشی الناس الخ	ملامت سے نہ ڈرنا اور نعل مضر عوام سے بچنا
(۱۱۲۲)	ما کان محمّد ابا احد من رجالکم	مریدنی کا پردہ شیخ سے اور اُس سے نکاح درست ہونا
(۱۱۲۳)	یاایّھا النبی انا احللنا لك ازواجك الخ	تعددازواج اور زہد میں تنافی نہ ہونا
(۱۱۲۴)	ان ذالکم کان یؤذی النبی فیستحی منکم واللہ لا یستحی	صاف بات کہنے میں عقل کو طبع پر ترجیح دینا
(۱۱۲۵)	من الحق	اصلاح معاشرت کی ضرورت
(۱۱۲۶)	ذالك ادنیٰ ان یعرفن فلا یوذین	کسی مصلحت صحیحہ سے لباس میں امتیاز
(۱۱۲۷)	وقالوا ربنا انا اطعنا سادتنا و کبراءنا	بدعات میں تقلید کرنے کا رد
(۱۱۲۸)	یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم	ایک عمل صالح کا دوسرے عمل کی اصلاح کے لئے سبب بن جانا
	ایضاً ضمیمہ من روح المعانی	
(۱۱۲۹)	یاایھا النبی اتق اللہ الخ	عظمت شان تقویٰ
(۱۱۳۰)		اعداء اللہ سے محبت کا قبح

ایضا من رسالة التائید		
(۱۱۳۱)	یاایھا الذین امنوا لاتکونوا کالذین اٰذوا موسٰی	مقبولین کوایذاء دینے کی مذمت

سورۃ سبا

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۱۳۲)	والنا له الحدید ان اعمل	خوارق کا ثبوت
(۱۱۳۳)	سابغات وقدر فی السرد	دستکاری کی معیشت اور توکل میں تنافی نہ ہونا
(۱۱۳۴)		ہر اَمر میں ضابطہ کی رعایت
(۱۱۳۵)	ومن الجن من یعمل بین یدیه باذن ربه	بعض صورتیں تسخیر جن کی منافی عبدیت نہیں
(۱۱۳۶)	فلما قضینا علیه الموت الی قوله تعالٰی یعلمون الغیب الخ	ضعیف سے قوی کو فائدہ ہو جانا
(۱۱۳۷)	فاعرضوا فارسلنا علیھم سیل العرم الخ	طاعت ومعصیت کا نعم دنیا کے حصول وزوال کیلئے سبب بن جانا
(۱۱۳۸)	حتی اذا فزع عن قلوبھم قالوا ماذا قال ربکم	بعض ہیبت کا عذر ہونا
(۱۱۳۹)	وانا اوایاکم لعلی ھدے او فی ضلال مبین	مخالف سے ملاطفت
(۱۱۴۰)	بل کانوا یعبدون الجن	ایک عمل کو دوسرے عمل میں خلافِ ظاہر باعتبار حقیقت کے داخل کردینا

(۱۱۴۱)	واذا تتلی علیھم ایاتنا بینات الی قولہ تعالی یعبد اباء کم	اولیاء سے نفرت دلانے والوں کی مذمت

سورۃ فاطر

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۱۴۲)	وان یکذبوك فقد کذبت رسل من قبلك	ایذاء مخالفین پر صبر
(۱۱۴۳)	فلا تذھب نفسك علیھم حسرات	معرض پر فرط غم سے ممانعت
(۱۱۴۴)	والذین تدعون من دونه ما یملکون من قطمیر	غیر اللہ سے مدد چاہنے والے کی تحمیق اور اُن سے علم و قدرت کی نفی
(۱۱۴۵)	انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء	مدار خشیت صرف علم باللہ کا ہونا
(۱۱۴۶)	ثم اورثنا الکتب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسه الایة	ولایت عامہ
(۱۱۴۷)	فلما جاءھم نذیر ما زادھم الا نفورًا	فاسد الاستعداد کا بعض طاعات سے متضرر ہونا

سورۃ یٰسین

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۱۴۸)	انما تنذر من اتبع الذکر	فیض استعداد کا ظہور ہے، عطائے شیخ نہیں ہے
(۱۱۴۹)	اذ ارسلنا الیھم اثنین	خلفاء کو مختلف مقامات میں بھیجنا
(۱۱۵۰)	قالوا ما انتم الا بشر مثلنا	منتہی کا عوام کے مشابہ ہونا

(۱۱۵۱)	قالوا انا تطیرنا بکم	انکار اولیاء پر وبال
(۱۱۵۲)	قالوا طائرکم معکم	مسئلہ استعداد
(۱۱۵۳)	ومالی لا اعبد الذی فطرنی	ارشاد میں ملاطفت
(۱۱۵۴)	الم اعهد الیکم یا بنی ادم ان لا تعبدوا الشیطٰن	اپنے کو بت پرست کہنے کی توجیہ
(۱۱۵۵)	فلا یحزنك قولهم انا نعلم ما یسرون وما یعلنون	مخالفت کی طرف التفات نہ کرنا

سورۃ الصّٰفّٰت

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۱۵۶)	ان هذا لهو الفوز العظیم لمثل هذا فلیعمل العاملون	جنت کا مطلوب ہونا
(۱۱۵۷)	ونجیناه واهله من الکرب العظیم	اُمور طبعیہ اور کمال میں تنافی نہیں
(۱۱۵۸)	اذ جاء ربه بقلب سلیم	وصول کیلئے سلامت قلب کا شرط ہونا
(۱۱۵۹)	فنظر نظرةً فی النجوم فقال انی سقیم	دفع شر کے لئے حیلہ کرنا طریق کے خلاف نہیں
(۱۱۶۰)	ان هذا لهو البلاء المبین	کبھی خواص کا بھی امتحان کیا جاتا ہے
(۱۱۶۱)	اصطفی البنات علی البنین	وجوہ تصور حق سبحانہ وتعالیٰ میں باہمی تفاوت۔
(۱۱۶۲)	وما منا الا له مقام معلوم	فرشتہ کو اپنے مقام سے ترقی نہ ہونا بخلاف انسان کے

سورۃ ص

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۱۶۳)	اجعل الألهة الها واحدًا	وحدۃ الوجود بالمعنی الباطل پر استدلال کا رد
(۱۱۶۴)	انزل علیه الذکر من بیننا	کبر کا اساس کفر ہونا
(۱۱۶۵)	وما ینظر هؤلاء الا صیحة واحدة ما لها من فواق	مصلحت ارشاد سے لازم کو ملتزم ٹھہرا لینا
(۱۱۶۶)	انا سخرنا الجبال معه	حلقہ کے ساتھ ذکر
(۱۱۶۷)	یسبحن بالعشی والاشراق والطیر محشورة	بعض اشغال کی صحت
(۱۱۶۸)	ولا تشطط	شیخ کو مرید کی بے تمیزی کا تحمل
(۱۱۶۹)		تقدس پر ناز نہ کرنا
(۱۱۷۰)	وان کثیرا من الخلطاء لیبغی بعضهم علی بعض الا الذین امنوا وعملوا الصلحت وقلیل ما هم	اکثر نفس میں شر کا غلبہ
(۱۱۷۱)	ولا تتبع الهویٰ	ہوائے نفسانی کی مذمت
(۱۱۷۲)	وما خلقنا السماء والارض وما بینهما باطلاً	جاہلوں کے وحدۃ الوجود پر استدلال کا ابطال
(۱۱۷۳)	اذعرض علیه بالعشی الیٰ قوله تعالیٰ بالسوق والاعناق	اکابر کے لئے مباحات سے انتفاع کا جواز
(۱۱۷۴)		اکابر میں ذھول کا امکان

(۱۱۷۵)		غیرت
(۱۱۷۶)	قال رب اغفرلی وھب لی	ملک وسلطنت کمال کے منافی نہیں
(۱۱۷۷)	مُلکالا ینبغی لاحد من بعدی	مباحات کے آثار کا کامل و ناقص میں متفاوت ہونا
(۱۱۷۸)	فسخرنا له الریح الی قوله تعالیٰ والشیاطین	نص اختصاص تسخیر جن بسلیمان اور حکایات تسخیر جن وغیرہ میں تعارض نہ ہونا
(۱۱۷۹)	ھٰذا عطاءنا فامنن او امسك بغیر حساب	جمعیت قلب کا اصل سرمایہ ہونا
(۱۱۸۰)	اذنادی ربه انی مسنی الشیطن بنصب وعذاب	غیر معصیت میں تسلط شیطانی منافی کمال نہیں
(۱۱۸۱)	فاضرب به ولا تحنث	کسی حیلہ کی تجویز کرنے سے کامل پر اعتراض نہ کرنا
(۱۱۸۲)	وعندھم قاصرات الطرف اتراب	عورتوں کی رغبت کا منافی کمال نہ ہونا
(۱۱۸۳)	ما منعك ان لا تسجد لما خلقت بیدی	انسان کا مظہر جامع ہونا
(۱۱۸۴)	وما انا من المتکلفین	تکلف کی مذمت

سورۃ الزمر

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۱۸۵)	فاعبد الله مخلصا له الدین	اخلاص

(١١٨٦)	ما نعبدهم الا ليقربونا الى الله زلفى	خواص واجب کا ممکن کے لئے امتناع اگرچہ بالعرض ہی ہو
(١١٨٧)	ان الله لا يهدى من هو كاذب كفار	ولایت کے جھوٹے دعوے کا وبال
(١١٨٨)	يكور الليل على النهار ويكور النهار على الليل	تواردِ احوال کی مثال
(١١٨٩)	امن هو قانت اناء الليل ساجدا و قائما الخ	اہتمام آدابِ عبدیت
(١١٩٠)	افمن شرح الله صدره للاسلام فهو على نور من ربه	شرح صدر و نور کی علامت
(١١٩١)	فويل للقاسية قلوبهم من ذكر الله	قساوت کی حقیقت
(١١٩٢)	الله نزل احسن الحديث كتاباً متشابهًا الى قوله تعالىٰ الى ذكر الله	وجد
(١١٩٣)	ضرب الله مثلا رجلا فيه شركاء متشاكسون	اہل دنیا کے تشتت کی کیفیت
(١١٩٤)	فمن اظلم ممن كذب على الله و كذب بالصدق اذ جاءه	ولایت کا دعویٰ کاذبہ اور شریعت کا رَد کرنا
(١١٩٥)	واذا ذكر الله وحده اشمازت قلوب الى قوله تعالىٰ اذا هم يستبشرون	جاہل صوفیوں کا تشبہ، جاہل مشرکین کے ساتھ
(١١٩٦)	وبدا لهم من الله ما لم يكونوا يحتسبون	کشف کو مقصود سمجھنے کی غلطی

(۱۱۹۷)	ثم اذا خولناہ نعمۃ منا قال انما اوتیتہ علی علم	ثمرات کو اپنے عمل کا اثر سمجھنے کی غلطی
(۱۱۹۸)	ویوم القیمۃ تری الذین کذبوا علی اللہ وجوھھم مسودہ	عالم معاد کا محل کشف حقائق ہونا
(۱۱۹۹)	وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ	رویت حق کا متقیوں کے نزدیک مقصود بالذات ہونا

سورۃ المؤمن

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۲۰۰)	ما یجادل فی ایات اللہ الا الذین کفروا	جدال کے اقسام اور اُس کے شرائط کی رعایت کا اہل اللہ سے مخصوص ہونا
(۱۲۰۱)	الذین یحملون العرش الی قولہ تعالیٰ للذین امنوا	مؤمنین کا شرف
(۱۲۰۲)	یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور	غیر محبوب حقیقی کی طرف میلان کی مذمت
(۱۲۰۳)	وقال رجل مؤمن من ال فرعون یکتم ایمانہ	کتمان حق بضرورت کمال کے منافی نہیں
(۱۲۰۴)	وان یک کاذبا فعلیہ کذبہ	کلام بقدر عقل مخاطب
(۱۲۰۵)	واستغفر لذنبک	حسنات الابرار سیئات المقربین
(۱۲۰۶)	ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی	عبدیت کی فضیلت اور دعاء کا منافی رضا نہ ہونا

(۱۲۰۷)	اللہ الذی جعل لکم اللیل لتسکنوا	شب کے اسرار محبین کیلئے
(۱۲۰۸)	فاحسن صورکم	انسان کا مظہر جلال و جمال ہونا
(۱۲۰۹)	وما کان لرسول ان یاتی بایۃ الا باذن اللہ	مقبولین میں قدرت مستقلہ نہ ہونا
(۱۲۱۰)	اللہ الذی جعل لکم الانعام الی قولہ تعالیٰ تحملون	ارتفاقات سے تمتع کا منافی کمال نہ ہونا
(۱۲۱۱)	فلما جاء تھم رسلھم بالبینت فرحوا بما عندھم من العلم	تصوف باطل پر فرح کی مذمت

سورۃ حم السجدۃ

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۲۱۲)	ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت لھم اجر غیر ممنون	معذورین کا اَجر کم نہ ہونا
(۱۲۱۳)	قالتا اتینا طائعین	جمادات کیلئے شعور کا اثبات
(۱۲۱۴)	فارسلنا علیھم ریحا صرصرًا فی ایّام نحسات	ایام کے سعد و نحس ہونے کا بطلان
(۱۲۱۵)	ان الذین قالوا ربنا اللہ الی قولہ تعالیٰ وفی الاخرۃ	اہل اللہ پر ملائکہ کے فیوض اور احیاناً اُن سے مکالمت اور مراتب استقامت
(۱۲۱۶)	ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللہ و عمل صالحًا	برکت تعلیم کا موقوف ہونا عمل صالح پر

(۱۲۱۷)	ادفع بالتی ھی احسن و قولہ تعالیٰ وما یلقاھا الا	تعلیم اخلاق
(۱۲۱۸)	الذین صبروا وقولہ تعالیٰ	اخلاق میں مجاہدہ کی ضرورت
(۱۲۱۹)	واما ینزغنك من الشیطٰن نزغ	عروضِ وسوسہ کا منافی کمال نہ ہونا
(۱۲۲۰)	ان الذین یلحدون فی اٰیاتنا الخ	غلاۃ صوفیاء کی تفسیر کا بطلان

سورۃ الشوریٰ

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۲۲۱)	الله یجتبی الیه من یشاء و یهدی الیه من ینیب	جذب وسلوک کی اصل
(۱۲۲۲)	لنا اعمالنا ولكم اعمالكم لا حجة بیننا وبینكم الله یجمع بیننا	اصلاح سے مایوسی کے وقت کا خطاب
(۱۲۲۳)	ام لهم شرکاء شرعوا لهم من الدین ما لم یاذن به الله	شرک وبدعت کا ابطال
(۱۲۲۴)	قل لا اسئلكم علیه اجرًا الا المودة فی القربٰی	شیخ کے اقارب سے محبت اُس کے حقوق میں سے ہے
(۱۲۲۵)	ولو بسط الله الرزق لعباده لبغوا فی الارض	بعض کے بسط کا مضر ہونا
(۱۲۲۶)	وما اصابكم من مصیبة فبما كسبت ایدیكم	قبض کا کبھی مصلحت کے سبب کبھی معصیت کے سبب پیش آنا

۱۲۲۷	واذا ما غضبوا هم یغفرون مع قوله تعالیٰ والذین هم اذا اصابهم البغی هم ینتصرون	عفو اور سیاست میں اہل طریق کے اسرار
۱۲۲۸	وما کان لبشر ان یکلمه الله الا وحیا الی قوله تعالیٰ ما یشاء	اولیاء کے ساتھ حق تعالیٰ کی ہم کلامی
۱۲۲۹	ما کنت تدری ما الکتب ولا الایمان ولکن جعلناه نورًا	کمالات پر مغرور نہ ہونا

سورة الزخرف

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۲۳۰	وقالوا لولا نزل هذا القراٰن علی رجل من القریتین عظم	دنیوی شرف کے نہ ہونے پر ولایت کے انکار کا مذموم ہونا
۱۲۳۱	ولولا ان یکون الناس امة واحدة الی قوله تعالیٰ للمتقین	زہد
۱۲۳۲	ومن یعش عن ذکر رحمن الی قوله تعالیٰ فهو له قرین	قہر بصورت لُطف
۱۲۳۳	ولا یکاد یبین	کمالات عرفیہ کا مقصود نہ ہونا

سورة الدخان

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۲۳۴	وانی عذت بربی وربکم ان ترجمون	تصرف کا دعویٰ نہ کرنا
۱۲۳۵	وان لم تؤمنوا لی فاعتزلون	معاند سے قطع تعلق

(۱۲۳۶)	ان شجرۃ الزقوم	حرص کا تمثل شجرۂ زقوم کی صورت میں

سورۃ الجاثیہ

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۲۳۷)	قل للذین امنوا یغفروا الی قولہ تعالیٰ ایام اللہ	بعض مکارم اخلاق
(۱۲۳۸)	ثم جعلناك علی شریعۃ الی من الامر فاتبعھا ولا تتبع اھواء الذین لا یعلمون	اتباع شریعت کا وجوب
(۱۲۳۹)	افرایت من اتخذ الھہ ھواہ واضلہ اللہ علی علم	اتباع ہوا کی مذمت

سورۃ احقاف

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۲۴۰)	ایتونی بکتاب من قبل ھذا او اثارۃ من علم	کشف کا دین میں حجت نہ ہونا
(۱۲۴۱)	ما ادری ما یفعل بی ولا بکم	اولیاء سے علم محیط کی نفی اور اپنے اتباع کے حتمی نجات کے حکم کا ابطال
(۱۲۴۲)	اذھبتم طیباتکم فی حیوتکم الدنیا	تنعم مع المعصیت کا خطر
(۱۲۴۳)	امنوا بہ یغفر لکم من ذنوبکم و یجرکم من عذاب الیم	قلندر کا مذاق درجات پر نظر نہ رکھنا

سورة محمد

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۲۴۴	فیھا انھار من ماء غیر اٰسن وانھار من لبن لم یتغیر طعمه الیٰ قوله تعالیٰ مصفًی	انہار جنت کے حقائق
۱۲۴۵	فاعلم انه لا إله الا الله واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات ولو نشاء لاريناكهم فلعرفتهم بسيماهم	مریدوں کے لئے دعا
۱۲۴۶	ولتعرفنهم فی لحن القول	فراست اور اس کا درجہ
۱۲۴۷	ولا تبطلوا اعمالکم	معاصی سے انوار طاعات کا اضمحلال
۱۲۴۸	وان تتولوا يستبدل قومًا غيركم	خدمت دین پر عجب نہ کرنا

سورة الفتح

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۲۴۹	هو الذی انزل السکینة فی قلوب المؤمنين	سکینہ کی حقیقت
۱۲۵۰	ليزدادوا ايمانا مع ايمانهم	ایمان عیانی کا ثبوت
۱۲۵۱	ان الذين يبايعونك انما يبايعون الله	شیخ کامل میں فناء وبقاء کا اشتراط
۱۲۵۲	فتصيبكم منهم معرة بغير علم	عمل سوء صادر بلا علم کا ضرر
۱۲۵۳	اشداءُ على الكفار الخ	اولیاء جامعین کی صفات

سورۃ الحجرات

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۲۵۴)	یاایھا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ	عمل بالشرع کا لزوم
(۱۲۵۵)	یاایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الی قولہ تعالیٰ ولو انھم صبروا الخ	آداب شیخ کی اصل
(۱۲۵۶)	لو یطیعکم فی کثیر من الامر لعنتم	شیخ کو اپنے تابع بنانے کی مذمت
(۱۲۵۷)	یاایھا الذین امنوا لا یسخر قوم الی قولہ تعالیٰ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم	تعلیم اخلاق
(۱۲۵۸)	قالت الاعراب امنا	اعمال پر نظر نہ کرنا

سورۃ ق

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۲۵۹)	ونعلم ما توسوس بہ نفسہ ونحن اقرب	حکم وسوسہ ومعنی قرب سے غلطی رفع کرنا
(۱۲۶۰)	ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید	حفظ لسان
(۱۲۶۱)	فکشفنا عنک غطاء الخ	کشف کا کمال معتد بہ نہ ہونا
(۱۲۶۲)	ان فی ذالک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید	کلام کی نافعیت کی شرط

۱۲۶۳	فاصبر علیٰ ما یقولون وسبح الخ	توجہ الی اللہ کی تاثیر تقویت قلب میں

سورة الذاريات

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۲۶۴	کانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون	اہل اللہ کے بعض اعمال
۱۲۶۵	وفی انفسکم	انسان کا عالم صغیر ہونا اور جاہل صوفیاء کی تفسیر کا ابطال
۱۲۶۶	ففروا الی اللہ	شوق کا اثبات
۱۲۶۷	وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون	عبادت ومعرفت میں ارتباط

سورة الطور

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۲۶۸	والذین اٰمنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم	نسبت الی المقبول کا آخرت میں نافع ہونا
۱۲۶۹	یتنازعون فیھا کاسًا	دوستوں سے بے تکلفی اور اُن کے مال میں تصرف
۱۲۷۰	فاصبر لحکم ربك فانك باعیننا	مراقبۂ حضور مع اللہ کا حصول صبر میں دخل

سورة النجم

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۲۷۱	فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقٰی	نہی دعویٰ تقدس سے

۱۲۷۲	وان لیس للانسان الا ما سعٰی	محض برکات غیر سے قرب نہ ہونا
۱۲۷۳	وان الی ربك المنتھٰی	ذات حق میں فکر کا نہ چلنا

سورۃ القمر

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۲۷۴	جزاء لمن کان کفر	اولیاء کے لئے انتقام لیا جانا
۱۲۷۵	سیعلمون غدا من الکذاب الاشر	معاند کے ساتھ طرز جواب

سورۃ الرحمٰن

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۲۷۶	فبای الاء ربکما تکذبان	نعمت کی اقسام حسیہ ومعنویہ
۱۲۷۷		انتفاع بالنعم منافی زہد نہیں

سورۃ الواقعہ

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۲۷۸	والسابقون السابقون اولئك المقربون	طریق تصوف
۱۲۷۹	لا یمسه الا المطھرون	فہم قرآن کیلئے تقویٰ کا شرط ہونا

سورۃ الحدید

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۲۸۰	ھو الاوّل والاٰخر والظاھر والباطن	ذات کا تمام مراتب وجود کو محیط ہونا

(۱۲۸۱)	وهو معكم اينما كنتم	ذات کی معیت تمام مراتب وجود کے ساتھ
(۱۲۸۲)	الم يأن للذين امنوا ان تخشع قلوبهم الأية	خشوع کا لزوم اور غفلت کے اسباب وعلاج
(۱۲۸۳)	والذين أمنوا بالله ورسله اولئك هم الصديقون والشهداء عند ربهم	صدیقیت وشہادت عامہ
(۱۲۸۴)	اعلموا انما الحيوة الدنيا لعب ولهوالخ	زہد
(۱۲۸۵)	لكيلا تأسوا على ما فاتكم ولا تفرحوا بما اٰتكم	حزن کا معالجہ حکمت تقدیر کی یاد سے
(۱۲۸۶)	ورهبانية ن ابتدعوها الى قوله تعالى حق رعايتها	احوال واعمال کی نگہداشت

سورة المجادلة

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۲۸۷)	ذالكم اى الحكم (بالكفارة بتحرير الرقبة) توعظون به	رذائل کا علاج جرمانہ سے
(۱۲۸۸)	وتناجوا بالبر والتقوىٰ	تنہائی میں صوفیاء کی تعلیم
(۱۲۸۹)	اذا قيل لكم تفسحوا فى المجالس الأية .	آداب مجلس شیخ
(۱۲۹۰)	يرفع الله الذين أمنوا منكم الى والذين اوتوا العلم درجات	اہل مجلس کے مراتب کی رعایت

(۱۲۹۱)	یا ایھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقه	بلا حاجت شیخ سے سرگوشی نہ کرنا
(۱۲۹۲)	ءاشفقتم ان تقدموا الی قوله تعالیٰ الصلوة الخ	شیخ کی خدمت نہ کرنے والے کی تسلی
(۱۲۹۳)	استحوذ علیهم الشیطان فانسٰهم ذکر الله	نسیان کا ذکر غلبہ شیطان سے ہونا
(۱۲۹۴)	لا تجد قوما یؤمنون بالله الی قوله تعالیٰ ولو کانوا اٰباءھم الخ	محبت حق کے لئے بغض مخالفین کالازم ہونا
(۱۲۹۵)	وایدھم بروح منه	نسبت اصطلاحیہ کی حقیقت

سورۃ الحشر

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۲۹۶)	ما ظننتم ان یخرجوا الی قوله تعالیٰ لم یحتسبوا	اسباب کا مستقل بالتاثیر نہ ہونا
(۱۲۹۷)	فاعتبروا یا اولی الابصار	تاویلات صوفیاء کی اصل
(۱۲۹۸)	ما قطعتم من لینة او ترکتموھا قائمة علیٰ اُصولھا فباذن اللہ الخ	اختلاف مسالک میں توسیع
(۱۲۹۹)	ویؤثرون علیٰ انفسهم ولو کان بهم خصاصة	ایثار اور اُس کی شرائط
(۱۳۰۰)	یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان	مشائخ سلسلہ کے لئے دعا

(۱۳۰۱)	لا انتم اشد رهبة فی صدورهم من الله	ایسے شخص کا معذور ہونا جس کے ساتھ باوجود اظہار ناخوشی کے کوئی معاملہ خلاف شرع کیا جاوے
(۱۳۰۲)	ولتنظر نفس ما قدمت لغد	مراقبہ

سورة الممتحنه

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۰۳)	ان کنتم خرجتم جهادا فی سبیلی الی قوله تعالیٰ بالمودة	وصل حق کے لئے فصل مخالف حق کا لازم ہونا
(۱۳۰۴)	لن تنفعکم ارحا کم ولا اولاد کم	دین میں دنیوی علاقوں کی رعایت نہ کرنا
(۱۳۰۵)	اذ قالوا لقومهم انا برءٰؤ منکم الی قوله تعالیٰ الا قول ابراهیم لابیه لاستغفرن لك الخ	بغض فی اللہ کا شفقت کے ساتھ مجتمع ہونا
(۱۳۰۶)	ربنا لا تجعلنا فتنة للذین کفروا	اسباب فتنہ وتہمت سے بچنا
(۱۳۰۷)	لا ینهکم الله عن الذین الیٰ قوله تعالیٰ ان تبروهم	بعض کفار سے ملاطفت
(۱۳۰۸)	فامتحنوهن	امتحان مرید
(۱۳۰۹)	یبایعنك علی ان لا یشرکن بالله	بیعت عمل کے لئے نہ کہ رسم کے لئے
(۱۳۱۰)	فبایعهن واستغفر لهن الله	دعا کا حقوق مرید سے ہونا

سورۃ الصف

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۱۱)	یا ایھا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون	دعویٰ کا مذموم ہونا
(۱۳۱۲)	واذقال موسٰی لقومه یقوم لم تؤذوننی	ذم ایذاء المرشد
(۱۳۱۳)	واخری تحبونها نصر من الله وفتح قریب	دین کے لئے دنیا کی طلب

سورۃ الجمعه

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۱۴)	بعث فی الامیین رسولاً الخ	امیت اور ولایت کا اجتماع
(۱۳۱۵)	ویز کیھم	توجہ اور رابطہ کی تحقیق
(۱۳۱۶)	واخرین منھم لما یلحقوا بھم	موت کے بعد فیض رہنا
(۱۳۱۷)	مثل الذین حملوا التورٰۃ الخ	علم کے بعد انکار کی مذمت
(۱۳۱۸)	قل یا ایھا الذین ھادوا الی قوله تعالٰی فتمنوا الموت الخ	ولایت کی علامت اور مدعی کا امتحان
(۱۳۱۹)	فاذا قضیت الصّلوۃ	اشتغال بالمباح کی مصلحت
(۱۳۲۰)	الی قوله تعالٰی واذا روا تجارۃ الخ	عتاب سے مرید کی تربیت

سورۃ المنافقین

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۲۱)	ھم الذین یقولون لا تنفقوا الیٰ قوله تعالٰی یقولون لئن رجعنا الایة	اہل اللہ کی تحقیر مال وجاہ پر

۱۳۲۲	یا ایها الذین امنوا لا تلهکم اموالکم	غفلت کی مذمت

سورة التغابن

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۳۲۳	ومن یؤمن باالله یهد قلبه	بلاء میں عارف کا حال
۱۳۲۴	فاتقوا الله ما استطعتم	تدرج اصلاح میں

سورة الطلاق

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۳۲۵	لا تدری لعل الله یحدث بعد ذٰلك امرًا	تعجیل میں مذمت اور اس میں امور متعلقہ بالطریق بھی آ گئے
۱۳۲۶	ومن یتق الله یجعل له مخرجًا الیٰ قوله تعالیٰ فهو حسبه و قوله ومن یتق الله یجعل له من امره یسرًا	توکل اور تقویٰ کے برکات
۱۳۲۷	وأتمروا بینکم بمعروف	جبر قلوب اور اَمر صواب کا ناقص سے بھی قبول کر لینا
۱۳۲۸	وان تعاسرتم فسترضع له أخریٰ	تنگی میں نہ پڑنا نہ ڈالنا
۱۳۲۹	قد انزل الله الیکم ذکرًا رسولاً	شیخ میں مشغول ہونا حکماً ذکر ہے

سورة التحریم

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۳۳۰	یا ایها النبی لم تحرم ما احل الله لك تبتغی مرضات ازواجك	زیادہ رعایت کرنے کی مضرت

۱۳۳۱	اعرض عن بعض	کرم اور تسامح
۱۳۳۲	یا ایھا الذین اٰمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحًا	توبہ خالصہ کا وجوب
۱۳۳۳	ضرب اللہ مثلًا للذین کفروا امرأۃ نوح وامرأۃ لوط	انتساب الی الصالحین کا بدون اطاعت نافع نہ ہونا

سورۃ الملک

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۳۳۴	وقالوا لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر	مرید کو شیخ سے مطالبہ دلیل کا حق نہ ہونا

سورۃ ن

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۳۳۵	وانک لعلی خلق عظیم	تخلق باخلاق اللہ
۱۳۳۶		سوءِ خلق کا جنون ہونا
۱۳۳۷	ولا تطع کل حلاف مھین ھماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم الایۃ	اُصول اخلاق ذمیمہ
۱۳۳۸	یوم یکشف عن ساق	امکان تجلی صوری
۱۳۳۹	ولا تکن کصاحب الحوت	ایک کا کمال دوسرے کے لئے نقص ہونا
۱۳۴۰	وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارھم	تصرفات نفسانیہ کا کمال ولایت سے نہ ہونا

سورۃ الحاقۃ

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۴۱)	ولو تقول علینا بعض الا قاویل لاخذنا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین	ولایت کے جھوٹے مدعی کا ہلاک باطنی
(۱۳۴۲)	وانه لحق الیقین	حق الیقین وغیرہ

سورۃ المعارج

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۴۳)	ان الانسان خلق هلوعًا الی قوله تعالٰی الا المصلین الخ	تاثیر طاعات وقوت قلب

سورۃ نوح

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۴۴)	ثم انی دعوتهم جهارًا الی قوله تعالٰی اسرارًا	ارشاد میں شفقت
(۱۳۴۵)	ولا تذرن ودا ولا سواعًا ولا یغوث و یعوق ونسرًا	تبرکات کی حفاظت میں عدم احتمال مفسدہ کی شرط
(۱۳۴۶)	ولا تزد الظلمین الا ضلالا وقوله تعالٰی وقال نوح رب الی قوله تعالٰی دیارًا	اپنے مخالف پر ہلاک وضلال کی بددعا

سورۃ الجن

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۴۷)	وانه کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن	استعانت بالموکلات کی مذمت

۱۳۴۸	قل انی لا املك لکم ضرًا ولا رشدا الی قوله تعالٰی قل ان ادری اقریب ما توعدون الخ	اولیاء سے قدرت مستقلہ اور علم محیط کی نفی

سورۃ المزمل

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۳۴۹	یاایھا المزمل قم اللیل الخ۔ وقوله تعالٰی ورتل القراٰن الخ۔ وقوله تعالٰی واذکر اسم ربك وتبتل الیه تبتیلا	صوفی کے مشاغل
۱۳۵۰	علم ان لن تحصوه فتاب علیکم	مجاہدہ میں سہولت کی رعایت

سورۃ المدثر

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۳۵۱	ولا تمنن تستکثر الخ	اہل طریق کے بعض اخلاق
۱۳۵۲	فما لھم عن التذکرۃ معرضین الی قوله تعالٰی صحفًا منشرۃ	اتباع کاملین سے عار اور خود واردات کے انتظار کی مذمت

سورۃ القیٰمۃ

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۳۵۳	ولا اقسم بالنفس اللوامة	نفس لوامہ وامارہ ومطمئنہ

سورۃ الدھر

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۳۵۴	انما نطعمکم لوجه الله لا نرید منکم جزاءً ولا شکورًا	اخلاص کی ترغیب

۱۳۵۵	وسقاھم ربھم شرابًا طھورا	اشربہ جنت کے حقائق

سورۃ المرسلات

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۳۵۶	انطلقوا الی ظل ذی ثلث شعب	موانع علم و عمل کا تمثل بصورت دخان
۱۳۵۷	واذا قیل لھم ارکعوا لا یرکعون	خشوع کا لزوم اور کبر کا مانع عن قبول الحق ہونا

سورۃ النباء

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۳۵۸	ان للمتیقن مفازا حدائق و اعنابًا الخ	دعویٰ استغناء عن الجنۃ پر رد

سورۃ النازعات

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۳۵۹	واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوٰی	ترک ہویٰ کی فضیلت

سورۃ عبس

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۳۶۰	عبس وتولی الأیۃ	ناواقفی کے سبب بے ادبی کرنے والے سے اعراض نہ کرنا

سورۃ التکویر

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۶۱)	واذا النفوس زوجت	تعلق کا مدار مناسبت پر ہونا

سورۃ الانفطار

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۶۲)	وان علیکم لحفظین کراما کاتبین یعلمون ما تفعلون	بعضے مراقبات

سورۃ التطفیف

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۶۳)	کلّا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون	ظلمت قلب کا اثبات

سورۃ الانشقاق

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۶۴)	لترکبن طبقا عن طبق	مراتب واحوال میں ترقی

سورۃ البروج

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۶۵)	ذالك الفوز الكبير	دعویٰ استغناء عن الجنۃ پر رد

سورۃ الطارق

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۶۶)	ان کل نفس لما علیھا حافظ فلینظر الانسان مم خلق	بعض مراقبات

سورة الاعلیٰ

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۳۶۷	قد افلح من تزکی و ذکر اسم ربہ فصلی	اعمال اہل طریق

سورة الغاشية

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۳۶۸	وجوہ یومئذ خاشعة عاملة ناصبة تصلی نارًا حامية	گمراہ صوفیوں کی محنت کا اکارت ہونا

سورة الفجر

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۳۶۹	فاما الانسان اذا ما ابتلاہ ربہ الی قولہ تعالیٰ کلّا	ترقی مال سے کسی سلسلہ کی مقبولیت پر استدلال کا ابطال

سورة البلد

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۳۷۰	فلا اقتحم العقبة	مجاہدہ کی ترغیب گوشاق ہو

سورة الشمس

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۳۷۱	فالھمھا فجورھا وتقواھا	مسئلہ استعداد

سورة الليل

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
۱۳۷۲	فسنیسرہ للیسرے	اعمال کا مدار توفیق وخذلان پر ہونا

سورۃ الضحیٰ

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۷۳)	وللاخرۃ خیر لک من الاولیٰ	قبض میں تسلی
(۱۳۷۴)	واما بنعمۃ ربک فحدث	اولیاء اللہ کے اپنے کمالات کے اظہار کی حقیقت

سورۃ الم نشرح

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۷۵)	الم نشرح لک صدرک الخ	سالک کا حال قبل وصول و بعد وصول
(۱۳۷۶)	فاذا فرغت فانصب والی ربک (وحدہ) فارغب	شیخ کا مجاہدہ

سورۃ والتین

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۷۷)	لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم	انسان کی جامعیت
(۱۳۷۸)	ثم رددنٰہ اسفل سافلین	عذر سے فوت اوراد پر تسلی

سورۃ العلق

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۷۹)	واسجد واقترب	فناء کا قرب کے لئے مدار ہونا

سورۃ القدر

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۸۰)	لیلۃ القدر خیر من الف شہر	ازمنہ فاضلہ میں اہتمام عبادت

سورۃ البینۃ

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۸۱)	وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین له الدین حنفاء	اخلاص اور اُس کے مراتب کی تکمیل
(۱۳۸۲)	رضی اللہ عنھم ورضوا عنه ذالك لمن خشی ربه	مراتب علیا کے لئے تقویٰ اور معرفت کا شرط ہونا

سورۃ الزلزال

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۸۳)	یومئذ تحدث اخبارھا	جمادات میں ادراک کا ہونا

سورۃ العادیات

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۸۴)	ان الانسان لربه لکنود	طبیعت میں موانع عن العمل کے وجود کی حکمت

سورۃ القارعۃ

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۸۵)	فاما من ثقلت موازینه	آخرت میں اعراض کا جواہر ہوجانا

سورۃ التکاثر

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۸۶)	اَلْھٰکم التکاثر	تفاخر کی مذمت

سورۃ العصر

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۸۷)	والعصر	وقت کا حق ادا کرنا

سورۃ الھمزہ

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۸۸)	الذی جمع مالا وعددہ	مال کے جمع کی مذموم قسم

سورۃ الفیل

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۸۹)	وارسل علیھم طیرا ابابیل	اسباب پر نظر نہ کرنا

سورۃ القریش

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۹۰)	لایلاف قریش ایلافھم الخ	کسی دینی نسبت سے اکرام ہونے پر حقوق

سورۃ الماعون

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۹۱)	فذالك الذی یدع الیتیم الی آخر السورۃ	بعض اخلاق ذمیمہ

سورۃ الکوثر

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۹۲)	ان شانئك ھو الابتر	اولیاء کے مخالف کی بدحالی

سورۃ الکافرون

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۹۳)	لا اعبد ما تعبدون الخ	اہل باطل سے تبری

سورۃ النصر

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۹۴)	اذا جاء نصر اللہ الی تمام السورۃ	بعد فراغ وظیفہ ارشاد کے زیادت کے قرب کے لئے فارغ ہوجانا

سورۃ لھب

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۹۵)	تبّت یدا ابی لھب	اللہ تعالیٰ کا اپنے مقبولین کیلئے انتقام لینا

سورۃ الاخلاص

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۹۶)	قل ھو اللہ احد الی اٰخر السورۃ	کمال مراتب توحید

سورۃ الفلق

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۹۷)	ومن شر النفثت فی العقد	اہل باطل کا طبعی ضرر اہل حق پر چل سکتا ہے
(۱۳۹۸)	ومن شر حاسد اذا حسد	حسد کی مذمت

سورۃ الناس

نمبر مسئلہ	آیت	عنوان مسئلہ
(۱۳۹۹)	من شر الوسواس الخناس	غفلت کا علاج ذکر ہے

خاتمہ

فہرست بالا کے مضامین کا اخیر نمبر تیرا سو ننانوے (۱۳۹۹) ہے۔ ان میں بعض مسائل مکرر بھی ہیں جو ذیل میں درج ہیں:

مسئلہ اوّل۔ فناء: نمبر ۴۶ ونمبر ۱۱۱۶/ونمبر ۱۳۔

مسئلہ دوم۔ تمثل اعمال: نمبر ۵۸ ونمبر ۴۸۰ ونمبر ۳۳۲۔

مسئلہ سوم۔ فنائے نفس: نمبر ۸۸ ونمبر ۹۲ ونمبر ۱۶۱۔

مسئلہ چہارم۔ اثبات خوارق: نمبر ۱۳۳/ونمبر ۱۱۳۲/ونمبر ۱۴۱۔

مسئلہ پنجم۔ شیطان سے خوف نہ کرنے کی دلیل: نمبر ۲۲۰ ونمبر ۱۸۴/ونمبر ۲۱۴۔

مسئلہ ششم۔ اتحاد وحلول کا بطلان: نمبر ۲۷۵ ونمبر ۵۴ ونمبر ۳۰۵۔

مسئلہ ہفتم۔ اہل اللہ کے ساتھ معاملہ کرنا ایسا ہے جیسا اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ کرنا۔ نمبر ۲۲۳ ونمبر ۱۰/ونمبر ۱۵۱/ونمبر ۳۸۳۔

مسئلہ ہشتم۔ معصیت پر عقوبت دنیویہ ہونا نمبر ۷۸ ونمبر ۳۱۲ ونمبر ۴۰۸۔

مسئلہ نہم۔ تعدیل فی الشفقۃ نمبر ۹۵۹ ونمبر ۳۲۰۔

مسئلہ دہم۔ معاند کے درپے نہ ہونا۔ نمبر ۳۲۶ ونمبر ۲۲۴۔

مسئلہ یازدہم۔ تمثل اعیان: نمبر ۷۷۴ ونمبر ۷۹۱ ونمبر ۴۵۰۔

مسئلہ دوازدہم۔ استعداد نمبر ۳۸۸ ونمبر ۱۳۷۱/ونمبر ۱۱۵۲/ونمبر ۴۴۳۔

مسئلہ سیزدہم۔ نعم دنیویہ کی تحقیر زہد نہیں ہے۔ نمبر ۳۹۱ ونمبر ۳۹۳۔

مسئلہ چہاردہم۔ دنیا میں طاعت کے برکات: نمبر ۳۹۸ ونمبر ۴۵۸ ونمبر ۷۶۴ ونمبر ۶۴۵

مسئلہ پانزدہم۔ شیوخ سے غلطی کا امکان: نمبر ۴۵۶ ونمبر ۴۱۸۔

مسئلہ شانزدہم۔ اثبات امراض قلب: نمبر ۱۱/ونمبر ۵۲۳۔
مسئلہ ہفدہم۔ ذات وصفات میں رائے سے کلام نہ کرنا: نمبر ۵۱۹ونمبر ۵۲۹ونمبر ۶۵۱
مسئلہ ہشدہم۔ ہدایت شیخ کے قبضہ میں نہیں: نمبر ۵۵۰ونمبر ۱۰۲۳۔
مسئلہ نوزدہم۔ اسباب کا استعمال توکل کے منافی نہیں: نمبر ۵۵۲ونمبر ۵۹۰ونمبر ۷۳۵ونمبر ۷۴۶ونمبر ۷۷۶۔
مسئلہ بستم۔ مظہریت: نمبر ۶۴۹ونمبر ۷۵۲ونمبر ۸۰۵۔
مسئلہ بست ویکم۔ طریق میں اپنے اُوپر اعتماد نہ کرنا نمبر ۶۸۲ونمبر ۶۸۴۔
مسئلہ بست ودوم۔ تمنائے موت: نمبر ۷۷۵ونمبر ۱۱۱۷۔
مسئلہ بست وسوم۔ حفظ مراتب: نمبر ۸۱۴ونمبر ۸۰۹۔
مسئلہ بست وچہارم۔ ماشمت الممکنات رائحۃ الوجود کا مؤول ہونا: نمبر ۱۹۱/ونمبر ۸۳۱
مسئلہ بست وپنجم: مدار کار استعداد لاہونا۔ نمبر ۸۴۲و ۱۰۸۹
مسئلہ بست وششم: اولیاء کیلئے انتقام لیا جانا۔ نمبر ۸۵۰و۸۷۵
مسئلہ بست وہفتم: خوارق کو معیار کمال سمجھنے کا رد۔ نمبر ۱۳۲و۹۳۶
مسئلہ بست وہشتم: اتباع ہوا کی مذمت۔ نمبر ۹۴۵ونمبر ۱۱۷۱ونمبر ۱۲۳۹ونمبر ۱۰۸۳
مسئلہ بست ونہم۔ اُمور طبعیہ اور کمال میں منافات نہیں: نمبر ۹۶۵ونمبر ۱۱۵۷/ونمبر ۱۰۶۶
مسئلہ سی ام۔ کلام میں ادب کی رعایت: نمبر ۹۷۷ونمبر ۹۷۸۔
مسئلہ سی ویکم۔ کاملین سے احکام کا ساقط نہ ہونا: نمبر ۱۶۴ونمبر ۹۹۵ونمبر ۱۰۲۷۔
مسئلہ سی ودوم۔ حسنات الابرار سیئات المقربین: نمبر ۱۲۰۵/ونمبر ۱۰۳۷۔
مسئلہ سی وسوم۔ سیاحت کی اصل اور اُس کے منافع: نمبر ۱۰۶۱/ونمبر ۱۰۷۷۔
مسئلہ سی وچہارم۔ زہد: نمبر ۱۲۳۱/ونمبر ۱۲۸۴۔
مسئلہ سی وپنجم۔ دعویٰ استغناء عن الجنۃ پر رد: نمبر ۱۳۵۸/ونمبر ۱۳۶۵۔
مسئلہ سی وششم۔ تعدیل طبعیات بعقلیات: نمبر ۷۹۹ونمبر ۸۰۱۔

مسئلہ سی و ہفتم۔ ادب شیخ: نمبر ۴۰،۷ و نمبر ۷۳ و نمبر ۹۳۳۔

مسئلہ سی و ہشتم۔ امتناع معرفتہ بالکنہ: نمبر ۹۶۹ و نمبر ۸۱۲۔

مسئلہ سی و نہم۔ اثبات حواس قلب: نمبر ۶۱ و نمبر ۸۷۸۔

ان مسائل مکرر کے عدد تکرار کو حسب تفصیل ذیل اگر حذف کر دیا جاوے کہ مسئلہ اوّل میں سے دو (۲) اور مسئلہ دوم میں سے دو (۲) اور مسئلہ سوم میں سے دو (۲) اور مسئلہ چہارم میں سے چار (۴) اور مسئلہ پنجم میں سے (۲) اور مسئلہ ششم میں سے ایک اور مسئلہ ہفتم میں سے تین اور مسئلہ ہشتم میں سے دو (۲) اور مسئلہ نہم میں سے ایک اور مسئلہ دہم میں سے ایک اور مسئلہ یازدہم میں سے دو (۲) اور مسئلہ دوازدہم میں سے تین اور مسئلہ سیزدہم میں سے ایک اور مسئلہ چہاردہم میں سے تین اور مسئلہ پانزدہم میں سے ایک اور مسئلہ شانزدہم میں سے ایک اور مسئلہ ہفدہم میں سے دو (۲) اور مسئلہ ہشدہم میں سے ایک اور مسئلہ نوزدہم میں سے چار (۴) اور مسئلہ بستم میں سے دو (۲) اور مسئلہ بست و یکم میں سے ایک اور مسئلہ بست و دوم میں سے ایک اور مسئلہ بست و سوم میں سے ایک اور مسئلہ بست و چہارم میں سے ایک اور مسئلہ بست و پنجم میں سے ایک اور مسئلہ بست و ششم میں سے ایک اور مسئلہ بست و ہفتم میں سے دو اور مسئلہ بست و ہشتم میں سے تین اور مسئلہ بست و نہم میں سے دو اور مسئلہ سی ام میں سے ایک اور مسئلہ سی و یکم میں سے دو اور مسئلہ سی و دوم میں سے ایک اور مسئلہ سی و سوم میں سے ایک اور مسئلہ سی و چہارم میں سے ایک اور مسئلہ سی و پنجم میں سے ایک اور مسئلہ سی و ششم میں سے ایک اور مسئلہ سی و ہفتم میں سے دو اور مسئلہ سی و ہشتم میں سے ایک اور مسئلہ سی و نہم میں سے ایک۔ جن کی میزان پینسٹھ (۶۵) ہوتی ہے تو اس حذف کے بعد مضامین کا عدد تیرہ سو چونتیس (۱۳۳۴)۔ پس علم تصوف کے اتنے مسائل کا مدلول قرآنی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ کیا اب بھی کسی ایسے علم کے شرف اور ضرورت میں شبہ رہ سکتا ہے۔

رزقنا اللہ تعالٰی سلامۃ الفہم ونجانا من ظلمات الوہم

الحمد للہ عنوانات التصوف کا حصہ اوّل ختم ہوا۔

☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عنوانات التصوف حصہ دوم

از حقیقۃ الطریقہ جزو التکشف

حدیث اوّل

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱)	وانہ لجبرئیل علیہ السّلام نزل الخ	تمثّل

حدیث دوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲)	المهاجر من هجر الخ	مقصودیت معنیٰ

حدیث سوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳)	قالوا یا رسول اللہ ان احدنا لیجد فی نفسہ الخ	عدم التفات الی الخطرات

حدیث چہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴)	قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسعۃ الخ	بیعت طریقت واصلاح اعمال

(۵)	تعلیم خفی للمصلحۃ	
(۶)		مبالغہ دراتمثال اَمرِ شیخ

حدیث پنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۷)	عن عائشۃ قالت ما مس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید امراۃ الخ	بیعت زنان بقول

حدیث ششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۸)	عن ابی ھُریرۃ رضی اللہ عنہ انہ دخل السوق فقال اراکم الخ	تکلم برموز غیر مفہومہ

حدیث ہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۹)	عن اُبی بن کعب، قال کان رجل من الانصار بیتہ اقصے بیت الخ	ادائے مقصود برموز

حدیث ہشتم:

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۰)	لقینی ابوبکر فقال کیف انت الخ	خودرا کافر گفتنی
(۱۱)		مشاہدہ
(۱۲)		برکت صحبت شیخ
(۱۳)		کشف ملکوت
(۱۴)		تلوین وعدم دوام غلبہ

حدیث نہم:

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۵)	دخل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم المسجد فاذا حبل ممدود الخ	توسط فی المجاہدہ

حدیث دہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۶)	خط رسول الله صلی الله علیه وسلم خطًا وقال هذه الانسان الخ	دریا و آفتاب وغیرہ گفتن ذات وصفات حق را

حدیث یازدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۷)	قال اخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم	موتوا قبل ان تموتوا
(۱۸)	بمنکبی وقال کن فی الدنیا الخ	مراقبہ

حدیث دوازدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۹)	قال کنا نسمی فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم	تبدیل اسم مناسب حال درویش

حدیث سیزدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۰)	قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی احدکم الخ	شغل جمع خاطر

حدیث چہاردہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۱)	ان اللہ اذا احب عبدًا	مقبول وغیر مقبول

حدیث پانزدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۲)	بقول قال اللہ تعالیٰ وجبت محبتی للمتحابین الخ	صوفیاء محققین

حدیث شانزدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۳)	ما اودان لی متجرًا الخ	مبالغہ در ترک تعلقات
(۲۴)		خلوت در انجمن

حدیث ہفدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۵)	اعطہ اوقیۃ ذہب	امساک تبرکات

حدیث ہشدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۶)	انا وامرۃ الخ	ترک نکاح بمصلحتے

حدیث نوزدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۷)	ما تقول فی ھذہ العطاء	قبول ہدیہ از اہل اموال

حدیث بستم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۸)	قال مربی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	مبالغہ در تقلیل متاع

حدیث بست ویکم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۹)	لا یشبع منه العلماء الخ	علم وہبی

حدیث بست ودوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۰)	قال ما اجتمع قوم الخ	ذکر حلقہ
(۳۱)		بناء خانقاہ
(۳۲)		نسبت باطنی

حدیث بست وسوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۳)	یقول اللہ تعالیٰ من شغله القران الخ	ترک تطوعات در شغل ذکر

حدیث بست وچہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۴)	الماهر بالقرآن الخ	عدم اہتمام لذت در ذکر

حدیث بست وپنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۵)	قال بینما هو یقرأ الخ	امکان انکشاف ملائکہ غیر نبی را

(۳۶)		امکان عدم ادراک کند کشف خود

حدیث بست و ششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۷)	یا ابا المنذر اتدری الخ	علم وہبی

حدیث بست و ہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۸)	قال وکلنی الخ	تمثل
(۳۹)		کرامت
(۴۰)		عدم ادراک کرامت خود

حدیث بست و ہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۱)	انه کان له سهوة الخ	عمل و عزیمت

حدیث بست و نہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۲)	فینا نزلت اذهمت الخ	لذت بعتاب محبوب

حدیث سی ام

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۳)	مرضت فاتانی الخ	انتفاع تبرکات

حدیث سی و یکم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۴)	اذا نزل الیه الخ	غیبت و محو

حدیث سی و دوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۵)	یحرس لیلا حتی نزل الخ	ترک اسباب مظنونہ

حدیث سی و سوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۶)	ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ	منع غلو در ترک لذات

حدیث سی و چہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۷)	لما توفی عبد اللہ ابن ابی الخ	سکر بہ سبب وارد قوی

حدیث سی و پنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۸)	فی تخلفہ عن تبوك الخ	مہاجرت مرید برائے زجر
(۴۹)		عطائے پارچہ در طرب آرندہ
(۵۰)		قبض و بسط

حدیث سی و ششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۱)	لما اغرق فرعون الخ	سکر

حدیث سی و ہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۲)	قد شبت الخ	ہیبت

(۵۳)		مراقبہ

حدیث سی و ہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۴)	قال اتقوا فراسة المؤمن	فراست
(۵۵)		خوف وتواضع

حدیث سی و نہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۶)	عن عائشة انها قالت قلت الخ	علامت اولیاء

حدیث چہلم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۷)	فی قصة هلال بن امية	کرامت
(۵۸)		ترجیح شریعت بر حقیقت

حدیث چہل و یکم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۹)	فی حدیث الافك حين نزل برائتها	قبض وادلال

حدیث چہل و دوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۶۰)	عن ابی هُريرة فی قوله تعالٰی انك لا تهدی الخ	نفی تصرف مستقل عن الشیخ

حدیث چہل وسوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۶۱)	عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالیٰ ما جعل اللہ لرجل الخ	عدم اخلال خطرہ درکمال صلوٰۃ

حدیث چہل وچہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۶۲)	اذا قضی اللہ تعالیٰ الامر الخ	ظہور قدیم درصورت حادث

حدیث چہل پنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۶۳)	اذا تکلم اللہ تعالیٰ الخ	غیبت ومحو

حدیث چہل وششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۶۴)	قال نزل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم	عدم تضجر از قبض

حدیث چہل وہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۶۵)	عن ابن عباس فی قولہ	قول القلب ارض اللہ الواسعة
(۶۶)	تعالیٰ اعلموا الخ	تفسیر خلاف ظاہر

حدیث چہل وہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۶۷)	عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ فی قولہ تعالیٰ	اخفاء عمل

(۶۸)	ویؤثرون الخ	ایثار

حدیث چہل ونہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۶۹)	عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالٰی ولا سواعًا الخ	تحریم صور مشائخ

حدیث پنجاہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۷۰)	ان العبد الخ	نور وظلمت قلب

حدیث پنجاہ ویکم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۷۱)	عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالٰی لترکبن الخ	عدم انتہائے ترقی عارف

حدیث پنجاہ ودوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۷۲)	وکانت صحف ابراھیم الخ	مراقبہ

حدیث پنجاہ وسوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۷۳)	ان رجالاً الخ	موجب اطمینان شدن توافق کشوف

حدیث پنجاہ وچہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۷۴)	الشیطان جاثم الخ	انقطاع وسوسہ بذکر

حدیث پنجاہ و پنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۷۵)	قال اعتکف الخ	مشروطیت مشروعیت جہر بالذکر بعدم تاذی جیران

حدیث پنجاہ و ششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۷۶)	قام رجل الخ	توسط ناقص در افاضہ برائے کامل

حدیث پنجاہ و ہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۷۷)	اقراء علی القران الخ	وجد

حدیث پنجاہ و ہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۷۸)	ما کان احد الخ	وجد کاملین

حدیث پنجاہ و نہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۷۹)	اذا قام الخ	منع عن الغلو فی الریاضة

حدیث شصتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۸۰)	من نام عن حزبه الخ	قضائے حزب

حدیث شصت ویکم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۸۱)	اللہ افرح الخ	شطح

حدیث شصت ودوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۸۲)	رایت امرأۃ الخ	تحقیق عالم مثال

حدیث شصت سوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
	لما قدم الھاجرون الخ	

حدیث شصت وچہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۸۳)	لا یتمنین الخ	تمنی موت

حدیث شصت وپنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۸۴)	من صنع الیہ الخ	دعا للمہدی

حدیث شصت وششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۸۵)	ای الناس الخ	عزلت
(۸۶)		کرامت

حدیث شصت و ہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۸۷)	ان رجلا من الاعراب الخ	تبرک فی الکفن

حدیث شصت و ہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۸۸)	یعنی قام یوم بدر الخ	بیعت غائبانہ

حدیث شصت و نہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۸۹)	کان علی ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ	عدم کفایت صحبت شیخ

حدیث ہفتادم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۹۰)	من ترك المراء الخ	ترک مباحثہ

حدیث ہفتاد و یکم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۹۱)	ما من مسلم الخ	تکلم جمادات

حدیث ہفتاد و دوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۹۲)	انہ سمع اسلم الخ	مبالغہ در تورع

حدیث ہفتاد و سوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۹۳)	انه اهدی الخ	معذرت در رد ہدیہ

حدیث ہفتاد و چہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۹۴)	یهل ملبیًا الخ	جواز زیادة فی الاذکار

حدیث ہفتاد و پنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۹۵)	لواستقبلت الخ	عدم اختیاریۃ وعدم دوام کشف

حدیث ہفتاد و ششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۹۶)	لما قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم الخ	عدم تعظیم تصویر بزرگان

حدیث ہفتاد و ہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۹۷)	ما قال لك رسول الله صلی الله علیه وسلم الخ	خلو حجرہ عن المتاع

حدیث ہفتاد و ہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۹۸)	کانت قریش الخ	بطلان رسوم مخترعہ مجاورین

حدیث ہفتاد و نہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۹۹)	اتی الجمرة الخ	عطائے تبرک مریدرا

حدیث ہشتادم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۰۰)	اتی عمر بمجنونة الخ	عفو از اهل سکر

حدیث ہشتاد و یکم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۰۱)	ان رجلاً کان یتهم الخ	ترجیح باطن اَمر شیخ بر ظاہر اَمر شیخ

حدیث ہشتاد و دوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۰۲)	رفع القلم الخ	عفو از مغلوب الحال

حدیث ہشتاد و سوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۰۳)	سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن البر الخ	اعتبار حکم قلب مسلم

حدیث ہشتاد و چہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۰۴)	یا اباذر انی اراك ضعیفا الخ	دخل ندادن در معاملات

حدیث ہشتاد و پنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۰۵)	اتت امرأة الخ	استخلاف سجادہ نشین

حدیث ہشتاد و ششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۰۶)	قالت وکان لعلی الخ	تعظیم منتسبین مشائخ

حدیث ہشتاد و ہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۰۷)	من خطبة عمر قال فیہا الخ	الہام
(۱۰۸)		عدم استخلاف نا اہل

حدیث ہشتاد و ہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۰۹)	ان اللہ تعالیٰ یحفظ الخ	مبہم گزاردن خلافت

حدیث ہشتاد و نہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۱۰)	انطلق الخ	تبرک بموضع متبرک در دفن
(۱۱۱)		ایثار در فضائل

حدیث نودم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۱۲)	لا تستروا الجدر	کراہت غلاف قبور

حدیث نود و یکم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۱۳)	کنا فی سفر الخ	عدم اعتقاد تقرب در جہر بذکر
(۱۱۴)		قرب ومعیت

حدیث نود و دوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۱۵)	اللھم اغسلنی الخ	تمثیل صفات بآب و دریا

حدیث نود و سوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۱۶)	فلما امروا الخ	ادب شیخ بذکر تلقین منافی پیش او

حدیث نود و چہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۱۷)	اذا اخذ مضجعہ الخ	جھاڑ پھونک

حدیث نود و پنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۱۸)	اللھم ازولنا الارض الخ	امکان طی ارض

حدیث نود و ششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۱۹)	صنع ابو الھیثم الخ طعاما	دعا بعد اکل للداعی

حدیث نود و ہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۲۰)	اذا رای الھلال الخ	عدم الالتفات الی الانوار

حدیث نود و ہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۲۱)	کانت میمونة تدان الخ	جرأت در دین سے برائے اضیاف و مساکین

حدیث نود و نہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۲۲)	فیقول ملك منھم الخ	ادخال عوام در سلسلہ برائے برکت

حدیث صدم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۲۳)	اول من یدعی به الخ	وجد

حدیث صد و یکم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۲۴)	ما ھو الا ان رایت الخ	الہام

حدیث صد و دوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۲۵)	لیست الزھادة الخ	زہد و توکل

حدیث صد و سوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۲۶)	لا یبلغ العبد	دفع اعتراض بر ترک لذات مباحہ

حدیث صد و چہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۲۷)	انہ کان الخ	ترک تمائم غیر مشروعہ
(۱۲۸)	قالت دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم	تبرک بمستعملات المشائخ
(۱۲۹)		جواز استعمال تبرکات مشائخ

حدیث صد و ششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۳۰)	دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ	دفع اعتراض بر توسع فی اللذات

حدیث صد و ہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۳۱)	اثبت لیلۃ اسری بی الخ	ثبوت عالم مثال

حدیث صد و ہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۳۲)	یقول بین الرجل الخ	تسمیہ بعض معاصی

حدیث صدونہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۳۳)	قام حتی اصبح الخ	جواب اعتراض جہد فی العمل

حدیث صدودہم و حدیث صدویازدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۳۴)	اشار باصبعہ الخ لا یجاوز الخ	ربط النظر لاجتماع الخواطر

حدیث صدودوازدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۳۵)	الصلوۃ مثنیٰ مثنیٰ الخ	ضرورۃ خشوع

حدیث صدوسیزدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۳۶)	فنظر الی اعلامہا الخ	قطع اسباب تفرق خاطر
(۱۳۷)		سنوح وساوس کاملین را
(۱۳۸)		اظہار حال خود

حدیث صدوچہاردہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۳۹)	لعن اللہ الیہود الخ	حرمت سجدۂ قبور

حدیث صدوپانزدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۴۰)	قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ	تنبیہ اکابر بر عدم الامن من الشیطان

حدیث صد و شانزدہم و حدیث صد و ہفدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۴۱)	من سمع المنادی الخ وسئل عن رجل الخ	اہتمام جماعت

حدیث صد و ہشدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۴۲)	ان السیول تحول الخ	تعیین مکان حزب
(۱۴۳)		تبرک بمواضع مبارکہ

حدیث صد و نوزدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۴۴)	انی لا ادخل الخ	عدم لزوم استغراق در صلوٰۃ برائے کامل

حدیث صد و بستم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۴۵)	اقیموا الصفوف الخ	ادب تراص فی الحلقہ

حدیث صد و بست و یکم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۴۶)	صلوا قبل المغرب الخ	ترک رسوم ملتزمہ عامہ

حدیث صد و بست و دوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۴۷)	قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی تورمت الخ	مثل حدیث ترک رسوم ملتزمہ عامہ جواب اعتراض بر جہد فی العمل

حدیث صد و بست سوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۴۸)	کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدع الخ	اراحۃ نفس

حدیث صد و بست چہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۴۹)	ان الشیطان قد حال الخ	علاج وسوسہ

حدیث صد و بست و پنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۵۰)	سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المباشرۃ الخ	اختلاف تعلیم حسب استعداد

حدیث صد و بست و ششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۵۱)	لا تختصوا الخ	منع از تخصیص مطلق بطور قربت

حدیث صد و بست ہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۵۲)	ان اللہ لا ینظر الی صورکم الخ	ثبوت اعتبار باطن

حدیث صد و بست و ہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۵۳)	بعثنی رسول اللہ الخ	حفظ اسرار

حدیث صد و بست ونہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۵۴)	ان من عباد اللہ لاناسا الخ	اولیاء اللہ

حدیث صد وسی ام

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۵۵)	الرجل یحب القوم الخ	محبین اولیاء اللہ

حدیث صد وسی ویکم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۵۶)	الارواح الخ	اشتراط تناسب

حدیث صد وسی ودوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۵۷)	لما خلق اللہ آدم الخ	مظہریت انسان للحق

حدیث صد وسی وسوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۵۸)	انہ نظر یومًا الخ	از ہزاران کعبہ یکدل بہتر ست،

حدیث صد وسی وچہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۵۹)	المرء علی دین خلیلہ الخ	احتیاط در اتخاذ شیخ

حدیث صد وسی وپنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۶۰)	الا لا یخلون الخ	احتجاب مریدہ از شیخ

حدیث صد وسی و ششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۶۱)	قام فینا الخ	امتناع رویت در دنیا

حدیث صد وسی و ہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۶۲)	قال یوم حذر الناس الخ	امتناع رویت در دنیا

حدیث صد وسی ہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۶۳)	ان اعرابیا دخل المسجد الخ	رفق اقوال وافعال جاہلان

حدیث صد وسی ونہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۶۴)	بعد ذکر فضل بعض الاعمال الخ	جہاد باشیطان

حدیث صد وچہلم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۶۵)	فلما خرج الرجلان الخ	لذت درحالت قراءت

حدیث صد وچہل ویکم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۶۶)	من ترک موضع شعرۃ الخ	حلق موئے سر

حدیث صد وچہل و دوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۶۷)	فقال قد اسلمت الخ	حلق الشعر وقت البیعۃ

حدیث صد و چہل و سوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۶۸)	وکان عند عمر صحاف الخ	خدمت اہل الشیخ بعدہ

حدیث صد و چہل و چہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۶۹)	ایاکم واللحم الخ	ترک اللحم

حدیث صد و چہل و پنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۷۰)	قال ادرکنی عمر الخ	تقلیل لذات

حدیث صد و چہل و ششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۷۱)	قال کنا فی مسیر لنا الخ	نذرانہ تعویذ

حدیث صد و چہل و ہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۷۲)	لاعدوی الخ	تفاول از قرآن یا کتب بزرگان

حدیث صد و چہل و ہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۷۳)	نعم الرجل الفقیہ الخ	عدم تصدی یعنی در پے کسی نہ شدن

حدیث صد و چہل و نہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۷۴)	ان العلماء ورثۃ الانبیاء	توارث نسبت

حدیث صد و پنجاہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۷۵)	حدثوا الناس الخ	کف لسان عن الدقائق عند العوام

حدیث صد و پنجاہ و یکم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۷۶)	ما انت بمحدث الخ	کف لسان عن الدقائق عند العوام

حدیث صد و پنجاہ و دوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۷۷)	کنت اکتب کل شئ الخ	کتاب ملفوظات

حدیث صد و پنجاہ و سوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۷۸)	قال خطب رسول صلی اللہ علیہ وسلم	کتاب ارشاد زبانی یا شجرہ وسند برائے مرید

حدیث صد و پنجاہ و چہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۷۹)	لولا انکم تذنبون الخ	ضرورت تکوینیہ قبائح در عالم

(١٨٠)		اقتضاء اسماء الٰہیہ ظہور را
(١٨١)		حکمت بعض انواع قبض

حدیث صد و پنجاہ و پنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(١٨٢)	قال لما كان يوم بدرٍ الخ	ادلال

حدیث صد و پنجاہ و ششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(١٨٣)	ياسعد بن معاذ الجنة الخ	کشف عالم غیب

حدیث صد و پنجاہ و ہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(١٨٤)	رايت على يمين رسول الله صلى الله عليه وسلم الخ	کشف ملائکہ
(١٨٥)		تمثل

حدیث صد و پنجاہ و ہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(١٨٦)	ما رايت اسيرًا قط الخ	کرامت

حدیث صد و پنجاہ و نہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(١٨٧)	بعث رسول الله صلى الله	اشتیاق موت
(١٨٨)	عليه وسلم قومًا الخ	وضو بخون

حدیث صدوشصتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۸۹)	خراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الخندق الخ	سماع برائے تنشیط روح

حدیث صدوشصت ویکم

لمارجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ و

حدیث صدوشصت ودوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۹۰)	ان سعد بن معاذ رمی الخ	کشف وکرامت
(۱۹۱)		حب حیات وحب موت

حدیث صدوشصت وسوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۹۲)	ثم ان عروۃ بن مسعود	مبالغہ درمحبت واحترام شیخ
(۱۹۳)	جعل یرمق الخ	فنافی الشیخ

حدیث صدوشصت وچہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۹۴)	قال قدمنا الحدیبیۃ الخ	تجدید بیعت مرید قدیم للتاکید

حدیث صدوشصت پنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۹۵)	وقال عمر دعنی یارسول اللہ اضرب الخ بطلان	عقیدہ اباحت

حدیث صد و شصت و ششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۹۶)	قالت سالت جابرًا عن شان الخ	تسامح فی الضروریات احیانًا

حدیث صد و شصت و ہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۹۷)	قال کیف تقراء انت الخ	عبادت شدن عادات عارفین

حدیث صد و شصت و ہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۹۸)	الالا تریحنی الخ	ایصال اثر بتصرف

حدیث صد و شصت و نہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۱۹۹)	لا یبلغنی احد عن احد الخ	عدم زوال اُمور طبعیہ از کامل

حدیث صد و ہفتادم

قال دخلت علی قرظة بن کعب الخ و

حدیث صد و ہفتاد و یکم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۰۰)	قال بلغنی ان اللہ تعالیٰ الخ	سماع چشتیہ و مثلھم و ترک سماع نقشبندیہ و نحوہم

حدیث صد و ہفتاد و دوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۰۱)	ما ینبغی لعبد الخ	عدم تفضیل شیخ بعنوان موہم تحقیر دیگرے

حدیث صدو ہفتاد و سوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۰۲)	ائتونی بالسکین اشقہ الخ	امتحان حقیقت ارادۂ طالب بعنوان موحش

حدیث صدو ہفتاد و چہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۰۳)	بینما ایوب یغتسل الخ	عدم اباء عن التنعم بلا اہتمام

حدیث صدو ہفتاد و پنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۰۴)	لا تخیروا الخ	عدم تفضیل شیخ بعنوان موہم تحقیر دیگرے

حدیث صدو ہفتاد و ششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۰۵)	صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العشاء الخ	تصرف

حدیث صدو ہفتاد و ہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۰۶)	قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ	امکان حب مفرط و اشتراط او در بعض کمالات

حدیث صد و ہفتاد و ہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۰۷)	لا تسبوا اصحابی الخ	تضاعف اجر عمل عارف بر غیر عارف

حدیث صد و ہفتاد و نہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۰۸)	واصحابی امنۃ الخ	سرایت برکات اہل اللہ الی غیرہم

حدیث صد و ہشادم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۰۹)	یابلال بم سبقتنی الی الجنۃ الخ	رفع غلط در بعضے کشف

حدیث صد و ہشاد و یکم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۱۰)	قال کان اسید بن حضیر و عباد بن بشر الخ	کرامت

حدیث صد و ہشاد و دوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۱۱)	دخل ابوبکر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ	بشارت مر مریدرا
(۲۱۲)		عطائے لقب مریدرا

حدیث صد و ہشتاد و سوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۱۳	وما عرضت الاسلام الخ	حقیقت صدیقیت

حدیث صد و ہشتاد و چہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۱۴	قال کنت جالسا الخ	زیادت احترام خلیفۂ شیخ

حدیث صد و ہشتاد و پنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۱۵	ان اللہ تعالیٰ جعل الحق الخ	الہام وفراست صادقہ

حدیث صد و ہشتاد و ششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۱۶	اما تغیبہ عن بیعۃ الرضوان الخ	بیعت غائبانہ مشائخ
(۲۱۷		ید شیخ فوق ید مرید بودن وقت بیعت

حدیث صد و ہشتاد و ہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۱۸	حین جهز جیش العسرۃ الخ	عدم تضرر کامل بترک مجاہدہ

حدیث صد و ہشتاد و ہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۱۹	دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا الخ	توحید افعالی

حدیث صدو ہشتادونہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۲۰)	ان امر کن مما یھمنی الخ	منافی کمال نہ بودن ہم عیال بشرط اعتدال و جمال
(۲۲۱)		تمہ بودن خدمت اہل شیخ مر حقوق شیخ را

حدیث صدونودم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۲۲)	قالت دخلت علی ام سلمۃ وھی تبکی الخ	منام صادق
(۲۲۳)		حضور روح در مقامے

حدیث صدونودویکم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۲۴)	قال سالت حذیفۃ عن رجل قریب السمت الخ	تشبہ بالشیخ

حدیث صدونودودوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۲۵)	ولقد لبثت ثلثین الخ	امکان مکث بلا غذا

حدیث صدونودوسوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۲۶)	اھتز العرش الخ	کرامت

حدیث صد و نود و چہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۲۷)	لما حملت خبازة سعد بن معاذ الخ	کرامت

حدیث صد و نود و پنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۲۸)	لو رایتنی البارحة الخ	ریا نبودن تحسین عمل برائے تطییب قلوب صلحاء

حدیث صد و نود و ششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۲۹)	کم من اشعث اغبر ذی طمرین الخ	مقبولیت اولیاء اللہ

حدیث صد و نود و ہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۳۰)	قلت یا رسول اللہ اسمع منك الخ	تصرف فی القلب

حدیث صد و نود و ہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۳۱)	دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بنی معاویہ الخ	امکان عدم اجابت دعائے کاملین

حدیث صد و نود و نہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۳۲)	لا تبغضنی فتفارق دینك الخ	اکرام اہل وطن شیخ

حدیث دوصدم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۳۳	سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علیکم الخ	انتفاع کامل از مادون خود

حدیث دوصد و یکم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۳۴	والزل فی ابی طالب الخ	متصرف مختار نبودن کاملین

حدیث دوصد و دوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۳۵	ان احد جبل یحبنا و نحبہ الخ	شعور جمادات

حدیث دوصد و سوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۳۶	قال اللہ تعالیٰ من عادلی الخ	مرتبہ صوفیاء
(۲۳۷		قرب فرائض وقرب نوافل
(۲۳۸		محفوظیت اولیاء

حدیث دوصد و چہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۳۹	اتانی اللیلۃ ات الخ	تجلی (☆) حق در خلق بلا حلول و معنی اتحاد

{☆ یہ دو مسئلے ہیں، سرسری نظر سے ایک لکھا گیا۔ ان میں سے اتحاد کا تو مکرر ہے اور تجلی کا غیر مکرر یہاں نمبر بدلنے میں اخیر تک بدلنا پڑتا اس لئے مسئلہ تجلی کو فہرست ہذا کے بالکل اخیر میں تحت عنوان بقیہ حقیقت الطریقت لکھ دیا گیا۔ ۱۲}

حدیث دوصد و پنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۴۰)	يقول الله عزوجل يوم القيمة الخ	اتحاد بالمعنى المذكور

حدیث دوصد و ششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۴۱)	فی حديث سبعة يظلهم الله قال الخ	مرتبہ اخوان الطريقة

حدیث دوصد و ہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۴۲)	قال رايت قدح رسول الله	حفاظت تبرکات وعدم تغییر آن

حدیث دوصد و ہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۴۳)	يوشك ان يكون خير مال المسلم الخ	عزلت بمصلحت
(۲۴۴)		عدم تنافی بین الکمال و اسباب المعاش

حدیث دوصد و نہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۴۵)	كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعطنى العطاء الخ	آداب قبول ہدیہ

حدیث دوصد و دہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۴۶)	یاتی الدجال الحدیث الخ	عدم اغترار بالخوارق

حدیث دوصد و یازدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۴۷)	له ماذا ترى الخ	امکان کشف و اطلاع خواطر اہل باطل

حدیث دوصد و دوازدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۴۸)	هل سمعتم بمدينة الخ	صحت صدور کرامات

حدیث دوصد و سیزدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۴۹)	اذا فعلت امتى خمس عشرة خصلة الخ	حرمت سماع ورقص متعارف

حدیث دوصد و چہاردہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۵۰)	الا وان فى جسد مضغة الخ	اصل طریق تصوف

حدیث دوصد و پانزدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۵۱)	نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب الخ	حرمت نذرانہ از مال کسبی و اُجرت فال وغیرہ

حدیث دوصد وشانزدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۵۲)	انہ بلغہ ان ابن مسعود قال لا یزال العبد یکذب الخ	اثبات ظلمت قلب

حدیث دوصد وہفتدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۵۳)	المتشبع بما لم یعط الخ	مذمت تصنع بتشبہ غیر کامل بہ کامل

حدیث دوصد وہشدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۵۴)	من ترك اللباس تواضعًا الخ	ترک زینت بقصد

حدیث دوصد ونوزدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۵۵)	لما اخرجت الحروریۃ الخ	عدم اہتمام ترک زینت

حدیث دوصد وبستم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۵۶)	رایت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبین الخ	تمام پارچہ رنگین پوشیدن

حدیث دوصد وبست ویکم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۵۷)	دخلت علی عائشۃ رضی اللہ عنہا فاخرجت الخ	لبس صوف

حدیث دوصد و بست و دوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۵۸)	کان علی موسی علیہ السلام یوم الخ	مثل سابق لبس صوف

حدیث دوصد و بست و سوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۵۹)	ان علی ابن ابی طالب دخل فاطمۃ الحدیث الخ	قبول ہدیہ بار عایتے از کافر

حدیث دوصد و بست و چہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۶۰)	فنظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی شھہ الخ	ترک بعض مباحات برائے احتیاط

حدیث دوصد و بست و پنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۶۱)	رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یتبع الخ	کل ماشغلک عن الحق و طاغوتک

حدیث دوصد و بست و ششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۶۲)	قال اللہ تعالی یوذینی ابن آدم الخ	ہمہ اوست

حدیث دوصدوبست وہفتم

عنوان مسئلہ	حدیث	نمبر مسئلہ
ابطال دعوی سینہ بسینہ شدن علم تصوف	اتی رجل علی بن ابی خطاب الخ	(۲۶۳)
ذم نظر الی غیر اللہ		(۲۶۴)
ذم مشیحت نااہل را		(۲۶۵)

حدیث دوصدوبست وہشتم

عنوان مسئلہ	حدیث	نمبر مسئلہ
ترک اشغال دنیا	یقول اللہ تعالی یا ابن ادم تفرع العبادتی الخ	(۲۶۶)

حدیث دوصدوبست ونہم

عنوان مسئلہ	حدیث	نمبر مسئلہ
حقیقت نسبت باطنی	وما اقبل عبد علی اللہ بقلبہ الخ	(۲۶۷)
مدح اہل باطن		(۲۶۸)

حدیث دوصدوسی ام

عنوان مسئلہ	حدیث	نمبر مسئلہ
ضرورت فکر ومعرفت	لاخیر فی قراءۃ الخ	(۲۶۹)

حدیث دوصدوسی ویکم

عنوان مسئلہ	حدیث	نمبر مسئلہ
قلت کلام وانکسار	قال لا تکثروا الکلام الخ	(۲۷۰)

حدیث دوصدوسی ودوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(٢٧١)	صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومًا الخ	اثبات عالم مثال

حدیث دوصدوسی وسوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(٢٧٢)	کان یصلی فی حائط لہ الخ	مراقبہ قلب
(٢٧٣)		غیرت
(٢٧٤)		اخراج شیٔ شاغل عن الحق از ملک

حدیث دوصدوسی وچہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(٢٧٥)	لا تطرونی الخ	ترک مبالغہ در ثنائے شیخ

حدیث دوصدوسی وپنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(٢٧٦)	من کان مارحًا اخاہ الخ	ترک جزم بولایت کسے

حدیث دوصدوسی وششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(٢٧٧)	ان رجلا من الانصار	عدم تنافی مزاح وکلام
(٢٧٨)	وکان فیہ مزاح الخ	تقبیل بدن شیخ

حدیث دوصد وسی وہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۷۹)	لما ارادوا غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کلام ہاتف
(۲۸۰)		عمل پر اشارہ ہاتف بشرط عدم مخالفت شرع

حدیث دوصد وسی وہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۸۱)	ما ھذا المعروف الذی لا ینبغی لنا الخ	مثل حدیث ایک سوچھیاسٹھ

حدیث دوصد وسی ونہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۸۲)	انہ رای فسطاطا علی قبر الخ	ترک شامیانہ یا عمارت برقبر

حدیث دوصد وچہلم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۸۳)	نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر الخ	معاملاتِ قبور

حدیث دوصد وچہل ویکم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۸۴)	لما مات عثمان بن مظعون الخ	سنگ نصب کردن یا درخت نشاندن نزدیک قبر برائے علامت

حدیث دوصد وچہل ودوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۸۵)	عن بریدۃ اوصی ان تجعل علی قبرہ جریدتان	درخت نشاندن برائے تسبیح

حدیث دوصد وچہل وسوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۸۶)	ان العبد اذا وضع فی قبرہ الخ	سماع موتٰی

حدیث دوصد وچہل وچہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۸۷)	ان الحصاۃ لتناشد اللہ الذی یخرجھا الخ	شعور جمادات

حدیث دوصد وچہل وپنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۸۸)	خرجنا وفدًا الخ	

حدیث دوصد وچہل وششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
	والحلاق یحلقه الخ و	تحصیل برکات

حدیث دوصد وچہل وہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
	کانت ام سلیمۃ تبسط لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نطعًا الخ	

حدیث دوصد وچہل وہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۸۹)	قال سمعت نجاشی صاحب الحبشة رحمه الله تعالٰی یقول الخ	خدمت کفش برداری

حدیث دوصد وچہل ونہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۹۰)	وسالتك هل یرتد احد منهم الخ	الفانی لا یرد

حدیث دوصد وپنجاہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۹۱)	اَوّل ما بدیٔ الخ	رویائے صادقہ
(۲۹۲)		خلوت وچلہ وسامان طعام داشتن در خلوت
(۲۹۳)		توجہ وتصرف
(۲۹۴)		تاثر جوارح از فیض غیبی

حدیث دوصد وپنجاہ ویکم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۹۵)	اذا نزل علیه الوحی الخ	انکشاف صوت عالم غیب

حدیث دوصد وپنجاہ ودوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۹۶)	فی حدیث الاسراء لقائه صلی الله علیه وسلم الخ	امکان تجسد روح کاملین در مکانے

حدیث دوصدوپنجاہ وسوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۹۷)	لما فتحت خيبر اهديت الخ	عدم دوام کشف وخوارق

حدیث دوصدوپنجاہ وچہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۹۸)	اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما بتمرات الخ	حقیقت دست غیب

حدیث دوصدوپنجاہ وپنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۹۹)	ان بنی هشام بن المغيرة استاذنونی الخ	غصہ بربعض مباحات خلاف وضع
(۳۰۰)	قال رجل لرسول الله صلى الله عليه وسلم انی نذرت الخ	تاثیر فساد نیت درمذبوح

حدیث دوصدوپنجاہ ہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۰۱)	من اخلص لله اربعين الخ	چلہ
(۳۰۲)		اثبات علم اسرار

حدیث دوصدوپنجاہ وہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۰۳)	قال كنا فی حلقة عبد الله فجاء حذيفة	تکلم بکلام موہم بمصلحت یا بعذر

حدیث دوصد و پنجاہ و نہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۰۴	ادرکت ثلثین الخ	خود را بددین وغیرہ گفتن

حدیث دوصد و شصتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۰۵	قال کنت ردیف رسول اللہ	قرب ومعیت
(۳۰۶	صلی اللہ علیہ وسلم الخ	مراقبہ
(۳۰۷		تفصیل عارف بر عابد

حدیث دوصد وشصت ویکم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۰۸	تخبرنی ما علامۃ اللہ الخ	علامت مقبولیت

حدیث دوصد وشصت ودوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۰۹)	ان احدنا یجد فی نفسہ الخ	دفع وسوسہ

حدیث دوصد وشصت وسوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۱۰)	ان من اعظم الفری ان یدعی الرجل	دعوی باطل کشف
(۳۱۱)		بے احتیاطی در نقل حدیث

حدیث دوصد وشصت چہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۱۲)	اذ کانت سنۃ ثمانین ومائۃ الخ	ترک نکاح وگوشہ نشینی

حدیث دوصد وشصت وپنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۱۳)	اعقلها واتوكل او اطلقها الخ	عدم منافاۃ دراسباب وتوکل

حدیث دوصد وشصت وششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۱۴)	مرت بی امرأة الخ	تنبیہ مرید بر بعض زلات غائب از نظر

حدیث دوصد وشصت وہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۱۵)	فاخبرنی عن الاحسان الخ	اصل طریق تصوف

حدیث دوصد وشصت وہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۱۶)	بایعونی الخ	بیعت طریقت

حدیث دوصد وشصت ونہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۱۷)	المجاهد من نفسه الخ	تسمیہ جہاد نفس بجہاد اکبر

حدیث دوصد وہفتادم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۱۸)	قال عثمان و كنت منهم الخ	عدم منافاۃ وسوسہ کمال را
(۳۱۹)		غیبت

حدیث دوصدو ہفتادویکم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۲۰)	یاتی الشیطان احدکم الخ	دفع وسوسہ

حدیث دوصدو ہفتاددوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۲۱)	انی اھم فی صلاتی الخ	دفع وسوسہ

حدیث دوصدو ہفتادوسوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۲۲)	من توضا وضوئی ھذا الخ	عدم اضرار خیالات بلا قصد در صلوۃ

حدیث دوصدو ہفتادوچہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۲۳)	ما من مسلم یتوضاء الخ	طریق حضور در صلوۃ

حدیث دوصدو ہفتادپنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۲۴)	یاانس اجعل بصرک الخ	حبس بصر

حدیث دوصدو ہفتادوششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۲۵)	اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی الخ	وجد

حدیث دوصدو ہفتادو ہفتم

نمبرمسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(٣٢٦)	ان اللہ تبارك وتعالیٰ قال یا عیسیٰ انی باعث الخ	عنوان خاص مسئلہ مظہریت

حدیث دوصدو ہفتادو ہشتم

نمبرمسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(٣٢٧)	کنت ادخل فی بیتی الخ	ادب موتی کالاحیاء

حدیث دوصدو ہفتادو نہم

نمبرمسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(٣٢٨)	ضرب بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ	کشف القبور
(٣٢٩)		فیض باطن از اہل قبور

حدیث دوصدو ہشتادم

نمبرمسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(٣٣٠)	ان ھذا القلوب تصدأ الخ	اثبات نور وظلمت قلب

حدیث دوصدو ہشتادو یکم

نمبرمسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(٣٣١)	ای الناس احسن صوتا للقراٰن الخ	طریق تلاوت

حدیث دوصدو ہشتادو دوم

نمبرمسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(٣٣٢)	کنت فی المسجد فدخل رجل یصلی الخ	تصرف

(۲۸۲		وجد و استغراق

حدیث دوصد و ہشتاد و سوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۸۴	استاذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی العمرۃ فاذن لی الخ	انتفاع بما دون خود

حدیث دوصد و ہشتاد و چہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۸۵	لکل شئ صقالۃ الخ	اثبات صفاء قلب

حدیث دوصد و ہشتاد و پنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۸۶	تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن یرد اللہ ان یھدیہ الخ	علامت نسبت باطنی

حدیث دوصد و ہشتاد و ششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۸۷	اذا رایتم العبد الخ	اثبات علم اسرار غیر منقولہ

حدیث دوصد و ہشتاد و ہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۲۸۸	انہ کان یستفتح بصعالیک المھاجرین الخ	توسل

حدیث دوصد و ہشتاد و ہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۳۹)	کان اذا قحطوا استسقٰے الخ	مثل حدیث بالا

حدیث دوصد و ہشتاد و نہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۴۰)	ابغونی فی ضعفائکم الخ	مثل حدیث بالا

حدیث دوصد و نودم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۴۱)	دخل رجل علی اهله الخ	مثل حدیث دوصد و پنجاہ و چہارم

حدیث دوصد و نود و یکم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۴۲)	کانی انظر الی رسول الله صلی الله علیه وسلم	تصور شیخ

حدیث دوصد و نود و دوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۴۳)	یخرج فی اٰخر الزمان الخ	مذمت شیوخ مزورین

حدیث دوصد و نود و سوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۴۴)	ان لکل شئ شرة الخ	توسط فی المجاہدہ

حدیث دوصد ونود و چهارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۴۵)	لما نزلت وانذر عیشرتك الاقربین الخ	عدم غرور بشرف نسبت

حدیث دوصد ونود و پنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۴۶)	انطلقنا حاجین الخ	وصول ثواب الی الغیر
(۳۴۷)		اہتمام عبادت درامکنہ فاضلہ

حدیث دوصد ونود و ششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۴۸)	لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن صیباد الخ	توریہ درخوف فتنہ
(۳۴۹)		عدم غرور بکشف وعدم اعتداد کشف خلاف شرع

حدیث دوصد ونود و ہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۵۰)	سرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین مکة والمدینة الخ	ظہور روح درمکانے بعد موت

حدیث دوصد ونود وہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۵۱)	اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی الخ	ادب در شان خداوندی

حدیث دوصد ونود ونہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۵۲)	والذی نفس محمد بیدہ الخ	حکم بموجودیت حق در ہر مکان

حدیث سہ صدم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۵۳)	حزن حزناً غدا منہ الخ	قبض
(۳۵۴)		عذر صاحب قبض در اہلاک
(۳۵۵)		تسلی از شیخ در قبض

حدیث سہ صد ویکم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۵۶)	ان الحارث بن ھشام سال الخ	تحقق صوت غیبی

حدیث سہ صد ودوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۵۷)	لعلك اغضبتھم الخ	من اراد ان یجلس مع اللہ تعالٰی فلیجلس مع اہل التصوف

حدیث سہ صد و سوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۵۸)	ذکر اهل الشام عند علی الخ	وجود ابدال وغیرہم

حدیث سہ صد و چہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۵۹)	اسالك بحق و بحق لما حدثنی الخ	وجد

حدیث سہ صد و پنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۶۰)	المرء مع من احب الخ	بیعت ادخال سلسلہ

حدیث سہ صد و ششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۶۱)	عن عبد الله ابن هشام وكان قد ادرك النبی صلی الله علیه وسلم الخ	عذر از بیعت صغیر

حدیث سہ صد و ہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۶۲)	کان رسول الله صلی الله علیه وسلم معتکفًا الخ	تحرز از اسباب تہمت

حدیث سہ صد و ہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۶۳)	دخل علیها و بین یدیها الخ	تسبیح

حدیث سہ صد ونہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۶۴)	لیذ کرن اللہ قوم فی الدنیا الخ	عدم مناۃ تنعم مر ولایت را

حدیث سہ صد ودہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۶۵)	یفضل الذکر الخفی الخ	صحت ذکر فکری

حدیث سہ صد و یازدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۶۶)	ان رجلا مر علی قومٍ فسلمه الخ	اکتفا بر ضروریات

حدیث سہ صد و دوازدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۶۷)	لا تکون الجدۃ الا فی صالحی امتی وابرارھا الخ	تیز مزاجی

حدیث سہ صد و سیزدہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۶۸)	اذنك علی الخ و	

حدیث سہ صد و چہاردہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
	سالت ابی عن دخول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و	ضبط اوقات و باز داشتن عوام در وقت خلوۃ ونشانیدن بواب

حدیث سہ صد و پانزدہم

عنوان مسئلہ	حدیث	نمبر مسئلہ
	كنت مع النبی صلی الله علیه وسلم فی حائط الخ	

حدیث سہ صد و شانزدہم

عنوان مسئلہ	حدیث	نمبر مسئلہ
جہر بالذکر	ان رفع الصوت بالذکر الخ	(۳۶۹)

حدیث سہ صد و ہفدہم

عنوان مسئلہ	حدیث	نمبر مسئلہ
امکان مکث بلا غذاء معتاد	والله انا لنعجن عجیننا الخ	(۳۷۰)

حدیث سہ صد و ہشدہم

عنوان مسئلہ	حدیث	نمبر مسئلہ
بعد از مظان فتنہ	من سمع بالدجال الخ	(۳۷۱)

حدیث سہ صد و نوزدہم

عنوان مسئلہ	حدیث	نمبر مسئلہ
بسط وطی زمان	عن نواس بن سمعان فی ذکر الدجال قلنا الخ و	(۳۷۲)

حدیث سہ صد و بستم

عنوان مسئلہ	حدیث	نمبر مسئلہ
	یمکث الدجال فی الارض	

حدیث سہ صد و بست و یکم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۷۳)	سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن یوم کان مقدارہ الخ	طی زمان

حدیث سہ صد و بست دوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۷۴)	من سمع المنادی	اہتمام جماعت

حدیث سہ صد و بست و سوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۷۵)	عن المغیرۃ بن شعبۃ انہ غزا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ	استعانت بخادم در وضو

حدیث سہ صد و بست و چہارم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۷۶)	ان الوضوء علی من انام الخ	نقض وضو در سقوط از وجد

حدیث سہ صد و بست و پنجم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۷۷)	لم یکن شخص احب الیھم الخ	ترک تعظیم موذی

حدیث سہ صد و بست و ششم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۷۸)	انک تداعبنا الخ	عدم تنافی مزاح با کمال

حدیث سہ صد و بست و ہفتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۷۹)	ولا یحل لہ ان یثوی عندہ الخ	گرانبار نہ ساختن مریداں را

حدیث سہ صد و بست و ہشتم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۸۰)	الرویا ثلث الخ	عدم جزم برویا

حدیث سہ صد و بست و نہم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۸۱)	اذکروا اللہ ذکرًا الخ	ریاء الشیخ خیر من اخلاص المرید

حدیث سہ صد و سی ام

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۸۲)	مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم شدید الحر الخ	فکر اصلاح اکابر

(از التشرف جلد اوّل) کتاب العلم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۳۸۳)	طلب العلم الخ و اطلبوا العلم الخ و الدال علی الخیر الخ	علم کی فضیلت اور اُس کی ضرورت
(۳۸۴)	دع ما یریبك الخ و استفت قلبك الخ	ذوق سلیم کا معتبر ہونا

(۳۸۵)	ان من العلم کھیئۃ المکنون الخ و ما فضل ابوبکر الخ	علوم واحوال باطنہ
(۳۸۶)	اختلاف امتی رحمۃ الخ	اختلافی اُمور میں لوگوں سے نرمی برتنا
(۳۸۷)	ان من العلم جھلًا	علم غیر نافع کا جہل ہونا
(۳۸۸)	اذا مررتم الخ	مجالس صوفیاء کی فضیلت
(۳۸۹)	ان من الشعر لحکمۃ الخ	تائید عادت صوفیاء کہ معارف کو اکثر اشعار میں ضبط کرتے ہیں
(۳۹۰)	ماحدث احد کم الخ و کلموا الناس بما الخ ونحن معاشر الانبیاء امرنا الخ	مخاطبت کی رعایت تعلیم اور معاملہ میں
(۳۹۱)	العلم علمان الخ	علم رسمی کی مذمت
(۳۹۲)	اذا رایتم الرجل الخ و من عمل بما علم	اصل العلم الباطن
(۳۹۳)	لا یزال العبد بتقرب الخ	قرب فرائض قرب نوافل
(۳۹۴)	لما تلا الخ	اثبات نور باطنی وبعض احوال وہبیہ وبعض علامات کاملین
(۳۹۵)	الشیخ فی قومہ الخ	معنی الشیخ فی قومہ وفضیلت اہل ارشاد
(۳۹۶)	اذا تقرب الناس الخ	فضیلت معرفت وعارفین

(۳۹۷)	ان للقران ظاھرًا الخ	قرآن مجید کے بعض معانی کا اہل ظاہر سے مخفی ہونا
(۳۹۸)	لا احصی ثناءً الخ	حق (☆) تعالیٰ کا مدرک بالکنہ نہ ہونا اور علم نبوی کا محیط بجمیع الواقعات نہ ہونا

{☆ دو مسئلہ ہیں سرسری نظر سے ایک لکھا گیا۔ ان میں سے امتناع ادراک کنہ حق تعالیٰ کا مسئلہ تو مکرر ہے اور علم نبوی کا محیط بجمیع الواقعیات نہ ہونے کا مسئلہ غیر مکرر ہے یہاں نمبر بدلنے میں اخیر تک بدلنا پڑتا، اس لئے ادراک کنہ حق تعالیٰ کے مسئلہ کو فہرست ہذا کے بالکل اخیر میں تحت عنوان بقیہ تشرف مستقل نمبر کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ ۱۲}

(۳۹۹)	ان للہ سبعین حجابًا الخ	رویۃ حق کا ممتنع ہونا دنیا میں اور ادراک بالکنہ کا آخرت میں بھی
(۴۰۰)	قلب العبد الخ	احوال طبعیہ کا غیر اختیاری ہونا
(۴۰۱)	الحجر یمین اللہ فی الارض الخ	کائنات کا مظاہر تجلیات ہونا
(۴۰۲)	انی لاجد نفس الرحمٰن من جانب الیمین الخ	مسئلہ مذکورہ در حدیث بالا
(۴۰۳)	حدیث تسبیح الحصی الخ	شعور جمادات
(۴۰۴)	الشرك اخفی الخ	تدقیق در طریق

کتاب الصّلوٰۃ

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۰۵)	ان اقرب ما یکون الخ	قرب خاص کا علاوہ قرب علمی کے ہونا

(۴۰۶)	من صلی رکعتین	نماز میں حدیث النفس کے اقسام اور مذموم حدیث نفس کی تعیین
(۴۰۷)	انما الصّلوٰة الخ	نماز میں خشوع اور نماز کے بعد دعا
(۴۰۸)	اذا صلیت الخ	طریقۂ تکمیل نماز
(۴۰۹)	کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدثنا ونحدثہ الخ	ولولۂ عشق
(۴۱۰)	لا ینظر اللہ الی صلوٰة الخ	احضار قلب کا شرط قبول ہونا
(۴۱۱)	رای رجلا الخ	اصلاح باطن کا اصلاح ظاہر کے لئے مستلزم ہونا
(۴۱۲)	حدیث النھی عن صلوٰة الحاقن	قطع اسباب مشوشہ
(۴۱۳)	ان ابا طلحۃ صلی فی حائط الخ	غیرت
(۴۱۴)	کیف الحیاء الخ	اللہ سے حیاء اور اُس کا طریق
(۴۱۵)	حدیث الوتر الخ	عدم تحدید صلوٰة اللیل
(۴۱۶)	احب الاعمال الی اللہ ادومھا الخ	مداومت بر عمل
(۴۱۷)	حدیث عائشۃ من عبد اللہ عبادة الخ	وبال ترک معمولات

کتاب الزکوٰة

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۱۸)	طلب الحلال الخ	عدم تزاحم درمیان معاد و معاش ضروری

(۴۱۹)	من لم یشکر الناس الخ	تاکید حقوق عباد خصوص مشائخ
(۴۲۰)	من اسدیٰ الیکم الخ	مثل سابق
(۴۲۱)	حدیث ادخر لعیاله الخ	عدم تنافی درمیان توکل وادخار ضروری
(۴۲۲)	اذجاء کم الخ	تعمیم حسن معاشرة

کتاب الصّوم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۲۳)	النظر سهم مسموم الخ	عدم استحقار صغار

کتاب الحج

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۲۴)	من رزق فی شئ الخ	اتباع معاملات حق مع عبد
(۴۲۵)	من زارنی الخ ومن جاءنی الخ	زیارت قبر نبوی
(۴۲۶)	من تشبه بقوم الخ	اختیار نمودن وضع صلحاء

کتاب آداب القرآن

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۲۷)	یقول الله من شغله الخ	ترک بعض طاعات غیر واجبہ درغلبہ ذکر
(۴۲۸)	اهل القرآن اهل الله وخاصته	اصل بعض القاب صوفیاء

(۴۲۹	ان هذا القلوب تصدأ الخ	ثابت کرنا ظلمت اور نور کا قلب کے لئے
(۴۳۰	اتلوا القرآن الخ	تواجد بغرض محمود
(۴۳۱	خیر الرزق ما یکفی الخ	تفاضل میان ذکر جلی و خفی
(۴۳۲	حدیث انه قال لابن مسعود اقرأه الخ	ترجیح جمع خاطر بر کثرت ثواب در بعض احوال
(۴۳۳	حدیث ابی ذر قام رسول الله صلی الله علیه وسلم الخ	منکر نبودن عبادات شاقہ
(۴۳۴	حدیث علی ما اسر الی رسول الله صلی الله علیه وسلم الخ	ابطال علم مغائر شریعت و اثبات علم وہبی
(۴۳۵	اقرأوا القرآن الخ	رعایت نشاط در عبادت

کتاب الاذکار والدعوات

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۳۶	یقول الله تعالی انا مع عبدی الخ	ذکر کی فضیلت اور ذکر قلبی و لسانی میں جمع کرنے کی فضیلت
(۴۳۷	قال الله تعالی اذا ذکرنی عبدی الخ	تفسیر ذکر فی النفس وعذر صوفیاء رتمثیلات ایشاں
(۴۳۸	القبر اما حفرة الخ و آرواح المؤمنین الخ و	حقیت قبر

(۴۳۹)	حدیث ابی ھُریرۃ اقرب ما یکون العبد الخ	بیان التفویض ودعا
(۴۴۰)	احب الاعمال الخ	نکیر بر ترک دوام
(۴۴۱)	من صام یوم سبع وعشرین من رجب الخ	اصل ہزاری روزہ
(۴۴۲)	اذا سلم یوم الجمعۃ الخ	تاثیرات عبادت رمضان در بقیہ سال
(۴۴۳)	اذا احب اللہ عبدًا الخ	مجاہدہ اضطراریہ وحکمت بعض شکوی الی اللہ
(۴۴۴)	ما صر من استغفر الخ	عدم تحقیر عاصی باحتمال توبہ
(۴۴۵)	لا تکابدوا اللیل	اعتدال در مجاہدہ
(۴۴۶)	تکلفوا من العمل الخ	مثل بالا
(۴۴۷)	خیر الدین ایسرہ	اعتدال در مجاہدہ
(۴۴۸)	لن یشاد الخ	مثل بالا

کتاب آداب الاکل من ربع العادات

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۴۹)	یقول اللہ للعبد الخ	توجیہ کلام مجازی
(۴۵۰)	ما خیر الخ	اختیار جانب سہل
(۴۵۱)	نہی عن طعام المتبارئین	ذم ریاء

کتاب آداب النکاح

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۵۲)	ما ترددت فی شئ الخ	توجیہ کلام مجازی
(۴۵۳)	لکل عامل شرۃ الخ	غیر مقصود بودن احوال
(۴۵۴)	اذا کثرت الخ	مجاہدہ اضطراریہ
(۴۵۵)	تھادوا تحابوا	ہدیہ دادن بحب خالص

کتاب اداب الکسب والمعاش

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۵۶)	ذکر الطیر الخ	توکل مع اعتدال فی الکسب
(۴۵۷)	رحم اللہ امرأ الخ	نرمی

کتاب الحلال والحرام

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۵۸)	من اخلص للہ اربعین الخ	اصل چلہ
(۴۵۹)	دع ما یریبك الخ	معیار تقویٰ
(۴۶۰)	دعاہ الرجل الفارسی الخ	مشروط کردن منظوری دعوت بشرط مباح

کتاب اداب الالفۃ

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۶۱)	المؤمن مرآۃ الخ	طریقہ نصیحت

(۴۶۲)	اتقوا زلة العالم	معاملہ با لشیخ وقت صدور لغزشے ازو
(۴۶۳)	احبب حبيبك الخ	نہی از غلو
(۴۶۴)	حدیث اکرامہ صلی اللہ علیہ وسلم تعالٰی العجوز الخ	وضع داری در حقوق
(۴۶۵)	المسلم من سلم الخ	اصل عظیم حسن اخلاق
(۴۶۶)	اذا اتاکم الخ	اعزاز معززین ہر قوم
(۴۶۷)	انی خشیت الخ	احتیاط از مواضع تہم وحقیقت آن
(۴۶۸)	ان من احب الاعمال الخ	تطییب خاطر وشرط او
(۴۶۹)	ان فلانة تصوم الخ	مقدم بودن معاملات بر عبادت

کتاب آداب العزلة

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۷۰)	ان الله لا يمل حتى تملوا الخ	توسط در عمل
(۴۷۱)	قلما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج	سفر در پنجشنبہ وشنبہ

کتاب السماع

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۷۲)	ان غلامًا كان الخ	معذور بودن صاحب وجد

(۴۷۳	خلع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	قطع اسباب تشویش
(۴۷۴	اتقوا فراسة المؤمن الخ	اصل فراست وحکم آن
(۴۷۵	اختصم علی وجعفر وزید ابن حارثة الخ	اصل رقص وجد وتواجد
(۴۷۶	خالقوا الناس الخ	موافقت مردم در مباحات

کتاب عجائب القلب

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۷۷	اعدٰی عدوك الخ اخرجه البيهقي كما في كنوز الحقائق	عداوت نفس
(۴۷۸	رجعنا من الجهاد الخ	جہاد نفس
(۴۷۹	ان لربكم في ايام دهركم الخ	دوام انتظار فیوض
(۴۸۰	لقد طال الی قوله من احب الخ	شوق ومحبت
(۴۸۱	اذا اراد الله لعبده الخ	معتبر بودن تنبیہات قلب سلیم
(۴۸۲	ما وسعني الخ	وسع قلب تجلی خاص را
(۴۸۳	ان من امتي محدثين الخ	صحت الہام
(۴۸۴	حبك الشئ الخ	مذمت غُلو در حب خلق
(۴۸۵	اتقوا مواضع التهم الخ كذا في كنوز الحقائق عن تاريخ البخاري	احتیاط از شبہات اُمور غیر مشروعہ
(۴۸۶	التقوىٰ ههنا الخ	محل تقویٰ

کتاب ریاضۃ النفس

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۸۷)	انما انا بشر الخ	عدم تنافی درمیان اُمور طبعیہ و درمیان کمال
(۴۸۸)	خیر الامور الخ	اعتدال در مجاہدہ
(۴۸۹)	اعبد اللہ فی الرضاء	انتفاء کراہت طبعی در رضاء
(۴۹۰)	المجاھد الخ	افضل بودن جہاد نفس از جہاد کفار

کتاب کسر الشھوتین

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۹۱)	کان(۱) اذا تعدی الخ ابو نعیم فی الحلیۃ کذا فی الجامع الصغیر برمز الصحۃ	عدم تنافی درمیان زہد وتوسع فی الماکول والمشروب

{☆اس حدیث کی تحقیق تشرف کی جلد سوم میں تحت حدیث اکثر من اکلۃ کل یوم شرف میں ثبوتاً یا دلالۃً آنے والی ہے۔ ۱۲}

کتاب آفات اللسان

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۹۲)	من حسن الخ	ترک اقوال وافعال عبث
(۴۹۳)	لا یؤمن العبد الخ	ترک جدال
(۴۹۴)	لا تسبوا الخ واذکروا الخ	اشد بودن غیبت میت

کتاب ذم الغضب

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۹۵)	سأل رجل الخ	ذم غضب
(۴۹۶)	من اصبح الخ	قناعت وعافیت
(۴۹۷)	کاد الفقر ان یکون کفرًا الخ	مذمت بعضے فقر
(۴۹۸)	الرجل یحب القوم الخ	نفع عظیم محبت شیخ

کتاب ذم الدنیا

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۴۹۹)	الدنیا سجن الخ	وحشت از دنیا
(۵۰۰)	الدنیا ملعونۃ الخ و	تنفیر از دنیا
	من احب الخ و حب الدنیا الخ و الدنیا دار الخ	

کتاب ذم البخل

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۰۱)	لا تتخذوا الخ	مثل سابق
(۵۰۲)	نعم المال الصالح الخ	عدم ذم دنیا معین آخرت
(۵۰۳)	عز المؤمن الخ	بودن عزت واستغناء
(۵۰۴)	ان للہ عبادًا الخ　ذم بخل در افادہ	

کتاب ذم الجاہ

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۰۵)	من ہو مان الخ	ذم حرص دنیا
(۵۰۶)	یفضل الذکر الخفی الخ	مطلع نبودن ملائکۃ بر بعض اعمال و اصل ذکر قلبی محض
(۵۰۷)	من سمع الخ	مذمت نمائش
(۵۰۸)	سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الوسوسۃ الخ و الحمد للہ الذی رد الخ	مغموم نبودن بر وساوس
(۵۰۹)	لا تامرن الخ	ضرر تعلقات مر ضعفاء را

کتاب ذم الکبر

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۱۰)	البذاذۃ الخ	سادگی وضع
(۵۱۱)	اذا رایت شحًا مطاعًا	ترک تعرض بعوام
(۵۱۲)	لو لم تذنبوا الخ	بعضے حکمتہاء در معاصی
(۵۱۳)	ان اللہ لا ینظر الی صورکم الخ	اصل بودن اصلاح باطن

کتاب التوبۃ

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۱۴)	الندم توبۃ الخ	حقیقت توبہ
(۵۱۵)	اللہ افرح بتوبۃ عبدہ الخ	معافی از مغلوب

(۵۱۶)	انه لیغان الخ	طاری شدن تغیرات بر کامل
(۵۱۷)	انکم تعملون الخ	فرق درمیان تدقیق وتعمق
(۵۱۸)	سبقت الخ	غلبہ تیسیر
(۵۱۹)	ای الناس الخ	بودن بلا از علامات ولایت
(۵۲۰)	سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اصحاب الاعراف	جزم نہ کردن کسے بدخول نار
(۵۲۱)	المستغفر من الذنب الخ عدم	اعتبار توبہ زبانی محض
(۵۲۲)	ان العبد لیحرم الرزق الخ	تسبب بعض اقسام قبض از معصیت

کتاب الصبر والشکر

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۲۳)	المهاجر من هجر السواء الخ	اصل بودن باطن برائے ظاہر
(۵۲۴)	یقال ان عیسی الخ	خواص بعض درجات توکل مسمّٰے بہ یقین
(۵۲۵)	لن یدخل الخ	بودن جذب علت وصول
(۵۲۶)	اذا رایتم الخ	استدراج بودن بقاء احوال مع المعاصی

کتاب الخوف والرجاء

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۲۷)	جئت لاسالك الخ	غرور بودن رجاء قادر بغیر عمل

(۵۲۸)	لایموتن الخ	اعتبار رجاء عاجز بدون عمل
(۵۲۹)	اناعند ظن الخ	اجمال حدیثین بالا
(۵۳۰)	لو تعلمون الخ	انفع بودن رجاء از خوف برائے عامل آخرت
(۵۳۱)	المؤمن افضل من الکعبة	فضیلت مؤمن بر کعبہ
(۵۳۲)	المؤمن اکرم الخ	فضیلت جزئیہ مؤمن بر بعض ملائکہ
(۵۳۳)	لولم تذنبوا الخ	بعض مصالح تکوینیہ خلق ذنوب نہ ذنوب خلق
(۵۳۴)	قلت یارسول الله الذین الخ	تکیہ نہ کردن بر طاعات
(۵۳۵)	کنا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم الخ	منافی نبودن تغیر طبعی کمال را
(۵۳۶)	قال یوم بدر الخ و کان اذا دخل فی الصلوٰة الخ	اجتماع حال مع کمال

کتاب الفقر والزهد

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۳۷)	اتخذوا عند الی قوله تحفة المؤمن فی الدنیا الخ	فضیلت فقر
(۵۳۸)	لقد هممت الخ	مشروط کردن ہدیہ بشرائط مناسبہ
(۵۳۹)	ما اتاك الخ	مشروط بودن قبول ہدیہ بعدم اشراف

(۵۴۰)	للسائل الخ	عدم حکم بقرائن محتملہ
(۵۴۱)	لما قال له الخ	بعض صفات کاملین
(۵۴۲)	ان العباس بنی غرفةً الخ	ذم تکلف وترفع

کتاب التوحید والتوکل

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۴۳)	القدر سر الله	امکان انکشاف سر قدر ونہی از کشف غوامض
(۵۴۴)	مرض علی فسمعه الخ	ذم توہم دعوے قوت

کتاب المحبة والشوق

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۴۵)	كان يحب الخ	عدم تنافی درمیان حظوظ مباحہ وکمال زہد
(۵۴۶)	فما تعارف منها الخ	شرط بودن مناسبت درمیان شیخ وطالب
(۵۴۷)	قالت من حدثك الخ	ترجیح اثبات رویت پیغمبر مارا صلی اللہ علیہ وسلم برنفی آں
(۵۴۸)	اذا احب الله عبداً الخ	بطلان مذہب اباحیہ
(۵۴۹)	لا يتمنين الخ	تمنی موت شوقاً
(۵۵۰)	ان سالمًا الخ	اہتمام حب زائد از اہتمام خوف

(۵۵۱)	قال اللہ انا اللہ الخ	رضاء وصبر
(۵۵۲)	الدّال علی الشر الخ	تحرز از تسبب للشر
(۵۵۳)	یبعث کل عبد الخ	اہتمام اصلاح ہمہ وقت
(۵۵۴)	من تطیب الخ	خوشبو مالیدن لِلّٰہ و داخل شدن دران خوشبو مالیدن برائے دین
(۵۵۵)	نیۃ المؤمن الخ	اعتبار نیت فوق العمل
(۵۵۶)	ان فی الجسد الخ	بودن قلب مدار اصلاح
(۵۵۷)	انہ ظن الخ	توسل و امتیاز او از شرک و تحقیق
(۵۵۸)	ان قوما تفکروا الخ	امتناع ادراک کنہ حق تعالیٰ

کتاب ذکر الموت

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۵۹)	تحفہ الخ و الموت الخ	فضیلت موت
(۵۶۰)	اذا اصبحت الخ و کان یخرج الخ	مراقبہ موت
(۵۶۱)	ما من رجل الخ	ادراک میت
(۵۶۲)	ما المیت الخ رواہ البیہقی ایضًا کذا فی شرح الصدور	نافع بودن اعمال احیاء مر اموات را
(۵۶۳)	حدیث صہیب فی قولہ تعالیٰ للذین احسنوا الخ	تحقیق مسئلہ رویت
(۵۶۴)	ینادی الخ	تقویت رجاء در حقوق العباد

از التشرف جلد دوم

تخریج بعض الروایات من المقاصد الحسنة

علی ترتیب الحروف الهجائیة

الالف مع الالف

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۶۵)	اٰیة من کتاب اللہ خیر الخ	منع تفاضل درمیان نبی و قرآن

الالف مع الباء

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۶۶)	حدیث الابدالہ طرق الخ	ثبوت ابدال
(۵۶۷)	ابغض الخ	بودن بعض مباحات مشابہ بمعصیت

الالف مع الخاء

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۶۸)	اختلاف امتی الخ	رحمت بودن اختلاف فرعی مشائخ

الالف مع الدال

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۶۹)	ادّبنی الخ	برکات تعلق مع اللہ

الالف مع الذال

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۷۰)	اذا اتاکم الخ	حفظ مراتب زائر
(۵۷۱)	اذا احب الرجل الخ	عدم تنافی حب حق وحب للخلق
(۵۷۲)	اذا حضر الخ	اہتمام جمعیت باطن

الالف مع الراء

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۷۳)	ارحموا من الناس الیٰ قولہ ان ننزل الناس منازلھم	حفظ مراتب در معاملات
(۵۷۴)	الارض المقدسۃ	دفن میت درمیان صالحین
(۵۷۵)	الارواح الخ	اشتراء مناسبت در نفع
(۵۷۶)	استعینوا بطعام السحر الخ	ترغیب قیلولہ

الالف مع السین

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۷۷)	استعینوا علی الخ	کتمان محن
(۵۷۸)	الاسلام یعلوا الخ	عدم مبالاۃ بمخالفت اہل باطل

الالف مع الشین

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۷۹)	اشد الناس الخ	بودن بلا علامت قبول

الالف مع الطاء

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۸۰)	اطلبوا الخير الخ	ارتباط اکثری درمیان حسن صورت وحسن سیرت

الالف مع الكاف

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۸۱)	اكثر اهل الجنة البلة	بودن بلاہت شان بعض اولیاء
(۵۸۲)	اكثروا ذكر الله حتىٰ الخ	ترک نہ کردن طاعت بخوف ملامت
(۵۸۳)	اكرموا الخبز الخ	عادت ادب رزق

الالف مع النون

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۸۴)	ان الله يبعث الخ	مجدد بودن بعض صوفیاء

الجيم مع الفاء

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۸۵)	جف الخ	ازدیاد قوت باستحضار تقدیر

الحاء مع الدال

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۸۶)	الحدة الخ	تغایر درمیان حدت وشدت

الخاء مع اللام

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۸۷)	الخلق الخ	فضیلت خدمت خلق

الخاء مع الیاء

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۸۸)	خیر الامور الخ	مطلوبیۃ اعتدال
(۵۸۹)	خیر الذکر الخ	فضیلت ذکر خفی

الدال مع الالف

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۹۰)	الدال علی الخیر الخ	نشان دادن طالب را بسوے شیخ کامل

الراء مع الدال

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۹۱)	ردالشمس الی قولہ۔ قد صححہ الطحاوی	امکان خارق حبس شمس

الراء مع الیاء

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۹۲)	ریق الخ	تبرک بسوء صالحین

الزاء مع الراء

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۹۳)	زر غبًّا الخ	حکمت استتار تجلیات

السین مع الیاء

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۹۴)	سيد القوم الخ	خدمت اکابر اصاغر را

الفاء مع القاف

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۹۵)	الفقر الخ الى قوله ورد فى فضل الفقراء احاديث الخ	فضیلت فقر

القاف مع اللام

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۹۶)	القلب الخ	بودن قلوب صالحین بیت اللہ

الکاف مع الالف

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۹۷)	كاد الفقر الخ	ذم بعض فقر

اللام مع الواؤ

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۵۹۸)	لولا عباد الله ركع الخ	انتفاع اعلیٰ از ادنیٰ
(۵۹۹)	لو انكم توكلون الخ	برکات توکل وعدم تنافی توکل واسباب

اللام مع السین

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۶۰۰)	للسائل الخ	اختلاف اجتہاد در اطلاق و تقیید سائل

المیم مع الالف

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۶۰۱)	ماء زمزم الخ	تبرک بملابسات محبوب
(۶۰۲)	ما راٰه المسلمون الخ	ابطال تمسک بہ رواج عوام در رسوم

المیم مع النون

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۶۰۳)	من اهديت له الخ	تحقیق بعض آداب ہدیہ در مجلس
(۶۰۴)	من تشبع الخ	اہتمام در تحرز از دعویٰ
(۶۰۵)	من حمل الخ	علاج کبر
(۶۰۶)		من دعا علی الخ رحمت برظالم بطرق مختلف
(۶۰۷)	من رفع الخ	برداشتن کاغذ از طریق
(۶۰۸)	من سلك الخ	ذم وقوع در مواقع تہمت
(۶۰۹)	من سمع الخ	ذم ریاء و شہرت
(۶۱۰)	من عبد الله بجهل الخ	ذم متعبد جاہل بالحدود
(۶۱۱)	من عشق الخ	اقسام عشق و احکام آن
(۶۱۲)	من لبس الخ	ذم ریاء خصوص در دین
(۶۱۳)	من لم يشكر الخ	حقوق مرشد

الميم مع الواؤ

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۶۱۴)	المؤمن مرأة المؤمن الخ	ادب تنبیہ بر غلطی مؤمن

النون مع الياء

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۶۱۵)	نية المؤمن الخ	افضلیت بعض نیت بر بعض عمل

الواؤ مع الحاء

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۶۱۶)	الوحدة الخ	فیصلہ در عزلت واختلاط

اللام مع الالف

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۶۱۷)	لا يلدغ الخ مع حديث ياتى على الناس الخ	مدح تیقظ

الشطر الثالث من التشرف

الالف

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۶۱۸)	اٰفة العلم الخ	علم کو اہل سے چھپانے اور نااہل پر اظہار کی ممانعت
(۶۱۹)	اتلوا القراٰن	بہ تکلف وجد کرنے کی اصل

(۶۲۰)	ابی اللہ ان یرزق الخ	جہاں سے گمان نہ ہو رزق پہنچنا
(۶۲۱)	بغض الرجال	گفتگو میں جھگڑے کی ممانعت
(۶۲۲)	اتانی جبریل الخ	صوفیاء کے بعض خاص صفات
(۶۲۳)	اتق المحارم الخ	بعض اعمال طریق
(۶۲۴)	اتقوا الدنیا الخ	عورتوں کے بارے میں بعض اہل طریق کی لغزش
(۶۲۵)	اتقوازلۃ الخ	شیخ سے خلاف شرع فعل کے صدور کے وقت مرید کا برتاؤ
(۶۲۶)	اثیبوا الخ	احسان کی مکافات دعا سے
(۶۲۷)	اجرء کم الخ	فتویٰ دینے پر جری ہونے سے بچنا
(۶۲۸)	اجملوا الخ	رزق کی سعی میں انہماک سے بچنا
(۶۲۹)	اجوع الناس الخ	طریق کے لئے علم کی ضرورت
(۶۳۰)	احبوا الفقراء الخ	عالم صوفی کی محبت
(۶۳۱)		شیخ کے اہل وطن سے محبت
(۶۳۲)	احذروا الخ	لوگوں سے یکسور ہنے کی اصل

(۶۳۳)	احب للناس الخ	لوگوں کے لئے وہی بات پسند کر جو اپنے لئے پسند کرتا ہے
(۶۳۴)	احبوا المساکین الخ	مساکین کے ساتھ محبت اور ہم نشینی
(۶۳۵)	اخروا الاحمال الخ	سب کو راحت پہنچانا حتیٰ کہ جانوروں کو
(۶۳۶)	اخلص دینك الخ	اعمال ظاہرہ میں کمی سے نقصان نہ ہونا
(۶۳۷)	اخزن الخ	بجز ثواب کی بات کے خاموشی کی فضیلت
(۶۳۸)	ادّما الخ	صفات صوفیاء کی جامع ترین حدیث
(۶۳۹)	ادوا الخ	صوفیاء کے بہترین اخلاق
(۶۴۰)	اذا اتاك الله مالا الخ	خوش پوشاکی اور سادہ پوشی میں مصالح محمودہ کی بناء پر اہل طریق کی عادات کا مختلف ہونا
(۶۴۱)	اذا اتی الخ	علم مقصود کی حرص اور اُس کا تعین
(۶۴۲)	اذا اتاکم الخ	آنے والے کا اکرام خصوصاً معزز شخص کا

(۶۴۳)	اذا احب اللہ عبدًا ابتلاہ الخ	بلا کی بعض حکمتیں اور اُس پر اظہار تضرع
(۶۴۴)	اذا احب اللہ عبدًا اقذف الخ	عند اللہ محبوبیۃ اور مبغوضیۃ کے بعض علامات
(۶۴۵)	اذا اراد الخ	واقعات غیر اختیاریہ جیسے کہ بُرا خواب وغیرہ اُن کا رحمت ہونا
(۶۴۶)	اذا احب اللہ عبدًا لم یضرہ الخ	مذہب اباحت کا بطلان
(۶۴۷)	اذا اقل الخ	قلت طعام میں نورانیت
(۶۴۸)	اذا احسن تم الخ	اُمور اختیاریہ کا اہتمام اور غیر اختیاری کی فکر میں نہ پڑنا
(۶۴۹)	اذا حدثتم الخ	لوگوں سے ایسی بات کہنا جس سے وہ پریشان ہو جائیں
(۶۵۰)	اذا خاف الخ	ھیبۃ اہل اللہ
(۶۵۱)	اذ خفیت الخ	تجسس کی حقیقت اور اس کے اقسام کا بیان
(۶۵۲)	اذا دخل احد کم علی اخیہ الخ	مہمان کا میزبان کے تابع ہونا
(۶۵۳)	اذا دخل احد کم الی القوم الخ	تکبر اور غلو فی التواضع کے درمیان اعتدال

(۶۵۴)	اذا دعوتم الخ	دنیوی نفع کی کافر کے لئے دُعا کرنا
(۶۵۵)	اذا ذکرتم الخ	مباح کام سے بھی رُک جانا جب اللہ تعالیٰ کا یا اُس کے حکم کا واسطہ دیا جاوے
(۶۵۶)	اذا رای احدکم امرأة حسناء الخ	تعلیم طریق تسہیل عمل
(۶۵۷)		لذۃ کو چھوڑ کر صرف حاجت روائی پر اکتفا کرنا
(۶۵۸)	اذا رای احدکم باخیه الخ	مصیبت زدہ کی رعایت
(۶۵۹)	اذا رأیت الناس الخ	کسی کو زبانی روک ٹوک نہ کرنے کا عذر
(۶۶۰)	اذا رأیت الله تعالیٰ یعطی الخ	احوال نفسانیہ دلیل مقبولیت کی نہیں
(۶۶۱)	اذا رایت کلما الخ	دنیا کی فراخی مقبولیت کی دلیل نہیں
(۶۶۲)	اذا رایتم الخ	عام لوگوں پر نکیر نہ کرنے میں صوفیاء کا عذر
(۶۶۳)	اذا رجف الخ	غیر اختیاری چیز کا مذموم نہ ہونا
(۶۶۴)	اذا رددت الخ	اخلاق حسنہ کی بھی حد ہے
(۶۶۵)	اذا رایتم الخ	مسئلہ سابق

(۶۶۶)	اذازار الخ	آنے والے کا ادب جبکہ واپس ہو
(۶۶۷)	اذا سبقت الخ	قبض کی حکمت کے بارہ میں صوفیاء کے قول کی اصل
(۶۶۸)	اذا سمعتم بجبل الخ	مجاہدہ سے اصلاح اخلاق کا مطلب
(۶۶۹)	اذا عملت سیئة الخ	علانیہ معصیت سے اعلانیہ توبہ کرنے کی حکمت
(۶۷۰)	اذا غضب احدکم فلیسکت الخ و اذا غضب احدکم وھو الخ و اذا غضب الرجل الخ	غصہ کے علاج کی تسہیل
(۶۷۱)	اذا سئلت الخ	بخل و اخفاء کی مذمت
(۶۷۲)	اذا قام احدکم من اللیل الخ	مجاہدہ کے اندر غلو نہ کرنا
(۶۷۳)	اذا قام احدکم الی الصّلوٰة الخ	غیر اختیاری حرکات کا خشوع کے خلاف نہ ہونا
(۶۷۴)	اذا قام احدکم فی الصّلوٰة الخ	اعمال مقصود ہیں نہ کہ احوال
(۶۷۵)	اذا قصر العبد الخ	رنج اور فکر اور قبض کی مصلحتیں
(۶۷۶)	اذا قعد احدکم الخ	معاند کے سوال کا جواب نہ دینے میں صوفیاء کی عادة
(۶۷۷)	اذا قمت الخ	نماز کو کامل اور کلام میں احتیاط اور زہد کے حاصل کرنے کا طریقہ

(۶۷۸)	اذا کان آخر الزمان واختلف الخ	عقائد میں زیادہ خوض نہ کرنا
(۶۷۹)	اذا کان آخر الزمان لابد الخ	مال کے جمع کرنے نہ کرنے میں اہل طریق کے مسلک کا اختلاف
(۶۸۰)	اذکر اللہ کثیرًا الخ	ذکر جہر اور ذکر کے بعض آثار کا اثبات
(۶۸۱)	اذا مرض العبد الخ	غیر اختیاری کی پر رنج کی ممانعت
(۶۸۲)	اذا نعس الخ	مجاہدہ کے اندر غلو نہ کرنا
(۶۸۳)	اذکروا اللہ ذکرا یقول الخ واذکروا اللہ ذکرا خاملا	ذاکرین کے احوال کے اختلاف سے ذکر کی حالتوں کا مختلف ہونا
(۶۸۴)	استکثر الخ	لوگوں سے کثرت سے دعا کرانا
(۶۸۵)	استکثروا الخ	بیعت کے بارہ میں بعض مشائخ کا توسع
(۶۸۶)	اعظم الناس همًا الخ	دنیا کے اہتمام کے ساتھ دین کے اہتمام کی فضیلت
(۶۸۷)	اعظم العیادت الخ	معاشرت کے اندر سہولت کی رعایت
(۶۸۸)	اعزام الخ	دین کی عزت کا اہتمام رکھنا

(۶۸۹)	اعقلها الخ	توکل کے لئے قطع اسباب کا شرط نہ ہونا
(۶۹۰)	اعدی عدوك الخ	حدیث اعدی عدوک کا ثبوت
(۶۹۱)	اغسلوا ایدیکم الخ	تکلف اور میلا کچیلا رہنے میں اعتدال
(۶۹۲)	اغسلوا۔ ثیابکم الخ	ضروری زیب وزینت اور اُس کی حکمت
(۶۹۳)	افضل الاعمال الخ	صوفیاء کے بعض اخلاق
(۶۹۴)	افضل الذکر الخ	فضیلت صوفیاء کی دوسرے ذاکرین پر بوجہ اُن کے ذکر کی فضیلت کے اور صوفیاء کا تقلیل دعا میں معذور ہونا
(۶۹۵)	افضل الناس الخ	بزرگوں کی اولاد کا ادب کرنے کی فضیلت
(۶۹۶)	افضل امتی الخ	رخصتوں پر عمل کرنے کے مواقع
(۶۹۷)	افضلکم الخ	کسی کو دیکھ کر اللہ (تعالیٰ) کا یاد آجانا اُس کی ولایت کی علامت ہے
(۶۹۸)	افضل الدین الخ	معاصی سے بچنے کی فضیلت
(۶۹۹)	اقل من الذنوب الخ	نشاط اور حریت کا طریقہ

(۷۰۰)	اقرؤاالقرآن الخ	بتکلف وجد کرنے کی اصل
(۷۰۱)	اقیلوا ذوالھیئات	لوگوں سے اُن کے مرتبہ کے موافق بات کرنا
(۷۰۲)	اکبر امتی الذین لم یعطوا الخ	آمد وخرچ میں اعتدال
(۷۰۳)	اکثر من اکلۃ کل یوم الخ	ایک دن میں دو بار کھانا کھانے کی تحقیق
(۷۰۴)	اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا الخ و اکثروا اذکر اللہ تعالیٰ یقول المنافقون	ذکر کے متعلق بعض فوائد جو خفی سے نقل ہیں
(۷۰۵)	الزم بیتك	باقاعدہ عزلۃ کی فضیلت
(۷۰۶)	الھوا الخ	جائز کھیل کود کی حکمت
(۷۰۷)	اللّٰہ مع الدائن الخ	قرض لینے نہ لینے میں اہل اللہ تعالیٰ کے مسلک کا اختلاف
(۷۰۸)	امابعد الخ	شیخ کا کسی کی زیادہ رعایت کرنا اُس شخص کی افضلیت کی دلیل نہیں
(۷۰۹)		مفسدوں کے وقت منہ پر تعریف کا جواز
(۷۱۰)	آمرًا بین الامرین	مقولہ خیر الامور اوسطہا کی اصل
(۷۱۱)	امسك الخ	طالبین کی حالت کے موافق مصلحتوں کی رعایت

(۷۱۲)	ان اللہ تعالیٰ اذا الخ	ہیبت اور مقبولیت کا اہل اللہ پر القاء ہونا
(۷۱۳)	ان اللہ تعالیٰ انزل الخ	علاج نہ کرانے کو کرانے پر ترجیح
(۷۱۴)	ان اللہ تعالیٰ تجاوز الخ	وسوسہ کا علاج اُس کی معافی کے استحضار سے
(۷۱۵)	ان اللہ تعالیٰ جعل الخ	طاعات کا طبعاً مرغوب ہونا
(۷۱۶)		تہجد کی نماز میں سوائے امام کے چار آدمیوں کی جماعت کا مکروہ ہونا
(۷۱۷)	ان اللہ تعالیٰ خلق خلقہ فی ظلمۃ الخ	مسئلہ استعداد کی تحقیق
(۷۱۸)	ان اللہ تعالیٰ مع الدائن الخ	قرض پر جرأت کرنا یا اُس سے احتیاط کرنا
(۷۱۹)	ان الارض لتعج الی اللہ تعالیٰ من الذین الخ	ریاء کار صوفی کی برائی
(۷۲۰)	ان العبد اخذ الخ	اقتضائے حال کا اتباع
(۷۲۱)	ان احد کم مراٰۃ الخ	کسی خاص شخص کو نصیحت کرنے کا ادب
(۷۲۲)	ان دین اللہ لن ینصرہ الخ	صوفیاء کا اپنے لوگوں کی تکمیل کے اہتمام کا راز
(۷۲۳)	ان الشیطن ربما الخ	علم بلا عمل کوئی چیز نہیں

(۷۲۴)	ان فلانا الخ	ہدیہ کو کسی غدر سے قبول نہ کرنا
(۷۲۵)	ان للّٰہ تعالیٰ عبادًا یختصھم الخ	جو شخص لوگوں کو فائدہ پہنچانے میں بخل کرے اُس کی مذمت
(۷۲۶)	ان للّٰہ تعالیٰ عبادًا یعرفون الناس الخ	صحیح کشف والہام کا بھی حجت نہ ہونا
(۷۲۷)	ان للّٰہ تعالیٰ عباداً الخ	راحت ولایت کے منافی نہیں
(۷۲۸)	ان للمسلم حقا الخ	آنے والے کے لئے ذرا اپنی جگہ سے حرکت کرنا
(۷۲۹)	ان لکل امۃ امینًا الخ وان لکل امۃ حکیمًا الخ	سلسلہ میں داخل ہونے والے کے لئے کوئی لقب تجویز کرنا
(۷۳۰)	ان مثل الذی یعود الخ	تربیت کی مصلحت سے تعریض کرنا
(۷۳۱)	انکم قادمون الخ	صفائی اور زینت دوسرے کے احترام کی نیت سے کرنا بدون افتخار کے
(۷۳۲)	انما الامل رحمۃ	احوال غیر اختیاریہ میں کچھ اضمحلال ہوجانے کی حکمت
(۷۳۳)	انما الاعمال کالوعاء	جس کے اعمال ظاہرہ فاسد ہوں اُس سے احتیاط رکھنا

(۷۳۴)	انی لا دخل الخ	کمال نماز سے [illegible] کا لازم [illegible]
(۷۳۵)	اولیاء الله تعالیٰ الخ	ولایت کی بعض [illegible]
(۷۳۶)	ایاکم والغلو الخ	دین کے اندر [illegible]
(۷۳۷)	ایتها الامة الخ	عمل کا علم سے [illegible]
(۷۳۸)	الایمان بالقدر الخ	اخلاق ذمیمہ کا اعمال سے معالجہ

حصہ چہارم تشرف

حرف الباء

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۷۳۹)	بحسب امرء الخ	مضر بودن شہرت مبتدی را نہ منتہی را
(۷۴۰)	بعثت بمداراۃ الخ	مداراۃ
(۷۴۱)	البذاذۃ الخ	ترک تکلف در لباس وغیرہ
(۷۴۲)	بالداخل الخ	تانیس نو وارد
(۷۴۳)	البلاء الی من یحسن الخ	ابتلاء مخلصین

حرف التاء

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۷۴۴)	تبسمک الخ	حسن معاشرت
(۷۴۵)	تجد المؤمن الخ	ضروری سعی در اختیاریات و ضرر افراط حزن در غیر اختیاریات

(۷۴۶	تعرض الاعمال الخ	رعایت موافقت شیخ بعد وفات او
(۷۴۷	تفقدوا نعالکم الخ	عدم تنافی اہتمام مال دنیا بکمال دین
(۷۴۸	تفکروا فی کل شی الخ	فکر فی ذات اللہ (تعالیٰ) سے نہی اور ذکر ذات اللہ (تعالیٰ) کی مطلوبیت
(۷۴۹	تقربوا الخ	نفرت از عصات بوجہ معصیت بہ نیت اصلاح ایشاں وحفاظت خویش نہ بنا برکہ خویش وتحقیر ایشان
(۷۵۰	تواضعوا الخ	حقوق شیخ وتلمیذ

التاء مع الالف واللام

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۷۵۱	التائب من الذنب الخ	عدم اشتراط عدم عود در توبہ حقیقی
(۷۵۲	تحولوا الخ	انتقال از مقام غفلت و معصیت
(۷۵۳	تکلف لك الخ	افطار صوم نفل برائے ضیف یا ضیف
(۷۵۴	التحدث بالنعمة شکر	تحدث بالنعمة

حرف الثاء

عنوان مسئلہ	حدیث	نمبر مسئلہ
مذموم نہ بودن اُمور غیر اختیاریہ بشرط عدم عمل پر مقتضیات اختیاریہ آنہا	ثلث لازمات الخ	(۷۵۵)
قوت بیانیہ کے محمودیت کے قیود	ثلث من الایمان	(۷۵۶)
ترک نکاح بسبب مصلحت دینیہ	ثلاثة فی ظل الخ	(۷۵۷)
ذم زعم توکل مع سوءتدبیر	ثلاثة لا یجیبهم الخ	(۷۵۸)
ذم سوءتدبیر	ثلاثة یدعون الخ	(۷۵۹)

حرف الجیم

عنوان مسئلہ	حدیث	نمبر مسئلہ
برکات وآداب صحبت صوفیہ	جالسوا الکرام الخ	(۷۶۰)
فضل صوفیاء	جلساء الله غدا الخ	(۷۶۱)
ماخذ حدیث من اراد ان یجلس مع اللہ فلیجلس مع اهل التصوف بودن قلب مدار ذمائم		(۷۶۲)
بودن قلب مدار ذمائم	الجبروت الخ	(۷۶۳)
تکثیر تہلیل	جددوا الخ	(۷۶۴)

حرف الحاء

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۷۶۵)	حببوا الخ	ترجیح تربیۃ بطریق تذکیر نعم الٰہیۃ
(۷۶۶)	حزقۃ حزقۃ الخ	ملاطفت با اطفال مع مصالح آن
(۷۶۷)	حقیق الخ	لزوم اتخاذ وقت خلوت و حکمت آن
(۷۶۸)	الحمد للہ الذی رد کیدہ الی الوسوسۃ	علاج وسوسہ بمراقبہ منافع آن
(۷۶۹)	الحزن الخ	بودن حزن اعلیٰ طریق مجاہدہ

حرف الخاء

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۷۷۰)	خیارکم الخ	خصائص صوفیاء محققین محققین
(۷۷۱)	خیر دینکم الخ	مراعاۃ سہولت در اعمال و تعلیم

حرف الدال

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۷۷۲)	الدنیا حرام الخ	ثبوت امتیاز طالبان حق از طالبان آخرت
(۷۷۳)	دعاء الخ	التماس دعا از اطفال

حرف الذال

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۷۷۴	ذروا الخ	معاملہ با مکاشفین اہل اسرار خصوص بہالیل ومجاذیب
(۷۷۵	ذکر الصالحین الخ	اصل تدوین سوانح اولیاء

حرف الراء

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۷۷۶	رُب اشعث الخ	عدم لزوم دعا یا اجابت ولایت را
(۷۷۷		سیف زباں بودن بعض اولیاء
(۷۷۸		حقیر بودن بعض اولیاء در ظاہر
(۷۷۹	رب عابد الخ	حرمت بیعت از شیخ جاہل
(۷۸۰	رحم الخ	لزوم آثار خوف یا شوق بر اولیاء
(۷۸۱	رکعۃ الخ و رکعتان من رجل الخ و رکعتان من عالم الخ	ماخذ مقولہ تفاضل عبادت عارف بر عبادت غیر عارف بعدد کثیر
(۷۸۲	ارجوا القلوب الخ	رعایت راحت در معمولات

حرف الزا

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۷۸۳	زر غبًا الخ	عدم ملازمت صحبت شیخ بدون ضرورت

(۷۸۴)	زرفی اللہ فانہ من زار الخ	اہتمام ملاقات اہل اللہ
(۷۸۵)	الزائر الخ	عار و اعراض نہ کردن از عطیہ اہل اللہ
(۷۸۶)	الزھد الخ	سبب راحت بودن زہد

حرف السین

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۷۸۷)	سالت ربی ان یلا یعذب الاھین	معاملہ با ضعفاء العقول
(۷۸۸)	سلامۃ الرجل	عزلۃ در زمان فتن
(۷۸۹)		رفع تعارض فیما بین حدیث وکلام صوفیاء در باب نیت در عزلت
(۷۹۰)	سووا القبور الخ	تعدیل در ابقائے نشان قبور
(۷۹۱)	السر افضل من العلانیۃ الخ	وجوہ تفاضل عمل سر وعلانیہ
(۷۹۲)		ماخذ مقولہ ریاء الشیخ خیر من اخلاص المرید

حرف الشین

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۷۹۳)	شھید البحر الخ	موت بعض حضرات بلا واسطہ ملک الموت
(۷۹۴)		فضل اہل خطرات باطنہ

حرف الصاد

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۷۹۵)	صل صلوۃ الخ	مراقبہ معین تکمیل عبادت

(۷۹۶)		تدبیر غنائے قلبی بودن یاس عن الخلق
(۷۹۷)		مراقبہ معین حفظ زلات لسان وجوارح
(۷۹۸)	الصراط المستقیم	تسہیل محققین طریق را

حرف الضاد

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۷۹۹)	ضعفوا السوط الخ	تعاہد طالبین بتادیب
(۸۰۰)	الضیافۃ الخ	تکفل اضیاف ضروریات خودرا

حرف الطاء

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۸۰۱)	طعام المؤمنین الخ	اصل لبث تامدۃ طویلہ بدون طعام
(۸۰۲)	الطرق یظہر الخ	وسعت علوم عارفین

حرف الظاء

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۸۰۳)	ظلم دون ظلم الخ	تفاوت معاملہ بتفاوت منشاء
(۸۰۴)	الظن یخطی الخ	احتیاط بسبب احتمال بعید بلکہ ابعد

حرف العین المهملة

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۸۰۵)	عاقبوا الخ	تلطف در مواخذہ طالبین ضعیف العقل

(۸۰۶)	عجبت من قوم الخ	عدم تنافی درمیان ثروت و کمال دین
(۸۰۷)	علم الباطن الخ	اثبات علم باطن وعدم حجیت
(۸۰۸)	علم النسب الخ	ذم تعمق درنسب ظاہری یا باطنی
(۸۰۹)	علموا الخ	علاج غضب
(۸۱۰)	عليكم بألبان البقر الخ	منع غلو در ترک لحم بقر
(۸۱۱)	عليكم بلباس الخ	برکت لبس صوف
(۸۱۲)	عليكم بلا اله الا الله	فضیلت کثرت تہلیل واستغفار
(۸۱۳)	والاستغفار الخ	عدم کفایت ذکر بحالت بدعت
(۸۱۴)	عمل قليل الخ	ترجیح عمل قلیل صحیح العقیدہ بر عمل کثیر فاسد العقیدہ
(۸۱۵)	عودوا الخ	غلطی در عبادت نہ پنداشتن اعمال باطنہ را

حرف الغين المعجمة

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۸۱۶)	الغناء الخ	مضرت قویہ شغل سماع

حرف الفاء

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۸۱۷)	فصل بين الحلال والحرام	ابطال استدلال براباحت تغنی مطلقا
(۸۱۸)	في السماء الخ	غلطی معترضین برنرمی یا سختی اولیاء

(۸۱۹)	فی الوضوا لخ	بصیرت صوفیاء در حدود اعمال

حرف القاف

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۸۲۰)	قال اللہ تعالیٰ اذا احب الخ	کافی بودن حب عقلی موت ووافی بودن حب طبعی آں
(۸۲۱)	المتحابون الخ	شان اہل نسبت غیر اہل افادۂ عالیہ
(۸۲۲)	وجبت محبتی الخ	شان اہل نسبت اہل افادۂ عالیہ
(۸۲۳)	قال اللہ تعالیٰ ابن ادم الخ	اہتمام خاص برائے ذکر بعد نماز فجر وعصر
(۸۲۴)	قلیل التوفیق الخ	اصل قول جذبۃ من جذبات الحق الخ ونقص نہ بودن قلت عقل دنیا
(۸۲۵)	القدر سر اللہ فلا تفشوا الخ	امکان انکشاف سر قدر بر خواص العباد
(۸۲۶)		نہی از افشاءِ اسرار غامضہ

حرف الکاف

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۸۲۷)	کفی باالمرء الخ	قدردانی ہدیہ
(۸۲۸)	کفی باالمرء من الشر الخ	شہرت محمودہ ومذمومہ
(۸۲۹)	کما یضاعف الخ	حکمت ابتلاء اہل اللہ بمصیبت

(۸۳۰)	كان الله ولا شئ غيره	تحقیق منشا غلط در قدم عام منقول از بعض جہلاء صوفیاء

حرف اللام

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۸۳۱)	ولان يهدى الله على يديك الخ	فضیلت حرص اشاعت طریق
(۸۳۲)	لو احسن الخ	نافع بودن شیخ محقق غیر کامل بشرط اعتقاد

حرف الميم

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۸۳۳)	ما تجالس الخ	سکوت بوقت کلام جلیس
(۸۳۴)	ما من عبد يمر الخ	تحقیق سماع موتی بقید تعلق مسموع بایشاں
(۸۳۵)	ما من عبد كانت الخ	بناء اختلاف مسلک اہل اللہ در قرض گرفتن
(۸۳۶)	ما من عبد استحى الخ	وبال استنکاف از بعضے افعال یا اموال حلال
(۸۳۷)	مانع الحديث الخ	ذم اظہار علوم بر غیر اہل و کتمان از اہل
(۸۳۸)	من اخون الخ	ذم تجارت شیخ در اشیائیکہ بطالبان تعلق دارد
(۸۳۹)	من فقه الخ	عدم تنافی درمیان اکتساب و درمیان کمال و تکمیل

(۸۴۰)	من اتی الخ	ضرر قلق شدید بر قوت معمولات بعذر
(۸۴۱)	من اتته الخ	انفراد یا تشریک جلساء در ہدیہ
(۸۴۲)	من اتقی الخ	ہیبت اہل اللہ بر دیگراں
(۸۴۳)	من امر الخ	طریق صوفیاء در نصیحت
(۸۴۴)	من تبتل الخ	ذم ترک نکاح قربت پنداشتن
(۸۴۵)	من تطبب الخ	شناعت حال پیر جاہل
(۸۴۶)	من رحم الخ	جمع بین الذبح والرحمۃ
(۸۴۷)	من زھد الخ	عطائے علوم وہبیہ باہل اللہ
(۸۴۸)	من کان لہ الخ	ملاطفت با اطفال و رعایت حالت طالبین
(۸۴۹)	من لم یقبل الخ	ذم تنگ دلی در عمل بالرخص
(۸۵۰)	المؤمن یالف الخ	حدود اختلاط مع الناس
(۸۵۱)	المنافق الخ	تحقیق بکاء مطلوب و بکاء مذموم
(۸۵۲)	ما استخف قوم الخ	اکرام ارزاق خصوص خبز
(۸۵۳)	مجالسۃ العالم الخ	ذم بعد عن العلماء
(۸۵۴)	من تمام العیادۃ الخ	رعایت راحت مریض
(۸۵۵)	من شکر الخ	اظہار نعمت ظاہرہ و باطنہ
(۸۵۶)	من احسن الخ	رعایت حالت طالبین در مجاہدات
(۸۵۷)	من استنجی الخ	ذم غلو در طہارت

(۸۵۸)	المترقصون الخ	ذم رقص ریاءً وعذر در رقص بلا اختیار یا بغرض محمود

حرف النون

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۸۵۹)	النظر الی علی الخ	اہتمام زیارت اہل اللہ

حرف الهاء

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۸۶۰)	هدية الله الی المؤمن الخ	بشارت بآمدن سائل

حرف الواؤ

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۸۶۱)	او قروا الخ	حفظ مراتب مریدین
(۸۶۲)	ویل لمن الخ	ذم صوفی ریاکار

حرف لا

نمبر مسئلہ	حدیث	عنوان مسئلہ
(۸۶۳)	لا باس بالحدیث الخ	حدر روایت صوفیہ احادیث را
(۸۶۴)	لا خزام الخ	ذم بعض مجاہدات جہلاء
(۸۶۵)	لا تنظروا الی المردان الخ	ضلالت بودن تعلق با مارد
(۸۶۶)	لا یجھر الخ	شرطِ ذکر جہر
(۸۶۷)	لا یقوم بدین الله الا الخ	شرط شیخ کامل

حرف الیاء

عنوان مسئلہ	حدیث	نمبر مسئلہ
عدم کفایت علم بدون عمل و عمل بدون علم	یکون فی اٰخر الزمان الخ	(۸۶۸)
ذم غلو در اعمال	یا ایھا الناس ایا کم الخ	(۸۶۹)
ذم غلو در مجاہدات	یاخولۃ الخ	(۸۷۰)

بقیہ حقیقۃ الطریقۃ

عنوان مسئلہ	حدیث	نمبر مسئلہ
تجلی حق در خلق بلا حلول	انا فی اللیلۃ الخ	(۸۷۱)

حاشیہ (اس کے متعلق فہرست ہذا میں مسئلہ نمبر ۲۳۹ کا حاشیہ دیکھ لیا جاوے۔ ۱۲)

بقیۃ التشرف جلد اوّل

(اس عنوان کی ضرورت فہرست ہذا میں مسئلہ نمبر ۳۹۸ کا حاشیہ دیکھنے سے واضح ہوگی۔

عنوان مسئلہ	حدیث	نمبر مسئلہ
علم نبوی کا محیط بجمیع الواقعیات نہ ہونا	لا احصی ثناءً الخ	(۸۷۲)

حاشیہ (اس کے متعلق فہرست ہذا کے مسئلہ نمبر ۳۹۸ کا حاشیہ دیکھ لیا جاوے۔ ۱۲)

نوٹ

فہرست بالا کے مضامین کا اخیر نمبر آٹھ سو بہتر (۸۷۲) ہے۔ ان میں بعض مسائل مکرر بھی ہیں جو ذیل میں درج ہیں:

مسئلہ اوّل تمثل۔ نمبر ا و نمبر ۳۸ و نمبر ۱۸۵۔

مسئلہ دوم بیعت طریقۃ۔ نمبر ۴ونمبر ۳۱۶۔

مسئلہ سوم بیعت ادخال۔نمبر ۱۲۲/ونمبر ۳۶۰۔

مسئلہ چہارم توسط فی المجاہدہ۔نمبر ۱۵/ونمبر ۹ونمبر ۴۴۳ونمبر ۴۴۵ونمبر ۴۴۶و نمبر ۴۴۷ونمبر ۴۴۸ونمبر ۴۸۸ونمبر ۶۸۲ونمبر ۸۷۰۔

مسئلہ پنجم تمثیل صفات بآب ودریا۔نمبر ۱۶/ونمبر ۱۱۵۔

مسئلہ ششم مراقبہ۔نمبر ۱۸/ونمبر ۵۳ونمبر ۲۷ونمبر ۳۰۶۔

مسئلہ ہفتم علم وھبی۔نمبر ۲۹ونمبر ۳۷۔

مسئلہ ہشتم کرامت۔نمبر ۳۹ونمبر ۸۶ونمبر ۱۰ونمبر ۲۲۶ونمبر ۲۲۷ونمبر ۵۷ونمبر ۱۸۶

مسئلہ نہم غیبت ومحو۔نمبر ۴۴ونمبر ۶۳۔

مسئلہ دہم ثبوت ابدال۔نمبر ۳۵۸ونمبر ۵۶۶۔

مسئلہ یازدہم اشتراط تناسب نمبر ۱۵۶/ونمبر ۵۴۶ونمبر ۵۷۵۔

مسئلہ دوازدہم عدم اخلال خطرہ درکمال صلوۃ۔نمبر ۶۱ونمبر ۳۲۲۔

مسئلہ سیزدہم نور ظلمت قلب۔نمبر ۷۰ونمبر ۲۵۲ونمبر ۳۳۰ونمبر ۴۲۹۔

مسئلہ چہاردہم وجد۔نمبر ۷۷ونمبر ۱۲۳ونمبر ۳۲۵،نمبر ۳۵۹۔

مسئلہ پانزدہم ثبوت عالم مثال۔نمبر ۸۲ونمبر ۱۳۱/ونمبر ۲۷۱۔

مسئلہ شانزدہم بیعت غائبانہ۔نمبر ۸۸ونمبر ۲۱۶۔

مسئلہ ہفدہم معذرت دررد ہدیہ۔نمبر ۹۳ونمبر ۷۲۴۔

مسئلہ ہشدھم عفو از مغلوب الحال۔نمبر ۱۰۲/ونمبر ۵۱۵۔

مسئلہ نوازدہم بودن بلا از علامات ولایت۔نمبر ۵۱۹ونمبر ۵۷۹۔

مسئلہ بستم الھام نمبر ۱۰۷ونمبر ۱۲۴۔

مسئلہ بست ویکم جواب اعتراض برجہد فی العمل نمبر ۱۳۳ونمبر ۱۴۷۔

مسئلہ بست ودوم قطع اسباب تفرق خاطر نمبر ۱۳۶/نمبر ۴۷۳ونمبر ۴۱۲۔

مسئلہ چہل و پنجم حق تعالیٰ کا مدرک بالکنہ نہ ہونا۔ نمبر ۳۹۸ و نمبر ۵۵۸۔

مسئلہ چہل و ششم کائنات کا مظاہر تجلیات ہونا۔ نمبر ۴۰۱ و نمبر ۴۰۲۔

مسئلہ چہل و ہفتم تاکید حقوق عباد خصوص مشائخ۔ نمبر ۴۱۹ و نمبر ۴۲۰۔

مسئلہ چہل و ہشتم توجیہ کلام مجازی۔ نمبر ۴۴۹ و نمبر ۴۵۲۔

مسئلہ چہل و نہم عدم تنافی درمیان اُمور طبعیہ و درمیان کمال۔ نمبر ۴۸۷ و نمبر ۵۳۵ و نمبر ۱۹۹

مسئلہ پنجاھم ذم بعض فقر۔ نمبر ۴۹۷ و نمبر ۵۹۷۔

مسئلہ پنجاہ و یکم تنفیر از دنیا۔ نمبر ۵۰۰ و نمبر ۵۰۱۔

مسئلہ پنجاہ و دوم و سوم غرور بودن رجاء قادر بغیر عمل و اعتبار رجاء عاجز بدون عمل۔ مجموعہ نمبر ۵۲۷ و نمبر ۵۲۸ مع نمبر ۵۲۹۔

مسئلہ پنجاہ و چہارم فضیلت فقر نمبر ۵۳۷ و نمبر ۵۹۵۔

مسئلہ پنجاہ و پنجم بتکلف وجد کرنے کی اصل۔ نمبر ۶۱۹ و نمبر ۷۰۰۔

مسئلہ پنجاہ و ششم ھیبت اھل اللہ۔ نمبر ۶۵۰ و نمبر ۸۴۲۔

مسئلہ پنجاہ و ہفتم اشتیاق موت۔ نمبر ۷۸۳ و نمبر ۱۳۹۔

مسئلہ ھشتم ادلال۔ نمبر ۵۹ و نمبر ۱۸۲۔

مسئلہ پنجاہ و نہم امساک تبرکات۔ نمبر ۲۵ و نمبر ۸۷ و نمبر ۱۱۰/ و نمبر ۱۲۸/ و نمبر ۱۴۲/ و نمبر ۶۰۱۔

ان مسائل مکررہ کے عدد تکرار کو حسب تفصیل ذیل اگر حذف کر دیا جاوے کہ مسئلہ اوّل میں سے دو (۲)۔ اور مسئلہ دوم میں سے ایک۔ اور مسئلہ سوم میں سے ایک۔ اور مسئلہ چہارم میں سے نو۔ اور مسئلہ پنجم میں سے ایک۔ اور مسئلہ ششم میں سے تین (۳)۔ اور مسئلہ ہفتم میں سے ایک اور مسئلہ ہشتم میں سے چھ (۶)۔ اور مسئلہ نہم میں سے ایک۔ اور مسئلہ دہم میں سے ایک۔ اور مسئلہ یازدہم میں سے دو (۲)۔ اور مسئلہ دوازدہم میں سے ایک۔ اور مسئلہ سیزدہم میں سے تین (۳)۔ اور مسئلہ چہاردہم میں

سے تین (۳) ۔ اور مسئلہ پانزدہم میں سے دو (۲) ۔ اور مسئلہ شانزدہم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ ہفدہم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ ہشدہم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ نوازدہم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ بستم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ بست ویکم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ بست ودوم میں سے دو (۲) ۔ اور مسئلہ بست وسوم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ بست وچہارم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ بست وپنجم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ بست وششم میں سے دو (۲) ۔ اور مسئلہ بست وہفتم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ بست وہشتم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ بست ونہم میں سے دو (۲) اور مسئلہ سی ام میں سے ایک ۔ اور مسئلہ سی ویکم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ سی ودوم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ وسوم میں سے دو (۲) ۔ اور مسئلہ سی وچہارم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ سی وپنجم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ سی وششم میں سے ایک اور مسئلہ سی وہفتم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ سی وہشتم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ سی ونہم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ چہلم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ چہل ویکم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ چہل ودوم سے دو (۲) اور مسئلہ چہل وسوم میں سے دو (۲) ۔ اور مسئلہ چہل وچہارم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ چہل وپنجم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ چہل وششم میں سے ایک اور مسئلہ چہل وہفتم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ چہل وہشتم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ چہل ونہم میں سے دو ۔ اور مسئلہ پنجاہم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ پنجاہ ویکم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ پنجاہ ودوم وسوم میں سے ۔ اور مسئلہ پنجاہ وچہارم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ پنجاہ وپنجم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ پنجاہ وششم میں سے ایک ۔ اور مسئلہ پنجاہ وہفتم میں سے ایک اور مسئلہ پنجاہ وہشتم میں سے ایک اور مسئلہ پنجاہ ونہم میں سے پانچ اور مسئلہ شصتم میں سے ایک جس کا ذکر اوّل کے خاتمہ میں ہے تو اس دعوے شرف اور ضرورت کی مزید تائید ہوتی ہے جن کی میزان بانوے ہوتی ہے تو اس حذف کے بعد مضامین کا عدد سات سو اسّی (۷۸۰) باقی رہتا ہے ۔ پس علم تصوف کے اتنے مسائل کا مدلول احادیث ہونا ثابت ہوتا ہے ۔ کیا اَب بھی کسی کو ایسے علم کے شرف اور

ضرورت میں شبہ رہ سکتا ہے اور جب اس کے ساتھ اُن مسائل کی تعداد بھی ملا لی جاوے جو قرآن مجید کے مدلول ہیں۔ رزقنا اللہ تعالٰی سلامۃ الفهم:: ونجانا من ظلمات الوهم۔ الحمدللہ! عنوانات التصوف کا حصہ دوم ختم ہوا۔

تتمہ فہرست مکرّرات ہر دو حصہ

ہر حصہ کے اخیر میں جو مکررات کی فہرستیں ہیں یہ ہر ہر حصہ کے متعلق ہیں۔ اس کے بعد مجموعہ حصتین کے مکررات کا بھی انتخاب کیا گیا یعنی وہ مسائل جو قرآن وحدیث دونوں میں مذکور ہیں۔ سو وہ ساٹھ (۶۰) مسئلے ہیں جو ذیل میں مذکور ہیں۔ مسئلہ قرآنیہ کے نمبر کے نیچے ق بنا دیا گیا ہے اور مسئلہ حدیثیہ کے نیچے ح بنا دی گئی ہے۔ باقی اِن سب فہرستوں کے متعلق ضروری مضمون تمہید رسالہ میں مذکور ہوا ہے۔

مسئلہ اوّل شعور جمادات۔ نمبر ۳۲/ق　　ونمبر ۲۳۵/ح

مسئلہ دوم مراقبہ۔ نمبر ۵۵/ق　　ونمبر ۱۸/ح

مسئلہ سوم منع غلو فی الریاضۃ۔ نمبر ۵۹/ق　　ونمبر ۷۹/ح

مسئلہ چہارم عدم تنافی درمیان ثروت وکمال دین۔ نمبر ۶۸/ق　و نمبر ۸۰۶/ح

مسئلہ پنجم مجاہدہ کی تعدیل نمبر ۷۲/ق　و　نمبر ۴۴۵/ح

مسئلہ ششم الفانی لایرد۔ نمبر ۱۰۸/ق　　و نمبر ۲۹۰/ح

مسئلہ ہفتم عدم انتہاء ترقی عارف۔ نمبر ۱۲۸/ق　و نمبر ۱۷/ح

مسئلہ ہشتم غیر اختیاری چیز کا مذموم نہ ہونا۔ نمبر ۱۳۸/ق　و　نمبر ۶۶۳/ح و نمبر ۲۲۱/ق

مسئلہ نہم کرامت۔ نمبر ۱۴۱/ق　ونمبر ۵۷/ح

مسئلہ دہم تمنائے موت۔ نمبر ۱۷۱/ق　　و نمبر ۵۴۹/ح

مسئلہ یازدہم انتفاع بما دون خود۔ نمبر ۱۷۸/ق و نمبر ۳۳۴/ح

مسئلہ دوازدہم اصل علم اسرار۔ نمبر ۱۷۹/ق و نمبر ۳۳۷
مسئلہ سیزدہم انچہ برخود نہ پسندی بر دیگران مپسند۔ نمبر ۱۹۶/ق و نمبر ۶۳۳/ح
مسئلہ ﴿مسئلہ ہشتم بھی بعینہ یہی ہے غالباً ذہول سبب ہوا ہے اس تکرار کا ملاحظہ ہو عبارت ذیل تمہید خواہ احتمال تکرار کے سبب کیونکہ اتنی بڑی تعداد میں انتخاب کرنا عادۃً نقص سے خالی نہیں ہو سکتا۔ اھ۔ ۱۲ منہ﴾ چہاردہم غیر اختیاری چیز کا مذموم نہ ہونا۔ نمبر ۲۲۱/ق و نمبر ۶۶۳/ح
مسئلہ پانزدہم بطلان مذہب اباحیہ۔ نمبر ۲۳۳/ق و نمبر ۵۴۸/ح۔
مسئلہ شانزدہم استدراج بودن بقاء احوال مع المعاصی۔ نمبر ۱۸۵/ق و نمبر ۵۲۶/ح
مسئلہ ہفدم وجد کا اثبات۔ نمبر ۳۰۹/ق و نمبر ۷۷/ح۔
مسئلہ ہشدھم مسئلہ استعداد۔ نمبر ۳۸۸/ق و نمبر ۷۱/ح
مسئلہ نوزدہم سماع موتی۔ نمبر ۳۹۴/ق و نمبر ۲۸۶/ح
مسئلہ بستم عدم اغترار بالخوارق۔ نمبر ۴۰۳/ق و نمبر ۲۴۶/ح
مسئلہ بست ویکم معافی از مغلوب نمبر ۴۱۷/ق و نمبر ۵۱۵/ح
مسئلہ بست ودوم معیت۔ نمبر ۴۴۲/ق و نمبر ۳۱۵/ح
مسئلہ بست وسوم برکات صحبت شیخ۔ نمبر ۵۰۹/ق و نمبر ۱۲/ح
مسئلہ بست وچہارم عفو از اہل سکر۔ نمبر ۵۸۲/ق و نمبر ۱۰۰/ح
مسئلہ بست وپنجم الہام۔ نمبر ۷۳۸/ق و نمبر ۱۰۷/ح
مسئلہ بست وششم کرامت۔ نمبر ۷۴۵/ق و نمبر ۳۹/ح
مسئلہ بست وہفتم ذم ریا۔ ۷۵۹/ق و نمبر ۴۵۱/ح
مسئلہ بست وہشتم عطاء لقب مریدرا۔ ۸۸۷/ق و نمبر ۲۱۲/ح
مسئلہ بست ونہم رعایت حال طالب۔ نمبر ۱۲۷/ق و نمبر ۱۱۷/خ
مسئلہ سی ام امکان عدم ادراک کنہ کشف خود۔ نمبر ۱۰۰۶/ق و نمبر ۳۶/ح
مسئلہ سی ویکم تجلی حق در خلق بلا حلول۔ نمبر ۱۰۰۷/ق و نمبر ۱۸۷/ح

مسئلہ سی و دوم صحت خوارق۔ نمبر ۱۰۱۷/ق ونمبر ۲۴۸/ح۔
مسئلہ سی و سوم غیرت۔ نمبر ۱۱۷۵/ق ونمبر ۲۷۳/ح۔
مسئلہ سی و چہارم عدم منافاۃ وسوسہ کمال را۔ ۱۲۱۹/ق ونمبر ۳۱۸/ح۔
مسئلہ سی و پنجم طریق تصوف۔ نمبر ۱۲۷۸/ق ونمبر ۲۵۰/ح
مسئلہ سی و ششم اثبات ظلمت قلب۔ نمبر ۱۳۶۳/ق ونمبر ۲۵۲/ح
مسئلہ سی و ہفتم بعض اخلاق۔ نمبر ۶۳۷/ق ونمبر ۶۹۳/ح
مسئلہ سی و ہشتم مذمت شیوخ مزورین۔ نمبر ۹۱/ق ونمبر ۳۴۳/ح۔
مسئلہ سی و نہم بودن قلب مدار اصلاح۔ نمبر ۱۲۴/ق ونمبر ۵۵۶/ح
مسئلہ چہلم نفی تصرف مستقل عن الشیخ۔ نمبر ۳۰۶/ق ونمبر ۶۰/ح
مسئلہ چہل و یکم شرط شیخ کامل۔ نمبر ۵۱۳/ق ونمبر ۸۶۷/ح
مسئلہ چہل و دوم اصل تدوین سوانح اولیاء۔ نمبر ۵۷۲/ق ونمبر ۵۷۷/ح
مسئلہ چہل و سوم لحاظ داشتن رتبہ ناس۔ نمبر ۸۰۹/ق ونمبر ۱۰۷/ح۔
مسئلہ چہل و چہارم مہاجرت مرید برائے زجر۔ نمبر ۷۶۴/ق ونمبر ۴۸/ح
مسئلہ چہل و پنجم قبض از معصیت۔ نمبر ۸۲۶/ق ونمبر ۵۲۲/ح
مسئلہ چہل و ششم محل تقویٰ۔ نمبر ۸۷۱/ق ونمبر ۴۸۶/ح
مسئلہ چہل و ہفتم اختلاف تعلیم حسب استعداد۔ نمبر ۸۸۳/ق ونمبر ۱۵۰/ح
مسئلہ چہل و ہشتم اھل اللہ کے اخلاق۔ نمبر ۱۰۴۶/ق ونمبر ۶۹۳/ح
مسئلہ چہل و نہم ہیبت اہل اللہ۔ نمبر ۱۰۴۵/ق ونمبر ۶۵۰/ح
مسئلہ پنجاھم موتوا قبل ان تموتوا۔ نمبر ۱۱۱۶/ق نمبر ۱۷/ح
مسئلہ پنجاہ و یکم قبض میں تسلی۔ نمبر ۱۳۷۳/ق ونمبر ۳۵۵/ح
مسئلہ پنجاہ و دوم معاند کے ساتھ طرز جواب۔ نمبر ۱۲۷۵/ق ونمبر ۶۷۶/ح
مسئلہ پنجاہ و سوم توسع فی الدنیا کا علامات قبول سے نہ ہونا۔ نمبر ۱۶۷۱/ق ونمبر ۶۶۱/ح

مسئلہ پنجاہ و چہارم شیخ و مرید میں مناسبت کا شرط نفع ہونا۔ نمبر ... ونمبر ۵۳۶/ح۔

مسئلہ پنجاہ و پنجم تبرک بآثار صالحین۔ نمبر ۱۰۶/ق ونمبر ۲۵ ح۔

مسئلہ پنجاہ و ششم عدم منافات در اسباب و توکل۔ نمبر ۵۵۲/ق ونمبر ... ح۔

مسئلہ پنجاہ و ہفتم بقائے طبعیات در کاملین۔ نمبر ۷۹۸/ق ونمبر ۹۹ ح۔

مسئلہ پنجاہ و ہشتم امتناع معرفت بالکنہ۔ نمبر ۸۱۲/ق ونمبر ۵۵۸ ح۔

مسئلہ پنجاہ و نہم تمثل۔ نمبر ۳۳۲/ق ونمبر ۱/ح۔

مسئلہ شصتم ادلال۔ نمبر ۸۵۷/ق ونمبر ۱۸۲/ح۔

خاتمہ

اِن ساٹھ (۶۰) میں سے ایک ایک کو بوجہ تکرار حذف کر دیا جائے تو بنا بر توجیہ مذکور فی التمہید اس محذوف کو فہرست مسائل حدیث سے جس کی تعداد سات سو اسی (۷۸۰) ہے کم کر کے مسائل حدیث کے سات سو بیس رہتے ہیں۔ اور مسائل قرآنیہ کی تعداد بعد حذف مکررات تیرہ سو چونتیس (۱۳۳۴) تھی یہ سب مجموعہ بیس سو سے کچھ زائد ہوتا ہے۔ میں اس پر پھر اُس دعوے کو متفرع کروں گا کہ جس فن کے بیس سو سے زائد مسائل قرآن وحدیث کے مدلول ہیں اُس کے شرف میں کیا کلام ہوسکتا ہے۔ وہذا آخر الکلام فی ہذا المقام والحمد للہ اوّلاً وآخراً وباطناً وظاہراً۔

اشرف علی عفی عنہ

ضمیمہ عنوانات التصوف

بعد الحمد والصلوٰۃ جب "عنوانات التصوف" لکھا جا رہا تھا اس زمانہ میں محبی مولوی شہاب الدین نے میرے پاس ایک مجموعہ تصوف کی چند کتابوں کی فہرست کا بھیجا

جس میں زیادہ تر میری تالیفات ہیں اُن میں وہ کتابیں بھی ہیں
''عنوانات التصوف'' میں لکھی گئی یعنی مسائل السلوک وحقیقۃ الطریقۃ
کے علاوہ اور کتابیں بھی اور بعض کتابیں دوسرے بزرگوں کی ہیں۔ اور معلوم
اُنہوں نے ''عنوانات التصوف'' کی خبر پا کر اس سلسلہ کو آئندہ کے لئے بند کر دیا
اور موجودہ ذخیرہ کو یہاں بھیج دیا جو اُس وقت خلوص کے ساتھ اُن کی تطییب قلب
کے لئے رکھ لیا گیا کئی روز کے بعد خیال آیا کہ اس کو ''عنوانات التصوف'' کا ضمیمہ
بنا دینا مناسب ہے جو کتابیں غیر مشترک ہیں اُن میں تو اس ضمیمہ کا مفید ہونا ظاہر ہے
جو مشترک ہیں اُن میں اس طرح مفید ہے کہ جو ناظرین تفصیل کے شائق ہیں وہ
''عنوانات التصوف'' کا مطالعہ کرلیں گے اور جو اجمال پر قانع ہیں اُن کو اس ضمیمہ کے
مطالعہ میں سہولت ہوگی۔ ولکل وجھۃ ھو مولیھا آگے وہ اجمالی فہرستیں علی الترتیب
مذکور ہیں فاستبقوا الخیرات وبیدہ ازمۃ الحسنات۔

فقط کتبہ اشرف علی لمستصف شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ۔

☆☆☆☆

مختصر فہرست مضامین رفع الشکوک ترجمہ ''مسائل السلوک'' جلد اوّل

سورۃ الفاتحہ

(۱) مقام حمد وذکر۔ (۲) مشاہدۂ فناء خلق۔ (۳) عبدیت۔ (۴) تمکین۔ (۵) فناء و بقاء۔ (۶) طریق مستقیم بدون متابعت اہل طریق میسر نہیں۔ (۷) مطلوب صراط مستقیم تشریعی ہے نہ کہ تکوینی۔

سورۃ البقرۃ

(۸) افاضہ عارف بر سالکین۔ (۹) اعتقاد تو تمام مشائخ اہل حق کے ساتھ ایسا ہی رکھنا چاہئے جیسے اپنے شیخ کے ساتھ البتہ اتباع صرف اپنے شیخ کا ہوتا ہے جیسا بعینہ یہی حکم ہے انبیاء علیہم السلام میں۔ (۱۰) اہل اللہ کے ساتھ کوئی معاملہ کرنا ایسا ہے جیسا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کرنا۔ (۱۱) اثبات امراض قلب۔ (۱۲) احاطۂ ذاتیہ۔ (۱۳) مذمومیت قصد غرض عاجل در سلوک از احوال و مواجید۔ (۱۴) اثبات صور مثالیہ اعمال۔ (۱۵) حقیر مثالوں سے بے پروائی۔ (۱۶) طریقت میں مدار خلافت۔ (۱۷) مرید کو بعض مباحات سے منع کر دینا۔ (۱۸) منتہی کا مکر شیطان سے مامون نہ ہونا۔ (۱۹) توحید افعال و صفات و ذات۔ (۲۰) علاج بالصبر و الصلوٰۃ۔ (۲۱) علاج حُبّ مال وجاہ۔ (۲۲) طریق تسہیل عبادت و تحصیل خشوع۔ (۲۳) بزرگوں کی اولاد میں ہونے کا غیر کافی ہونا۔ (۲۴) صوفیاء کے چلّہ کی اصل۔ (۲۵)

امتناع حلول برحق سبحانہ۔ (۲۶) تواتر نعم باوجود معصیت کے استدراج ہے نہ کہ قرب۔ (۲۷) رضاء بالقضاء کے نہ ہونے کی مذمت۔ (۲۸) حق تعالیٰ کے معاملہ کو بدلنے کی مذمت۔ (۲۹) گناہ ایک دوسرے کا سبب ہوجاتا ہے۔ (۳۰) معاصی کی مضرتیں۔ (۳۱) تناسب درمیان نفس اور بقرہ خصوصاً صفراء کے۔ (۳۲) جمادات کا ذی شعور ہونا۔ (۳۳) استکبار کا اکثر معاصی کی اصل ہونا۔ (۳۴) احوال موہوبہ میں کسب کو کچھ دخل نہیں۔ (۳۵) اشتیاق موت علامات ولایت سے ہے۔ (۳۶) عداوت اہل اللہ کا عداوت حق تعالیٰ کے لئے سبب بن جانا۔ (۳۷) ادب شیخ۔ (۳۸) ایک وارد کے عوض میں دوسرے کا عطاء ہونا۔ (۳۹) اولاد مشائخ کے دعوے فلاح بناء بر انساب کا بطلان۔ (۴۰) جہلاء صوفیاء کا رد بعض اہل سلسلہ کی باہمد گر تنقیص کے بارہ میں۔ (۴۱) حق تعالیٰ کا جہت سے منزہ ہونا۔ (۴۲) جو اپنی اصلاح نہ چاہے اُس کے درپے نہ ہونا۔ (۴۳) اہلیت خلافت کے شرائط۔ (۴۴) تمنائے بقائے سلسلہ۔ (۴۵) من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔ (۴۶) موتوا قبل ان تموتوا۔ (۴۷) مقام مرادیت۔ (۴۸) طرق الی اللہ کا کثیر ہونا۔ (۴۹) ترقی کی انتہاء نہیں۔ (۵۰) بعض تعلیم صحبت پر موقوف ہے۔ (۵۱) ذکر کا اصلی ثمرہ۔ (۵۲) مجاہدہ اضطراریہ کا نافع ہونا۔ (۵۳) قبض اور تمام مصائب کا علاج۔ (۵۴) علوم معاملہ کے کتمان کی مذمت۔ (۵۵) مراقبہ۔ (۵۶) شرک فی الحب کو شرک کہہ دینا۔ (۵۷) مطلق محبت غیر کا محبت الٰہی کے منافی نہ ہونا۔ (۵۸) تمثل اعمال۔ (۵۹) غلو فی المجاہدہ کا ابطال۔ (۶۰) بلا تردد شیخ کا اتباع۔ (۶۱) حواس روحانیہ کا اثبات۔ (۶۲) بعض احوال میں تناول لذات کا مستحسن ہونا۔ (۶۳) حقائق اعمال کا اثبات۔ (۶۴) صورت محضہ کا بدون معنی کے معتبر نہ ہونا۔ (۶۵) حُب مال کا مطلقاً مضر نہ ہونا۔ (۶۶) غیر اللہ سے محبت نہ رکھنے میں عشاق کا طریق۔ (۶۷) فناء کے اندر بقاء کا ہونا۔ (۶۸) ملک مال اور کمال تقویٰ میں تنافی نہ ہونا۔ (۶۹) مجاہدہ کا

نافع ہونا۔ (۷۰) بیان ثمرات مجاہدہ کی مشروعیت۔ (۷۱) احاطہ ذاتیہ۔ (۷۲) مجاہدہ کی تعدیل۔ (۷۳) اعراض عن الفضول۔ (۷۴) بعض سوالوں سے منع کر دینا۔ (۷۵) اصلاح قوت سبعیہ۔ (۷۶) تکمیل قوت ملکیہ۔ (۷۷) اصلاح قوت بہیمیہ۔ (۷۸) عادات میں اہل باطل کے تشبہ کا مذموم ہونا۔ (۷۹) معنی کا صورت پر راجح ہونا۔ (۸۰) حاضرین خدمت شیخ کو نو وارد مسافرین کی رعایت کا لازم ہونا۔ (۸۱) خواص کے حق میں معاملہ کا عظیم ہونا۔ (۸۲) اسباب کی حکمت۔ (۸۳) مقدمہ واجب کا واجب ہے۔ (۸۴) دنیا سے دین پر مدد لینا۔ (۸۵) فن کی مثالوں میں حق کو خلق سے تشبیہ دینے کی اصل۔ (۸۶) رخصت میں جب مصلحت ہو اُس کا عزیمت سے کم نہ ہونا۔ (۸۷) متکبرین کو خطاب وعظ نہ کرنا۔ (۸۸) فناء نفس۔ (۸۹) ملکات پر اعمال سے زیادہ مواخذہ۔ (۹۰) مسئلہ مظہریت۔ (۹۱) شیخ کاذب کی مذمت۔

﴿یہاں پر ایک عنوان ''اللہ تعالیٰ کے لئے جان خرچ کرنا''۔ رہ گیا ہے سہواً متن میں داخل کرنے سے دُور تک نمبروں میں تغیر کرنا پڑتا اس لئے حاشیہ میں تنبیہ کر دی۔ ۱۲﴾

(۹۲) اپنے وجود کو تسلیم کر دینا۔ (۹۳) مجاہدہ کا شرط عادی ہونا وصول الی اللہ کیلئے۔ (۹۴) اہل کمال میں اُمور طبعیہ کا پایا جانا۔ (۹۵) قبض کی مصلحت۔ (۹۶) ذخیرہ نہ رکھنے کی اصل۔ (۹۷) نکاح اور درویشی میں تنافی نہ ہونا۔ (۹۸) تعجیل فی ترک التعلقات کا ناپسندیدہ ہونا۔ (۹۹) مفضی الی المذموم مذموم ہے۔ (۱۰۰) مباح میں تشدد کا نامناسب ہونا۔ (۱۰۱) ضعف طالب کی رعایت۔ (۱۰۲) علو ہمت و ترک اسراف۔ (۱۰۳) تخفیف فی الاعمال۔ (۱۰۴) قبض کا مثل بسط کے ہونا۔ (۱۰۵) تبرک بآثار صالحین۔ (۱۰۶) بعض کو بعض پر مقدم کہنے کی مذمت اور ذکر واقعات کا جواز۔ (۱۰۷) الفانی لایرد۔ (۱۰۸) ولایت عامہ۔ (۱۰۹) مباحثہ ضروریہ مضر نہیں خصوص کامل کو۔ (۱۱۰) ابطال مداہنت۔ (۱۱۱) عین الیقین کا نہ ہونا کمال کے منافی

نہیں۔(۱۱۲) طریق مجاہدہ با فناء ذمائم اربعہ۔(۱۱۳) مرید پر بلا مصلحت احسان جتلانے کی مذمت۔(۱۱۴) ریاء کی مذمت۔(۱۱۵) اعمال صالحہ سے مثل اجر کے اصلاح نفس بھی مقصود ہونا۔(۱۱۶) علاج باطنی میں علم بھی نافع ہے۔(۱۱۷) اعلان و اخفاء میں اختیار مع افضلیت اخفاء۔(۱۱۸) اصلاح غیر کی تدبیر میں عدم مبالغہ۔(۱۱۹) اخلاص اور اِرادہ ثواب میں تنافی نہ ہونا۔ (۱۲۰) مشتغل بالآخرت کے لئے ترک اسباب معیشت کا افضل ہونا۔(۱۲۱) عوام سے ممتاز نہ رہنے کی افضلیت۔ (۱۲۲) انتظام معاش اور طریق میں تنافی نہ ہونا۔ (۱۲۳) قلب کا مدار اصلی ہونا۔(۱۲۴) تحقیق حکم اعمال قلب۔(۱۲۵) عقیدت میں اولیاء کے درمیان تفریق نہ کرنا۔(۱۲۶) رعایت حال طالب۔(۱۲۷) ترقی کی انتہا نہ ہونا۔(۱۲۸) حکمت فیضان بقدر استعداد۔(۱۲۹) موت نفس۔(۱۳۰) جذبہ الٰہیہ۔

سورۃ آل عمران

(۱۳۱) اہل اسرار کے کلام کے ساتھ معاملہ۔(۱۳۲) خوارق کا اثبات۔ (۱۳۳) اخلاق طبعیہ کا غیر مقدور ہونا اور عقلیہ کا مقدور ہونا۔(۱۳۴) صفات اولیاء(۱۳۵) اعراض عن الجدال (۱۳۶) مراعات ادب مع اللہ۔(۱۳۷) جس اُمر ناگوار میں اختیار نہ ہو وہ خیر محض ہے۔(۱۳۸) منکرین کی دوستی سے مریدوں کو ممانعت۔(۱۳۹) نسبت مع اللہ بدون نسبت مع اہل اللہ نہیں ہوتی۔(۱۴۰) کرامات اولیاء۔(۱۴۱) اولاد کی خواہش زہد کے منافی نہیں۔(۱۴۲) اسباب بعیدہ سے دُعا کرنا ادب کے خلاف نہیں۔(۱۴۳) بقاء سلسلہ کی تمنا موافق سنت کے ہے۔(۱۴۴) خلیفہ بنانے کی شرط اہلیت ہے نہ کہ انتساب۔(۱۴۵) طمانیت کے لئے آیات کا سوال منافی یقین نہیں۔(۱۴۶) غیر انبیاء سے ملائکہ کا ہم کلام ہونا۔ (۱۴۷) بعض افعال مخصوص بحق کو عبد کی طرف مجازاً نسبت کرنا۔(۱۴۸) ایک شیخ کا دوسرے شیخ کے مرید کو تربیت کا طریقہ۔(۱۴۹) اہل اللہ سے دین میں اعانت لینا

منافی توکل نہیں۔ (۱۵۰) اہل اللہ کے ساتھ کوئی معاملہ کرنا ایسا ہے جیسا اللہ تعالیٰ سے ساتھ کرنا۔ (۱۵۱) کسی شئے کا بندہ سے قبیح ہونا اور اللہ تعالیٰ سے حسن ہونا۔ (۱۵۲) غیر اہل سلسلہ سے حق کے اخفاء کی قباحت۔ (۱۵۳) ریاء کار محبان مال وجاہ شیوخ کی تقبیح۔ (۱۵۴) اہل باطن کے طریق کا اثبات۔ (۱۵۵) مشائخ کی تعظیم واطاعت میں غلو کی تقبیح۔ (۱۵۶) معاصرین اہل طریق سے عار کرنے کی تقبیح۔ (۱۵۷) ایمان اور وصول میں وساوس کا مضر نہ ہونا۔ (۱۵۸) طریق کو اختیار کرنے کے بعد اعتراض کرنے والے پر خذلان کا اندیشہ۔ (۱۵۹) فناء نفس۔ (۱۶۰) ایک حد تک ترک لذات کی فضیلت۔ (۱۶۱) ماسوای اللہ سے تجرد۔ (۱۶۲) طریق کا حاصل حق تقویٰ ہے۔ (۱۶۳) اہل ارشاد کا غیر اہل ارشاد سے افضل ہونا۔ (۱۶۴) مقبولین کی مصیبت واقعی مصیبت نہیں۔ (۱۶۵) مقبولین کا ضرر واقعی ضرر نہیں۔ (۱۶۶) حدیث النفس اور ولایت کے درمیان منافات نہیں۔ (۱۶۷) غضب بقید حفظ حدود منافی کمال نہیں۔ (۱۶۸) معصیت اگر عدم اصرار کے ساتھ ہو اُس میں اور کمال احسان میں منافات نہ ہونا۔ (۱۶۹) فضائل آخرت کے شوق میں تمنائے موت۔ (۱۷۰) موت شیوخ پر تاسف شدید کی مذمت۔ (۱۷۱) استغراق کی نظیر۔ (۱۷۲) بلاء کی مصلحتیں جس کی ایک فرد قبض بھی ہے۔ (۱۷۳) معاصی کی بعض باطنی مضرتیں۔ (۱۷۴) شیخ اکبر کے اس قول کی اصل کہ توبہ خالصہ کے بعد گناہوں کی یاد نا مناسب ہے۔ (۱۷۵) عبدیت کاملہ یہ ہے کہ خاص ذات کا قصد ہو نہ کہ ثواب کا۔ (۱۷۶) اصاغر سے اکابر کو نفع پہنچ جانا۔ (۱۷۷) اصل علم اسرار۔ (۱۷۸) تعلیم سلوک۔ (۱۷۹) فصل کی تقدیم وصل پر۔ (۱۸۰) وصل کی تقدیم فصل پر۔ (۱۸۱) اہل دنیا کی اہل اللہ پر اور اہل اللہ کی اہل دنیا پر حسرت۔ (۱۸۲) بعض عارفین کے اس مقولہ کی اصل کہ میں شیطان سے نہیں ڈرتا۔ (۱۸۳) معصیت کے ساتھ بسط رہنے پر مغرور نہ ہو۔ (۱۸۴) کمال کا معیار خوارق کو قرار دینے پر رد۔ (۱۸۵) جنت ونار سے استغناء

کے دعویٰ پر رد۔(۱۸۶) مجالس شیوخ میں اُن کے شغل مدح کی مذمت۔(۱۸۷) فکر کا مثل ذکر کے عبادت ہونا۔(۱۸۸) فکر فی الذات سے نہی۔(۱۸۹) مقولہ ماشمت الممکنات رائحۃ الوجود کا ماوّل ہونا۔(۱۹۰) جہاد نفس کو جہاد کہنے کی اصل۔

سورۃ النساء

(۱۹۱) مباحات کا اکثار بلا افراط منافی زہد نہیں۔(۱۹۲) قبول ہدیہ میں تواضع۔ (۱۹۳) خلیفہ بنانے میں احتیاط۔(۱۹۴) انچہ برخود نپسند بر دیگراں مپسند۔(۱۹۵) بعد توبہ کے طعن نہ کرنا۔(۱۹۶) غلبہ حال کے ساتھ یقین کی تفسیر کرنے کی اصل۔ (۱۹۷) حق تعالیٰ کی تجویز کے سامنے اپنی رائے کا فنا کردینا۔(۱۹۸) موہم کے ساتھ مثل موجب کے معاملہ کرنا۔(۱۹۹) جنایت ماضیہ پر توبہ کے بعد تشدد نہ کرنا۔(۲۰۰) مادّہ کبر کا قلع کرنا۔(۲۰۱) مریدین کے اختلاف احوال کی بناء پر طرق سیاست کا اختلاف۔(۲۰۲) حفاظت دین کے ساتھ مصلحت دُنیا کی رعایت۔(۲۰۳) تشدد وصورت دعویٰ کی کراہت۔(۲۰۴) اُمور غیر اختیاریہ کے درپے نہ ہونا۔(۲۰۵) اعمال اختیاریہ پر دُھوکا نہ کھانا۔(۲۰۶) ایذاء رسانی کے لئے حیلہ کی مذمت۔(۲۰۷) پیر بھائیوں کے حقوق۔(۲۰۸) اپنے اعمال واحوال پر عجب کی مذمت۔(۲۰۹) سُکر کے وقت ذکر بند کردینا۔(۲۱۰) سکر واستغراق میں ترقی کا بند ہوجانا۔(۲۱۱) اعمال ظاہر النقص کے متعلق وسوسہ کا علاج۔(۲۱۲) شیطان سے خوف نہ کرنے کی دلیل۔ (۲۱۳) دعویٰ تقدس کی مذمت۔(۲۱۴) کمال باطنی اور سلطنت ظاہری میں تنافی نہ ہونا۔(۲۱۵) معارف اور خلافت کا اہل کو پہنچانا۔(۲۱۶) مقامات باطنہ کا اثبات۔(۲۱۷) ادنیٰ کا تبعاً اعلیٰ کے مقام میں پہنچ سکنا اور ایسے مکاشفات کی توجیہ۔ (۲۱۸) مثل نمبر ۲۱۱۔(۲۱۹) اُمور غیر اختیاریہ پر مواخذہ نہ ہونا۔(۲۲۰) مضمون شعر شیرازی گناہ گرچہ نبود الخ۔ کی اصل۔(۲۲۱) مقبول کے ساتھ معاملہ ایسا ہے جیسا اللہ تعالیٰ کے ساتھ۔(۲۲۲) اصلاح معاند کے درپے نہ ہونا۔(۲۲۳) غیر شیخ سے

اظہار اسرار کا ضرر۔ (۲۲۴) بعض مکارم اخلاق کی تعلیم۔ (۲۲۵) اغراض نفسانی سے خلو خصوص تکفیر کے فتویٰ میں۔ (۲۲۶) ضعیف کو مجاہدہ ضعیفہ اور قوی کو مجاہدہ قویہ دونوں نفع میں مساوی ہیں۔ (۲۲۷) قبل تمام سلوک مر جانے والا رتبہ میں مثل تام السلوک کے ہے۔ (۲۲۸) سفر وغیرہ کا باب وِرد میں کماً یا کیفاً موجب عذر ہونا۔ (۲۲۹) اوراد کا اکمال بعد زوال عذر کے۔ (۲۳۰) مقولہ حسنات الابرار سیئات المقربین کی اصل۔ (۲۳۱) کامل سے تکالیف شرعیہ کا ساقط نہ ہونا۔ (۲۳۲) علم و عمل پر اعتماد نہ کرنا۔ (۲۳۳) تعلیم خفی مخالف شرع کا بطلان۔ (۲۳۴) قصد رضا سے ثواب اور تمام ثمرات بلا قصد حاصل ہوجاتے ہیں۔ (۲۳۵) داڑھی منڈانے کے طریق کا شیطانی ہونا (۲۳۶) معاصی پر مواخذہ نہ ہونے کے دعوے کا بطلان۔ (۲۳۷) طریق صوفیاء کی فضیلت۔ (۲۳۸) کاملین میں اُمور طبعیہ کا بقاء۔ (۲۳۹) فاضل کے انتظار میں مفضول کو نہ چھوڑے۔ (۲۴۰) احوال باطنہ عاجلہ کے قصد کا مذموم ہونا۔ (۲۴۱) کم رتبہ آدمی سے بھی حق کے قبول کرنے سے عار نہ کرے۔ (۲۴۲) فقیر کو غنی پر مطلقاً ترجیح نہ دینا چاہئے۔ (۲۴۳) معرفت کی کوئی حد نہیں۔ (۲۴۴) طریق قوم سے تلاعب کرنے والے کا حال۔ (۲۴۵) طلب جاہ کی مذمت۔ (۲۴۶) مخالف کی مجالست کا قبح۔ (۲۴۷) کسل طبعی پر ملامت نہیں۔ (۲۴۸) انتقام کا رخصت ہونا اور عفو کا عزیمت ہونا۔ (۲۴۹) برکات سماویہ کو اختیار شیخ میں سمجھنے کا بطلان۔ (۲۵۰) معتقد رویت فی الدنیا کا بطلان۔ (۲۵۱) معاصی کا سبب قبض ہو جانا۔ (۲۵۲) اتحاد وحلول کا بطلان۔ (۲۵۳) عبدیت کا شرف کامل ہونا۔

سورۃ المائدہ

(۲۵۴) خوض فی الاسرار کی ناپسندیدگی۔ (۲۵۵) تعظیم تبرکات۔ (۲۵۶) طالب رضاء حق کی رعایت باوجود اُس کی خطائی الطریق کے۔ (۲۵۷) رحمت الٰہیہ کا کفار کے لئے بھی عام ہونا۔ (۲۵۸) متشددین کے مباحات متروکہ کے استعمال کا

مطلوب ہونا۔(۲۵۹) بغض فی اللہ ناجائز کو جائز نہیں کرتا۔(۲۶۰) مقدمات کا حکم مقاصد میں ہونا۔(۲۶۱) تحلیہ کا تخلیہ پر مقدم ہونا (۲۶۲) فقہ وتصوف کے مجتہدات کا جزو دین ہونا۔(۲۶۳) کسی منہی عنہ کی بہ ضرورت اجازت ہونے میں نفس کو حظ سے بچانا۔(۲۶۴) رخصت شرعیہ میں تنگ دلی کی مذمت (۲۶۵) معاملات میں اقتضائے طبع سے رُکنے کا مجاہدہ۔(۲۶۶) نعم دنیویہ کی تحقیر کرنے والے کی تشنیع۔(۲۶۷) خلفاء کو مریدین پر مسلط کرنا۔(۲۶۸) بعض اقسام قبض کا معاصی کے لئے منشا اور نیز اُس کا اُن سے ناشی ہونا۔(۲۶۹) معاصی سے دنیا میں بھی وبال آنا۔(۲۷۰) اہل اللہ کی عداوت کا نفسانی نہ ہونا۔(۲۷۱) اصل مقصود رضا ہونا۔ (۲۷۲) اتحاد کا ابطال۔(۲۷۳) ایسے قرب کا ابطال جس میں معصیت مضر نہ ہو ۔(۲۷۴) مقبولین کے خاندان سے ہونے کا نعمت ہونا۔(۲۷۵) معصیت کا ضرر دنیوی کے لئے سبب بن جانا۔(۲۷۶) مرید میں حاکمانہ تصرف۔(۲۷۷) اظہار کمال بطور شکر۔(۲۷۸) شبہات سے بچنے کی مطلوبیت۔(۲۷۹) ندامت طبعی کا توبہ نہ ہونا۔(۲۸۰) اہل اللہ کے ساتھ معاملہ مثل معاملہ مع اللہ ہے۔(۲۸۱) اصلاح غلطی تفسیر وسیلہ۔(۲۸۲) بدون اصلاح کے توبہ کا معتبر نہ ہونا۔(۲۸۳) اہتمام اصلاح میں مبالغہ نہ کرنا۔(۲۸۴) باطنیہ کی تفسیر کا ابطال۔(۲۸۵) استغناء میں خلوص نہ ہونا۔(۲۸۶) شیخ کی توجہ بدون ارادہ حق مفید نہیں۔(۲۸۷) سرسری غلطیوں سے درگذر۔(۲۸۸) بڑی خطاؤں کو معاف کردینا۔(۲۸۹) اہل اللہ کا مسلک۔(۲۹۰) اصل مقولہ طرق الوصول الی اللہ بعدد انفاس الخلائق۔(۲۹۱) مشوش قلب سے جلدی فارغ ہوجانا۔(۲۹۲) اسباب ضعف کے ہوتے ہوئے بھی اہل اللہ کی قوت قلب۔(۲۹۳) طریق کے استخفاف کرنے والے سے مباعدت۔ (۲۹۴) مذمت مخالف کا اعلان۔(۲۹۵) ملکات کا مصادر افعال ہونا۔(۲۹۶) مرید کو منع نہ کرنے والے شیخ کی زیادہ مذمت۔(۲۹۷) استقامت کا سبب علوم و

برکات ہونا۔ (۲۹۸) بدون اتباع شریعت کے کسی کمال کا معتبر نہ ہونا۔ (۲۹۹) معرض پر قلق نہ کرنا۔ (۳۰۰) ہوائے نفسانی کا اصل معاصی ہونا۔ (۳۰۱) معاصی سے استعداد کا بطلان۔ (۳۰۲) اتحاد وحلول کا بطلان۔ (۳۰۳) مشائخ میں اعتقاد تصرف مستقل کا بطلان۔ (۳۰۴) رسوم مخالف شرع کا ابطال۔ (۳۰۵) علوم و اخلاق کا اصلاح اعمال میں اصل ہونا۔ (۳۰۶) وجد کا اثبات۔ (۳۰۷) بدون عمل کے محض طمع کا معتد بہ نہ ہونا۔ (۳۰۸) ترک حیوانات کو عبادت سمجھنے کا ابطال۔ (۳۰۹) معاصی پر مضار دنیویہ کا بھی مرتب ہونا۔ (۳۱۰) تقویٰ وایمان میں مراتب متعددہ ہونا۔ (۳۱۱) امتحان مرید۔ (۳۱۲) نفس کو اوّل آسان سزا دینا پھر دُشوار سزا دینا۔ (۳۱۳) غلوفی الزہد کی مذمت۔ (۳۱۴) حقیقت کے مقابلہ میں رسم کی کثرت پر دُھوکا نہ کھانا۔ (۳۱۵) کسی چیز کو اولیاء اللہ کے نام زد کرنے کا ابطال۔ (۳۱۶) شریعت کے مقابلہ میں رسوم مشائخ کا ابطال۔ (۳۱۷) شفقت میں اعتدال۔ (۳۱۸) ہر اَمر میں خوش انتظامی (۳۱۹) احوال محو وغیبت وغیرہ کا اثبات۔ (۳۲۰) شرف ونسب کا نعمت ہونا۔ (۳۲۱) خوارق کی تلاش نہ کرنا۔

سورۃ الانعام

(۳۲۲) حق تعالیٰ کا مستحق حمد ہونا من حیث الذات بھی اور من حیث الصفات بھی۔ (۳۲۳) معاند کے درپے نہ ہونا۔ (۳۲۴) عدم ظہور خوارق کا طریق سلامتی ہونا۔ (۳۲۵) مغضوبین کو بھی رحمت کا شامل ہونا۔ (۳۲۶) اباحت کا ابطال۔ (۳۲۷) کاملین سے قدرت مستقلہ کی نفی اور غیر اللہ سے رجاء وخوف کا رَد۔ (۳۲۸) اہل اللہ کے ساتھ حُبِ طبعی کا بدون عقلی کے نافع نہ ہونا۔ (۳۲۹) مسئلہ تمثل ۔ (۳۳۰) کاملین کی دُعا کی قبولیت کا ضروری نہ ہونا۔ (۳۳۱) معصیت کے ساتھ حال کا بقاء استدراج ہے۔ (۳۳۲) کاملین میں عبدیت وبشریت کے آثار کا لازم ہونا۔ (۳۳۳) بعض حقوق مریدین۔ (۳۳۴) قبض رُوح کبھی بلا واسطہ فرشتہ کے

ہوتا ہے۔(۳۳۵) ذکر جہر و ذکر الفکر کی مشروعیت۔(۳۳۶) اعراس زمانہ کی مذمت۔(۳۳۷) حیرۃ مذمومہ جو معرض عن الطریق کو پیش آتی ہے۔(۳۳۸) مناظرہ مشروعہ کا شغل باللہ کے منافی نہ ہونا اور نصیحت میں احیاناً خشونت کا محمود ہونا۔(۳۳۹) اہل ارشاد کو مخاطب کے لئے اصلح کی رعایت۔(۳۴۰) صورت دعویٰ سے بھی احتیاط۔(۳۴۱) محاجہ میں محققین کا طرز۔(۳۴۲) آباء کی صلاح کا دخل ابناء کی صلاح میں۔(۳۴۳) جذب وسلوک کا اثبات۔(۳۴۴) حق تعالیٰ کا کوئی بالذات محبوب نہیں۔(۳۴۵) الہام یا وارد کا دعوے کاذب۔(۳۴۶) اسباب کا اثبات۔(۳۴۷) نظر فی الخلق مطلقاً نظر الی الحق کے منافی نہیں۔(۳۴۸) حق تعالیٰ کے ادراک بالکُنہ کا امتناع مطلقاً اور رویت کی نفی دنیا میں۔(۳۴۹) کسی کی اصلاح کے درپے نہ ہونا۔(۳۵۰) کسی کی اطاعت سے بوجہ مفضی الی المفسدۃ ہونے کے منع کر دینا۔(۳۵۱) شیخ میں خوارق کا تلاش نہ کرنا۔(۳۵۲) کشف والہام کا حجت نہ ہونا خصوص ذات و صفات کے احکام میں۔(۳۵۳) غلو فی الزہد کی مذمت۔(۳۵۴) معاصی قلب کا اثبات۔(۳۵۵) معرفت کا نور ہونا۔(۳۵۶) استعداد کا فیض کے لئے شرط عادی نہ ہونا۔(۳۵۷) بسط وقبض عقلی۔(۳۵۸) غنی کی اُس تفسیر کا بطلان کہ مصالح عباد کی پروانہیں کرتے۔(۳۵۹) ہمارے زمانہ کی بدعات کا رسوم جاہلیت کے مشابہ ہونا۔(۳۶۰) معاصی کے حرمان عن الرزق کے لئے سبب بن جانا۔(۳۶۱) جبر مذموم کی نفی۔(۳۶۲) کمال توحید۔

سورۃ الاعراف

(۳۶۳) اعتدال توجہ الی الطالبین میں۔(۳۶۴) صلاح وغیرہ میں اعتبار غالب حال کا ہے۔(۳۶۵) مال وجاہ کا فی نفسہٖ مذموم نہ ہونا۔(۳۶۶) کشف کو شرع پر مقدم رکھنے کی مذمت۔(۳۶۷) کبر کا وصول سے مانع ہونا۔(۳۶۸) اجابت دُعا کا علامات قبول سے نہ ہونا۔(۳۶۹) مکالمت کا علامات قبول سے نہ

ہونا۔ (۳۷۰) تصرف شیطانی جو گناہ کے درجہ تک نہ ہو معصوم میں ممکن ہے۔
(۳۷۱) الہام و کشف کی مخالفت سے گناہ نہیں ہوتا دنیوی ضرر البتہ ہو جاتا ہے۔
(۳۷۲) جنات کو دیکھنے کی کرامت کا مخالف قرآن نہ ہونا۔ (۳۷۳) اصلاح
ظاہر و باطن کو جمع کرنا۔ (۳۷۴) اُمور واجبۃ الاصلاح کے اقسام۔ (۳۷۵) کبر
کا فتح باب ملکوت سے مانع ہونا۔ (۳۷۶) اصلاح میں تحمل کی رعایت۔ (۳۷۷)
کینہ طبعی کا غیر موجب عقاب ہونا۔ (۳۷۸) وصول کا موہوب ہونا مکتسب نہ ہونا۔
(۳۷۹) طریق میں تغیر قولی یا عملی تغیر کرنے والوں کی مذمت۔ (۳۸۰) ذمائم کا
بعد موت کے بھی رہ جانا۔ (۳۸۱) متشابہات میں صوفیاء کا مذہب۔ (۳۸۲)
صوفیاء کے اس قول کے معنی کہ لطائف، عالم اَمر سے اور فوق العرش ہیں۔ (۳۸۳)
عبادت خلوت و جلوت و بالجوارح و بالقلب۔ (۳۸۴) مسئلہ استعداد۔ (۳۸۵)
معاصرت کی بناء پر منافرت کی مذمت۔ (۳۸۶) ایذاء سفہاء پر صبر کرنا۔ (۳۸۷)
نعم دنیویہ کی تحقیر زہد نہیں ہے۔ (۳۸۸) حدیث خلق اللہ آدم علی صورتہ کی ایک لطیف
توجیہ۔ (۳۸۹) مثل نمبر ۳۸۷۔ (۳۹۰) تحقیق سماع موتی۔ (۳۹۱) ایجاد
بدعت کا ابقاء بدعت سے اشد ہونا۔ (۳۹۲) بعض اخلاق ذمیمہ کی مذمت۔
(۳۹۳) مبغوضین پر ترحم نہ کرنا۔ (۳۹۴) نعم و نقم دنیویہ میں جن میں باطنی اُمور بھی
داخل ہیں طاعت و معصیت کو دخل نہیں۔ (۳۹۵) سلب نسبت سے خوف کرنا۔
(۳۹۶) تعصب اور جمود کی مذمت۔ (۳۹۷) اہل باطل کی تمویہ و تلبیس۔ (۳۹۸)
بعض مشائخ کا بعض خُدام کو بعض منکرات کی اجازت دے دینا اور اُن کا عذر۔
(۳۹۹) خوارق سے دھوکہ نہ کھانا۔ (۴۰۰) مسمریزم کی حقیقت۔ (۴۰۱) اہل
باطل کے تصرف کا اہل حق میں اثر ہو جانا ممتنع نہیں۔ (۴۰۲) اصل مدار جذب الٰہی
ہے۔ (۴۰۳) کفار کے سامنے تذلل زہد نہیں۔ (۴۰۴) معصیت پر عقوبۃ دنیویہ
ہونا۔ (۴۰۵) عبادات و رسوم جاہلیت کا قبح۔ (۴۰۶) اربعین کی اصل۔ (۴۰۷)

مرید کو کسی خلیفہ کے سپرد کرنا۔(۴۰۸) رویۃ حق کا دنیا میں امتناع۔(۴۰۹) صورت تکبر کا اپنے محل میں مذموم نہ ہونا۔(۴۱۰) شریعت کے تعارض کے وقت خوارق کا مرُدود ہونا۔(۴۱۱) ضرورت کے وقت مرید پر غصہ۔(۴۱۲) جوش دین میں غصہ خلاف کمال نہیں۔(۴۱۳) غلبہ حال کا عذر ہونا۔(۴۱۴) شیوخ سے خطائے اجتہادی کا امکان۔(۴۱۵) کلفت عاجلہ کبھی ثمرہ معصیت کا ہوتی ہے۔(۴۱۶) نجات عامہ پر استدلال کا ابطال۔(۴۱۷) مقاصد دینیہ کے ابطال کے لئے حیلہ کا مذموم ہونا۔(۴۱۸) اصلاح میں کوشش اور اختصار کے باب میں مذاق کا اختلاف۔ (۴۱۹) معصیت کے ساتھ بسط رہنا ابتلاء ہے۔(۴۲۰) اپنے کمال کے زعم پر معاصی کی جرأت گمراہی ہے۔(۴۲۱) میثاق الست کی نسبت صوفیاء کے اقوال۔ (۴۲۲) علماء دنیا اور مخذول عن الطریق کی حالت۔(۴۲۳) غفلت عن اللہ کے مضار۔(۴۲۴) قدرت مستقلہ وعلم مستقل کی نفی مقبولین سے۔(۴۲۵) نداء غیر اللہ کا ابطال۔(۴۲۶) مکارم اخلاق کے اُصول۔(۴۲۷) کاملین کو وسوسہ کا امکان اور اس کا علاج۔(۴۲۸) اتباع شریعت کا علامت کمال ہونا نہ کہ خوارق کا ۔(۴۲۹) تکلم شیخ کے وقت سکوت۔(۴۳۰) ذکر کے اقسام اور رائے شیخ سے اُن کی تعیین۔(۴۳۱) علاج کبر کا بقیہ اصلاح پر مقدم ہونا۔

سورۃ الانفال

(۴۳۲) مقامات سالکین۔(۴۳۳) لطف کا بہ صورت قہر اور قہر کا بہ صورت لطف ہونا۔(۴۳۴) اسباب کا غیر مؤثر اور متضمن حکمت ہونا۔(۴۳۵) چند اُمور معتبر فی التصوف کا اثبات۔(۴۳۶) فناء افعال۔(۴۳۷) بقاء باللہ۔(۴۳۸) معیت۔(۴۳۹) مسئلہ استعداد۔(۴۴۰) مذمت مداہنۃ۔(۴۴۱) تقویٰ کا شرط ولایت ہونا۔(۴۴۲) بعض کشوف بلکہ بعض حسیات یقظہ کا ناتمام ہونا۔(۴۴۳) اہل غفلت کی تشبہ کی ممانعت قولاً یا فعلاً۔(۴۴۴) ابلیس کا ترک وسوسہ۔ جب

انسان کو نگاہ میں مستقل دیکھتا ہے۔ (۴۴۵) اہل باطل کو کشف کا مطلق ہونا۔ (۴۴۶) تمثل۔ (۴۴۷) خوف طبعی کا نافع نہ ہونا۔ (۴۴۸) تقصیر فی اعمال سے برکات کا انقطاع۔ (۴۴۹) تدبیر سیاست اور کمال باطنی میں منافات نہ ہونا۔ (۴۵۰) مرید کے قلب میں اثر پیدا کرنا شیخ کے قبضہ میں نہیں۔ (۴۵۱) تعلیم [illegible] میں ضعف کی رعایت۔ (۴۵۲) شیوخ سے غلطی کا امکان۔ (۴۵۳) [illegible] حسنات الابرار کی اصل۔ (۴۵۴) طاعات پر برکات عاجلہ کا بھی مرتب ہونا۔

سُورۃ التوبۃ

(۴۵۵) اتباع شہوات سے تمرد کا مسبب ہونا۔ (۴۵۶) بعض آثار طبعیہ کا مطلوب ہونا۔ (۴۵۷) ثمرات کا مجاہدہ کے بعد عطا ہونا۔ (۴۵۸) تعلق مع اللہ کے موانع سے تعلق قطع کرنا۔ (۴۵۹) عجب کی مذمت۔ (۴۶۰) تفسیر سکینہ۔ (۴۶۱) وصول الی الحق کے لئے تقدس کا شرط ہونا اور غیر مقدس کی صحبت کا مضر ہونا۔ (۴۶۲) دین پر عمل کرنے میں مصلحت دنیویہ سے متاثر نہ ہونا۔ (۴۶۳) حسن خلق اور مستحق پر بددعا کرنے میں منافات نہیں۔ (۴۶۴) اُمور غیر مشروعیہ میں تقلید کی مذمت۔ (۴۶۵) مخالفت کی زیادہ فکر نہ کرنا۔ (۴۶۶) جھوٹے پیروں کے نذرانے۔ (۴۶۷) بُخل وجمع مال کی مذمت۔ (۴۶۸) اُمور واقعہ اعراس کی مذمت۔ (۴۶۹) برکات شدت ملازمت شیخ۔ (۴۷۰) عمل سہل و متضمن نفع دنیوی پر دھوکہ نہ کھاوے۔ (۴۷۱) نفس کا دھوکہ دینا سالک کو۔ (۴۷۲) اولیاء کے ساتھ عتاب میں لطف۔ (۴۷۳) شیوخ کو تیقظ کی تعلیم۔ (۴۷۴) حال شوق۔ (۴۷۵) کام نہ کرنا علامت ہے ارادہ نہ کرنے کی۔ (۴۷۶) تمثل اعمال۔ (۴۷۷) طاعت میں نفس کی دھوکا بازی یہ دعویٰ کر کے کہ اس میں یہ مفاسد ہیں۔ (۴۷۸) توکل اور اس کی سہولت کی تدبیر۔ (۴۷۹) طاعت کے باب میں معرفت اور حجاب کے آثار۔ (۴۸۰) استحسان دنیا کا مذموم ہونا۔ (۴۸۱) سامان راحت کا محجوبین کے لئے آلہ

معصیت ہونا۔(۴۸۲) رضا(۴۸۳) راوی کے ساتھ تکرم کا معاملہ۔(۴۸۴) رضا کا جنات سے اعظم ہونا۔(۴۸۵) بعض مقامات کی تصحیح میں دھوکا کھانا اور امتحان کے وقت اُس کا ظہور۔(۴۸۶) اولیاء پر عیب گیری کرنے والوں کا حال۔ (۴۸۷) مانعین عن السلوک کا حال۔(۴۸۸) بُکاء کے مامور بہ ہونے کے شبہ کا ازالہ۔(۴۸۹) زیارت قبر سے میت کو نفع ہونا۔(۴۹۰) نیت کا مثل عمل کے نافع ہونا۔(۴۹۱) خیر و شر میں صحبت کا دخل خاص ہونا۔(۴۹۲) سہولت انفاق کی تدبیر۔(۴۹۳) کشف مغیبات کا دعویٰ۔(۴۹۴) صفاء نفس و کدورت نفس کے اسباب کی تحقیق اور شیخ کے بعض وظائف کی تفصیل۔(۴۹۵) ظہور سیماء صالحین کا توبہ ہونے کی اصل۔(۴۹۶) مرید کے عذر کو قبول ورَد کے درمیان معلق چھوڑ دینا۔ (۴۹۷) دین کو غرض فاسد کا آلہ بنانا۔(۴۹۸) اَمر مذموم کا سبب بننے سے ممانعت۔(۴۹۹) جمعیت میں مکان و اخوان کا دخل۔(۵۰۰) اضاعۃ حدود کرنے والوں کی مذمت۔(۵۰۱) بدون ایمان کے برکات کا نافع نہ ہونا۔(۵۰۲) اگر مرید کسی ایسے فعل میں اقتداء کرے جو اُس کے لئے جائز نہ ہو تو شیخ اپنا عذر بیان کردے۔(۵۰۳) شیخ کا تشدد مرید پر(۵۰۴) صدور لغزش کے وقت حق تعالیٰ کا معاملہ اپنے محبین سے۔(۵۰۵) برکات صحبت شیخ۔(۵۰۶) دین کا ایسا انتظام جس میں دنیوی انتظام مختل نہ ہو۔(۵۰۷) ابتداء کرنا جہاد نفس سے۔(۵۰۸) منافع بلا۔ (۵۰۹) شیخ میں جو صفات ہونا چاہئیں۔

سُورۃ یونس

(۵۱۰) رضا بالدنیا کی مذمت۔(۵۱۱) بلا و نعمت میں غیر عارف کا حال۔ (۵۱۲) غرض دنیوی سے طاعت کا غیر معتد بہ۔(۵۱۳) مُردوں سے مدد مانگنے کی مذمت۔(۵۱۴) دیدار حق کا نعماء جنت سے افضل ہونا۔(۵۱۵) ذات و صفات میں اتباع ظن کی مذمت۔(۵۱۶) بدون سمجھے اعتراض کی مذمت۔(۵۱۷) مناظرہ

میں اہل طریق کا طرز۔ (۵۱۸) اقالیم کفار میں قرون اُولیٰ والوں سے کف لسان۔ (۵۱۹) امراض باطنیہ کا ثبوت۔ (۵۲۰) غلبہ بسط میں خلاف ادب کا صدور۔ (۵۲۱) ترک مباحات سے تقرب پر رَد۔ (۵۲۲) ولایت کا مدار۔ (۵۲۳) مسئلہ مظہریت۔ (۵۲۴) کسی قدر شب کو سورہنا اولیٰ ہے۔ (۵۲۵) ذات و صفات میں بدون دلیل قطعی کے کلام کی ممانعت۔ (۵۲۶) فساد استعداد۔ (۵۲۷) اہل باطل کی مشیخت چلتی نہیں۔ (۵۲۸) دُعا کا توکل کے منافی نہ ہونا۔ (۵۲۹) مرید پر بعض برکات بلا واسطہ اطلاع شیخ کے فائض ہونا۔ لیکن بلا واسطہ برکت شیخ کے نہ ہونا۔ (۵۳۰) تصدی پر انکار۔ (۵۳۱) نظر الی الخلق للحق۔

سُورۃ ھُود

(۵۳۲) حیات طیبہ کا کمال اطاعت پر مرتب ہونا۔ (۵۳۳) توکل فی الرزق۔ (۵۳۴) بلاء اور نعماء کے آداب۔ (۵۳۵) مسترشد کی قلت رغبت سے مرشد کے قلب کا منقبض ہونا۔ (۵۳۶) محض انقباض سے شیخ کو ضروری ارشاد کا ترک نہ کرنا۔ (۵۳۷) خوارق کا استحکام اعتقاد میں دخل۔ (۵۳۸) اپنے عمل سے ثمرات عاجلہ کے مقصود سمجھنے کی ظلمت۔ (۵۳۹) ولایت کا جھوٹا اظہار۔ (۵۴۰) ولایت کو شریف نسبی کے ساتھ خاص سمجھنے کی غلطی۔ (۵۴۱) انکار کا انتفاع سے مانع ہونا۔ (۵۴۲) طلب مال سے احتیاط شدید اگر چہ اپنے لئے نہ ہو۔ (۵۴۳) طالب صادق کے حقوق شیخ پر۔ (۵۴۴) شیخ ہونا عجائب پر موقوف نہیں۔ (۵۴۵) اپنے مخالف کے ضرر کا دعویٰ نہ کرنا۔ (۵۴۶) ہدایت شیخ کے قبضہ میں نہیں۔ (۵۴۷) جواب بالمثل کا منافی مکارم اخلاق نہ ہونا۔ (۵۴۸) اسباب مشروعہ کی مباشرت کا منافی توکل نہ ہونا۔ (۵۴۹) انتساب الی المقبولین سے دھوکا نہ کھانا۔ (۵۵۰) دُعا کے قبل اُس کا نافع ومضر و جائز و ناجائز معلوم کرنا ضروری ہے۔ (۵۵۱) قوت توکل۔ (۵۵۲) طاعت پر راحت دنیویہ کا قرب۔ (۵۵۳)

بعض اولیاء پر انکار مثل سب پر انکار کرنے کے ہے۔(۵۵۴) اعدائے دین پر بد دُعا کرنا حُسنِ اخلاق کے منافی نہیں۔ (۵۵۵) بعض آداب ضیافت۔ (۵۵۶) کشف کا دائم نہ ہونا۔ (۵۵۷) تعجب اور یقین میں تنافی نہ ہونا۔ (۵۵۸) اولیاء سے ملائکہ کا کلام۔ (۵۵۹) ادلال کی اصل۔ (۵۶۰) شرع کا عرف پر مقدم رکھنا۔ (۵۶۱) وظائف شیخ دربارہ اصلاح۔ (۵۶۲) عمل نیک پر ناز نہ کرنا اور مایوس نہ ہونا۔ (۵۶۳) فناء نار پر استدلال کا بطلان۔ (۵۶۴) استقامت اور اُس کے مراتب۔ (۵۶۵) ظالموں کے ساتھ تقرب کی مذمت۔ (۵۶۶) ملکہ طاعت سے مادّہ معصیت کا اضحلال۔ (۵۶۷) خلق کی غایت ظہور صفات ہونا۔ (۵۶۸) حکایات صالحین کے جمع کرنے کی اصل۔

سُورۃ یُوسف

(۵۶۹) شیخ سے اپنے حالات بیان کرنا۔ (۵۷۰) اپنا حال غیر شیخ سے ظاہر نہ کرنا۔ (۵۷۱) شیخ کا بعض مریدین سے زیادہ محبت رکھنا۔ (۵۷۲) توجہ شیخ کا اصلاح حال مرید میں مؤثر ہونا۔ (۵۷۳) نشاۃ فی العمل کی مصلحت سے مرید کا کسی تفریح میں مشغول ہونا۔ (۵۷۴) کشف وغیرہ کا ہمیشہ صحیح نہ ہونا۔ (۵۷۵) خوف ضرر کے سبب اظہار حق سے سکوت کا منافی کمال نہ ہونا۔ (۵۷۶) محسن کی رعایت گو وہ کافر ہی ہو۔ (۵۷۷) دفع ضرر کے لئے کسی کا عیب ظاہر کر دینا منافی کرم نہیں۔ (۵۷۸) اہل سکر کا معذور ہونا۔ (۵۷۹) اسباب سے استعانت اور جس پر احسان کیا ہو اُس سے استعانت منافی اخلاص نہیں۔ (۵۸۰) اپنے کمالات کے اظہار کی حکمت۔ (۵۸۱) اپنے حقوق میں کمی کرنے والے کے حق میں بھی کمی نہ کرنا۔ (۵۸۲) مقتداء کے لئے اپنی تبریہ کی سعی کا مستحسن ہونا۔ (۵۸۳) ایہام دعوے سے تحاشی۔ (۵۸۴) مناصب کا کاملین کو مضر نہ ہونا۔ (۵۸۵) اپنے حُسنِ معاملہ کا اظہار کسی مصلحت سے۔ (۵۸۶) تدبیر و توکل میں تنافی نہ ہونا۔ (۵۸۷) عبد کے افعال کا مظہر

افعالِ حق ہونا۔ (۵۸۸) خلق کی محبت طبعیہ کمال حُب حق کے منافی نہیں۔ (۵۸۹) عارف کا سہولت سے معاف کرنا۔ (۵۹۰) کشف کا اختیاری نہ ہونا۔ (۵۹۱) صلاح پر مغرور نہ ہونا۔ (۵۹۲) شوق لقاء میں تمنی موت۔ (۵۹۳) شرک کے اقسام جن میں محجوبین مبتلا ہیں۔ (۵۹۴) شیخ کے لئے صاحبِ بصیرت ہونے کی ضرورت۔

سُورۃ الرّعد

(۵۹۵) باوجود اتحاد مربی کے ثمرات مختلف کا ترتب۔ (۵۹۶) تغیر اعمال سے تغیر احوال۔ (۵۹۷) استغاثہ بالاولیاء کی شناعت۔ (۵۹۸) انقیاد کی تقسیم تشریعی و تکوینی کی طرف۔ (۵۹۹) عقل معتبر عقل معاد ہے۔ (۶۰۰) ما اَمر اللہ بہ ان یوصل میں حقوق شیخ کا داخل ہونا۔ (۶۰۱) ذکر سے قلب کا اطمینان۔ (۶۰۲) سقوط تکالیف کا بطلان۔ (۶۰۳) منتہی کے لئے دنیا کا مضر نہ ہونا۔ (۶۰۴) کرامت کا لوازم ولایت سے نہ ہونا۔ (۶۰۵) سعادت وشقاوت کے محو کی تحقیق۔

سُورۃ ابراھیم

(۶۰۶) شیخ کے ساتھ خلفاء کی مناسبت دوسروں سے زائد۔ (۶۰۷) تکمیل مرید میں شیخ کا دخل عظیم ہونا۔ (۶۰۸) بلا کا رحمت ہونا۔ (۶۰۹) شیخ کے ساتھ سوءِ ادب کی شناعت۔ (۶۱۰) شیطان کا زبردستی سے گناہ کرادینے کے عذر کا ابطال۔ (۶۱۱) اہل نار پر اللہ تعالیٰ کی نعمت۔ (۶۱۲) اپنے حال اور کمال پر ناز نہ کرنا۔ (۶۱۳) چٹیل میدان میں توکل کرنے پر استدلال کا ابطال۔ (۶۱۴) ضروری مال وجاہ کا مطلوب ہونا۔ (۶۱۵) مبالغہ منافی صدق نہیں۔ (۶۱۶) عوام کو صوفیاء کی کتب و ملفوظات سے بچانا۔ (۶۱۷) شکر کا اسباب ترقی سے ہونا۔ (۶۱۸) اہل اللہ پر مماثلت فی البشریۃ سے انکار یا طلب کرامت کا جواب۔ (۶۱۹) نفس پر ہر حال میں ملامت کرنا۔ (۶۲۰) بڑے بڑے امتحانوں سے خواص کی تربیت۔ (۶۲۱) اہل اللہ کی مقبولیت قلوب میں واقع ہوجانا۔

سُورۂ حجر

(۶۲۲) اہتمام شہوات کی مذمت ۔ (۶۲۳) اولیاء کو جنوں کی طرف نسبت کرنیوالوں کی تجہیل۔ (۶۲۴) کاملین سے خوارق طلب کرنے والے کا جہل۔ (۶۲۵) خوارق میں منکرین کے شکوک۔ (۶۲۶) داعیہ توکل کی تقویت۔ (۶۲۷) شرف رُوح کی دلیل۔ (۶۲۸) قیامت تک لعنت ابلیس کے انقطاع پر استدلال کا ابطال۔ (۶۲۹) خوف ورجاء کی تعدیل۔ (۶۳۰) اہل اللہ کا حُسنِ انتظام۔ (۶۳۱) معاصی کے مجمعوں کی طرف نظر کرنے کا قبح۔ (۶۳۲) فراست کی اصل۔ (۶۳۳) بعض اخلاق۔ (۶۳۴) اغیار کی طرف نظر کرنے سے حق تعالیٰ کو غیرت۔ (۶۳۵) اظہارِ حق میں صفائی۔ (۶۳۶) ذکر کا غم کے لئے علاج ہونا۔ (۶۳۷) شرعی احکام کے سقوط کے قائلین کا ابطال۔

سُورۂ نحل

(۶۳۸) تجمل کا قصد اچھی نیت سے۔ (۶۳۹) زینت وتجارت کا مانع طریق نہ ہونا۔ (۶۴۰) تکبر کا مادّہ معاصی ہونا۔ (۶۴۱) دنیا میں طاعات کے برکات۔ (۶۴۲) دنیا میں فرشتہ کی بشارت ملنا۔ (۶۴۳) تقویٰ پر دنیا میں بھی ثمرہ کا ترتب۔ (۶۴۴) شیخ کی تقلید۔ (۶۴۵) مسئلہ مظہریت۔ (۶۴۶) صورت کا معتدبہ ہونا۔ (۶۴۷) ذات وصفات میں رائے سے کلام نہ کرنا۔ (۶۴۸) اسماء الٰہیہ کا توفیقی ہونا۔ (۶۴۹) اُصول اخلاق۔ (۶۵۰) عقبیٰ کو دنیا پر ترجیح دینا۔ (۶۵۱) حیات طیبہ کی حقیقت۔ (۶۵۲) شیطان کا مؤمن پر قابو نہ ہونا۔ (۶۵۳) وسوسہ کا مضر نہ ہونا۔ (۶۵۴) حُبّ دنیا کی مذمت اور اُس کی تعیین۔ (۶۵۵) نعمتوں کے تحقیر کی مذمت۔ (۶۵۶) شریعت وطریقت میں تبائن نہ ہونا۔ (۶۵۷) دنیوی نعم سے آخرت کا درجہ نہ گھٹنا۔ (۶۵۸) دعوۃ الی الحق میں اہل اللہ کا طریق۔ (۶۵۹) صبر۔ (۶۶۰) مراتب صبر حسب مراتب صابرین۔

سُورۃ بنی اسرائیل

(۶۶۱) عبدیت کا اعلیٰ مقامات ہونا اور دال علی المعرفۃ ہونا اور مانع خطر ہونا۔ (۶۶۲) زمان و مکان کے طے و نشر کا امکان۔ (۶۶۳) شرور کا مراد تکوینی ہونا۔ (۶۶۴) دعا کے بعض آداب۔ (۶۶۵) بدُعا کی مذمت خصوصاً دوسرے کے لئے۔ (۶۶۶) خرابی قلب کے اسباب۔ (۶۶۷) قید شرع کے ساتھ استقامت۔ (۶۶۸) توسع فی الدنیا کا علامات قبول سے نہ ہونا۔ (۶۶۹) نفع رسانی میں مؤمن کی تخصیص نہ کرنا۔ (۶۷۰) شیخ کے لئے دعا۔ (۶۷۱) مریدین کے ساتھ سہولت جب اُن کی نیت درست ہو۔ (۶۷۲) طالب کو نرمی سے جواب دینا۔ (۶۷۳) افادہ مرید میں تعدیل۔ (۶۷۴) انتقام میں جوش کو روکنا۔ (۶۷۵) دعویٰ بلا دلیل کی مذمت۔ (۶۷۶) تسبیح قالی و شعور ضعیف کا جمادات میں ہونا۔ (۶۷۷) مخالف سے نرمی کرنا۔ (۶۷۸) اصلاح میں عدم تصدی۔ (۶۷۹) طریق میں اپنے اُوپر اعتماد کرنا۔ (۶۸۰) یاد ماضی کو حجاب کہنے اور یاد ماضی کا خطاب کرنے میں تنافی نہ ہونا۔ (۶۸۱) مثل نمبر ۶۷۹۔ (۶۸۲) تقلب حالات میں التجاء الی اللہ۔ (۶۸۳) تعلق مع الحق سے تعلق مع الخلق کا زائل ہو جانا۔ (۶۸۴) تخلیہ و تحلیہ۔ (۶۸۵) اسرار غیر ضروریہ کی کاوش کی مذمت۔ (۶۸۶) سلب نسبت سے خوف۔ (۶۸۷) طلب خوارق کا مذموم ہونا۔ (۶۸۸) مقبولین میں قدرت مستقلہ نہ ہونا۔ (۶۸۹) شیخ و مرید میں مناسبت کا شرط نفع ہونا۔ (۶۹۰) انقطاع عذاب کا رَد۔ (۶۹۱) علوم نافعہ کے کتمان کا مذموم ہونا۔ (۶۹۲) جواب بالمثل خلاف اخلاق نہیں۔ (۶۹۳) خوف سے رونے کی فضیلت: دو عنوان سہواً متروک ہیں۔ (۶۹۴) اللہ تعالیٰ کے لئے جان خرچ کرنا۔ (۶۹۵) ضعیف درجہ کا کشف بہائم میں بھی ہے۔

☆☆☆☆

رفع الشکوک فی ترجمۃ مسائل السلوک

(جلد ثانی)

سُورۃ الکہف

(۱) عبدیت افضل المقامات ہے۔ (یہ نمبر شمار کا سلسلہ جلد ثانی سے جداگانہ شروع ہوا)۔ (۲) حجاب اشد عذاب ہے۔ (۳) اخلاص کی کیفیت۔ (۴) فناء کی نضیلت۔ (۵) لقاءحق کی فضیلت۔ (۶) شفقت کی فضیلت۔ (۷) خلق میں حق کا مشاہدہ۔ (۸) اعراض ماسوائے اللہ۔ (۹) عارفین کی فضیلت۔ (۱۰) ظہورِ حق سے خلق کا اضمحلال۔ (۱۱) غیبت و استغراق کی مثال۔ (۱۲) مثال صحو بعد سکر۔ (۱۳) عزلت کا شرط وصول ہونا۔ (۱۴) بیت الخلوۃ میں روشنی کم ہونا۔ (۱۵) عدم امکان ارشاد ہنگام عدم استعداد۔ (۱۶) مثال خلوت در انجمن۔ (۱۷) مثال فانی فی الحق۔ (۱۸) صحبت صالحین کی فضیلت۔ (۱۹) مثال ہیبت اہل اللہ۔ (۲۰) عود الی الطبائع بعد نزول۔ (۲۱) علو ہمت و ترک سوال۔ (۲۲) وجوب ورع۔ (۲۳) اختیار طعام لطیف بمصلحتے۔ (۲۴) نرمی در معاملات۔ (۲۵) اخفاء اسرار از اغیار منکرین۔ (۲۶) تحقیق مسجد ساختن نزدیک قبور۔ (۲۷) تفویض محض۔ (۲۸) مطلوبیت ذکر۔ (۲۹) عین ذات بودن صفات۔ (۳۰) لا فاعل الا اللہ یعنی توحید افعالی۔ (۳۱) ترغیب صحبت فقراءِ اہل اللہ۔ (۳۲) حق مرید بر پیر۔ (۳۳) مذمت میلان باہل الدنیا۔ (۳۴) استغناء از اہل الدنیا۔ (۳۵) فضیلت توکل۔ (۳۶) مذمت غرور۔ (۳۷) مراقبہ یوم عود۔ (۳۸) سعی بلیغ در طلب مرشد۔ (۳۹) اسباب کا استعمال

توکل کے منافی نہیں۔(۴۰) کسی صحیح غرض سے شکوہ کا اظہار منافی صبر نہیں۔(۴۱) تاثیر طبعی وسوسہ منافی کمال نہیں۔(۴۲) الہام۔(۴۳) علم لدنی۔(۴۴) ادب شیخ۔(۴۵) شیخ کو مرید سے شرط لینے کا حق۔(۴۶) بزرگوں کے افعال خلاف شرع ظاہراً کا صدور۔(۴۷) اولیاء متصرفین۔(۴۸) جواز سوال وقت حاجت۔ (۴۹) اثبات کرامات۔(۵۰) کسب اور کمال میں منافاۃ نہیں۔(۵۱) عدم مناسبت کے وقت مرید کو جدا کر دینا۔(۵۲) اولاد اکابر کی رعایت۔(۵۳) بزرگوں کے لئے خلاف شرع اُمور جائز رکھنے والے کا فساد استدلال۔(۵۴) کشف کا مقاصد میں سے نہ ہونا۔(۵۵) فعل شیخ کی تاویل کر لینا (۵۶) غلطی کے وقت شیخ سے معذرت کرنا۔(۵۷) سفر میں خادم کو لے جانا۔(۵۸) جو طالب علم کے مناسب نہ ہو اُس کی تعلیم نہ کرنے میں عذر کر دینا۔(۵۹) نسیان پر مواخذہ نہ ہونا۔ (۶۰) زمین میں دفن مال کا مذموم نہ ہونا۔(۶۱) اصلاح فعلی کا قولی سے اکمل ہونا۔ (۶۲) مال وجاہ کا منافی کمال نہ ہونا۔(۶۳) ریاء کی مذمت۔(۶۴) اہل اللہ کے قلب کو مضبوط کیا جانا۔(۶۵) شیخ کی خدمت میں جانے کے وقت اسی مرید کا بھی کوئی مرید ہو حرج نہیں۔(۶۶) شیخ کی ہمراہی بدون اجازت نہ کرنا۔(۶۷) اعلیٰ کا ادنیٰ سے تلمذ کرنا اور مرید کا شیخ سے عالی مقام ہونا۔(۶۸) شیخ کو جائز ہے کہ مرید کو اپنی صحبت سے رَد کر دے۔(۶۹) شیخ پر اعتراض نہ کرنا۔ (۷۰) شیخ کی ایذاء کا برداشت کرنا۔ (۷۱) شیخ کو خلاف ظاہر کوئی فعل نہ کرنا اور اگر کسی وجہ سے ہو جائے تو اُس کی حقیقت بیان کر دینا۔(۷۲) شیخ جب مرید کو جدا کرے تو وجہ بھی بیان کر دے۔

سُورۂ مریم

(۷۳) ذکر خفی کا فی نفسہٖ افضل ہونا۔(۷۴) الحاح فی الدعا کی فضیلت۔ (۷۵) اولاد کی دُعا زہد کے منافی نہیں۔(۷۶) اسباب بعیدہ سے دُعا کرنا خلاف ادب نہیں۔(۷۷) مادرزاد ولایت کی اصل۔(۷۸) تمثل۔(۷۹) کسی داعی دینی

کے سبب موت کی تمنا۔(۸۰)فی الجملہ رزق کی کمی کا منافی توکل نہ ہونا۔(۸۱) اللہ تعالیٰ کا ہر شخص سے جدا معاملہ ہونا۔(۸۲) حسن ادب اور خوش خلق۔(۸۳) برائی کا مقابلہ بھلائی سے۔(۸۴) کافر کے لئے ہدایت کی دُعا۔(۸۵) معاند سے مایوسی کے وقت علیحدگی۔ (۸۶) سلوک و جذب۔(۸۷) تلاوت کے وقت گریہ۔ (۸۸) مشاق مثل قبض وغیرہ کا لوازم طریق سے ہونا۔(۸۹) احوال کا اہل باطل میں بھی عام ہونا۔(۹۰) ترقی کی کوئی حد نہ ہونا۔(۹۱) مقبولیت فی القلوب کا علامات ولایت سے ہونا۔(۹۲) ثبوت کرامات کا۔

سُورۃ طٰہٰ

(۹۳) نزول سکینہ اہل قلوب پر۔(۹۴) تعدیل مجاہدہ۔(۹۵) تمثل۔ (۹۶) اس کا امکان کہ صاحب کشف کو اپنے کشف کی حقیقت معلوم نہ ہو۔(۹۷) ادب مقامات مقدسہ۔(۹۸) اعمال ظاہرہ میں اسرار باطنہ کا اثبات۔(۹۹) ابطال اباحت۔(۱۰۰)

(۱۰۱)

(۱۰۲)

(۱۰۳)

(۱۰۴) عدم تنافی درمیان دعا و کمال توکل۔(۱۰۵) قصد دین باسباب۔(۱۰۶) الہام لغیر الانبیاء۔(۱۰۷) عدم اضرار زلۃ اکابر۔(۱۰۸) مظہریت صفات حق۔ (۱۰۹) صدور زلت از کاملین۔(۱۱۰) شرط بودن اشتغال شیخ در برکت فی التعلیم۔ (۱۱۱) رفق در ارشاد۔(۱۱۲) لحاظ داشتن رتبہ ناس۔(۱۱۳) قرب صفاتی۔(۱۱۴) قرب ذاتی۔(۱۱۵) امتناع معرفۃ بالکنہ۔(۱۱۶) اثبات اسباب بودن آں غیر مؤثر حقیقی۔(۱۱۷) حفظ مراتب۔(۱۱۸) عدم ادعاء کمال۔(۱۱۹) موقوف بودن عمل اختیاری بر توفیق۔(۱۲۰) ایصال کمال استعداد مبتدی را بر مقام منتہی۔(۱۲۱) تنبیہ

برالطاف الٰہیہ۔ (۱۲۲) مفارقت اشرار وقت یاس از اصلاح۔ (۱۲۳) عدم اعتزار بہ کشف وتصرف۔ (۱۲۴) طلب ترقی السلوک۔ (۱۲۵) عدم تنافی درمیان ضعف طبعی وکمال۔ (۱۲۶) مضر بودن طلب ثمرات غیر مقصودہ۔ (۱۲۷) خطاء اجتہادی از کاملین و مواخذہ ایشاں برآں۔ (۱۲۸) تقدیم جذب برسلوک۔ (۱۲۹) قبض ازمعصیت۔ (۱۳۰) حقیقت نظریہ قدم۔

سُورۃالانبیاء

(۱۳۱) تعیین غفلت مذمومہ۔ (۱۳۲) خلافت کے مردوں کے ساتھ خاص ہونے کی اصل۔ (۱۳۳) ترک طعام کو معیار کمال سمجھنے کی غلطی۔ (۱۳۴) مسئلہ مذکورہ آیت آل عمران ربنا ما خلقت ھذا باطلا۔ (۱۳۵) اس قول کی تحقیق کہ غایت تخلیق کی اَسماء وصفات کا ظہور اوران کا مشاہدہ ہے۔ (۱۳۶) خوف خواص کا منشاء ذات ہے نہ عقاب۔ (۱۳۷) منصور جیسے حضرات کا عذر۔ (۱۳۸) قبض میں حکمتوں کا ہونا۔ (۱۳۹) اہل اللہ کے استخفاف پر تشنیع۔ (۱۴۰) سلوک میں عجلت کا ضرر۔ (۱۴۱) حالات بشریت کے سبب اولیاء پر انکار کی مذمت۔ (۱۴۲) مداومت ذکر کا مزیل ظلمت ہونا۔ (۱۴۳) مقربین کا مشابہ ملائکہ ہونا ذکر وعبادت سے ملول نہ ہونے میں۔ (۱۴۴) تشبہ کاملین بہ ملائکہ در تفویض۔ (۱۴۵) مدار کار استعداد کا ہونا۔ (۱۴۶) اعیان ثابتہ۔ (۱۴۷) متعارف تصور شیخ پر انکار۔ (۱۴۸) اتباع شیخ میں غلو کی مذمت۔ (۱۴۹) اصل توریہ (۱۵۰) نافرمانوں سے سختی کی اصل۔ (۱۵۱) نظیر خارق برودت نار۔ (۱۵۲) مخالف کو چھوڑ کر موافق سے جاملنا منافی توکل نہیں۔ (۱۵۳) اولیاء کے لئے انتقام لیا جانا۔ (۱۵۴) اثبات تسبیح قالی جمادات۔ (۱۵۵،۱۵۶) کسب معاش واسباب عادیہ کا منافی توکل نہ ہونا۔ (۱۵۷) اس قول کی اصل ہر کہ ترسید از حق الخ۔ (۱۵۸،۱۵۹) دعاء اور توکل میں اور اسی طرح شکوہ اِلی اللہ اور رضا میں تنافی نہ ہونا۔ (۱۶۰) اصل ادلال۔ (۱۶۱) کفر کو اپنی طرف منسوب

کرنے کی توجیہ۔ (۱۶۲) اجابت دُعاء کا اکثر طریق اسباب کا مہیا ہو جانا ہے۔ (۱۶۳) طاعات کا سبب نعم دنیویہ ہو جانا۔ (۱۶۴) اہل اللہ کی فرح دائمی۔ (۱۶۵) اہل اللہ کی برکات کا عام ہونا۔ گو ان کا قصد نہ ہو۔ (۱۶۶) اہل اللہ سے علم غیب کی نفی۔

سُورۃ الحج

(۱۶۷) اصطلاح شکر کی اصل۔ (۱۶۸) اخذ اس مسئلہ کا کہ صفات اِلٰہیہ مقتضی ظہور کو ہوئیں۔ (۱۶۹) علم کشفی کا معتبر ہونا۔ (۱۷۰) طاعات سے دنیوی ثمرات کی طلب کی مذمت۔ (۱۷۱) رضا بالقضاء کی تاکید۔ (۱۷۲) غیر عقلاء کے انقیاد کا اختیاری ہونا۔ (۱۷۳) طالب کی بعضی خدمات شیخ پر ہونا۔ (۱۷۵،۱۷۴) تقویٰ کا اصل محل قلب کا ہونا ادب تبرکات و آثار صلحاء۔ (۱۷۶) اختلاف مسالک مع اتحاد مقصود۔ (۱۷۷) انتفاع بالمباحات کا راز۔ (۱۷۸) اولیاء اللہ کے لئے انتقام لیا جانا۔ (۱۷۹) احکام تکوینیہ کی مطلوبیت۔ (۱۸۰) آثار تمکین۔ (۱۸۱) اثبات حواس قلوب۔ (۱۸۲) وساوس کے لئے کسی مستقل تدبیر کی حاجت نہ ہونا۔ (۱۸۳) طروکا عذاب حقیقی ہونا۔ (۱۸۴) ترک جدال کی اصل۔ (۱۸۵) اُن صوفیوں کی مذمت جو حق سے ناگواری رکھتے ہیں۔ (۱۸۶) تربیت میں استعداد کا لحاظ۔ (۱۸۷) غلو فی الاعتقاد کی مذمت۔ (۱۸۸) جہاد نفس و قلب و رُوح۔ (۱۸۹) تربیت میں سہولت۔ (۱۹۰) اچھا لقب دینا طریق میں آنے والے کو۔ (۱۹۱) القاء شیطان سے مامون نہ ہونا۔ (۱۹۲) سیر فی اللہ۔

سورۃ المؤمنون

(۱۹۳) خشوع کا مطلوب ہونا۔ (۱۹۴) ورع اہل طریق (۱۹۵) قوت شہویہ کو دبانا۔ (۱۹۶) فیض کے لئے مناسبت کا شرط ہونا۔ (۱۹۷) محمودیۃ ولہ و فناء۔ (۱۹۸) بعض اہل کشف کا بعض کے لئے دُعا سے عذر کرنا۔ (۱۹۹) ابطال رہبانیت۔ (۲۰۰) احوال و مواجید پر دھوکہ نہ کھانا۔ (۲۰۱) اپنے نفس و عمل پر نیک

گمان نہ ہونا۔(۲۰۲)افتخار بالفضائل کی مذمت۔(۲۰۳) مرید کی فرمائش کا اہتمام نہ کرنا۔(۲۰۴) مرید سے مال کی طمع رکھنے کی مذمت۔(۲۰۵)عوام سے درگزر کرنا اور خواص پر داروگیر۔(۲۰۶)منتہی تک سے وساوس کا قطع نہ ہونا۔(۲۰۷) انتساب الی الاولیاء کا نافع ہونا۔(۲۰۸)عظمت شان اولیاء اللہ و انجام عداوت ایشان۔(۲۰۹)بطلان اعتقاد اباحۃ۔(۲۱۰)حق تعالیٰ کا وراء الوراء ہونا۔

سورۃ النُّور

(۲۱۱) بعض کوتاہیوں میں رعایت کا مضر ہونا۔(۲۱۲) مجمع میں تادیب کرنا۔ (۲۱۳) شریروں کی صحبت سے بچنا۔(۲۱۴) بعض احوال میں مرید سے خاص تعلق نہ رکھنا۔(۲۱۵) منکرین کے معاملہ سے محزون نہ ہونا۔(۲۱۶)لوگوں سے حُسنِ ظن رکھنے میں مبالغہ۔(۲۱۷) شیخ کے خاندان والوں کا زیادہ ادب کرنا۔ (۲۱۸) مدار فضل پر ہونا نہ کہ مجاہدہ پر۔(۲۱۹) مرید کی ہر لغزش پر فیض کو بند نہ کرے۔(۲۲۰) سدّ ذرائع مفاسد۔(۲۲۱) اسرار کا نااہل سے مخفی رکھنا۔ (۲۲۲) وحدۃ الوجود۔(۲۲۳) مؤمن کے قلب نورانی کی فضیلت۔(۲۲۴) خانقاہوں کی فضیلت۔(۲۲۵) ملکۂ یادداشت وخلوت درانجمن۔(۲۲۶)طریق میں دھوکہ کھانا۔(۲۲۷) بدون استعداد رُوح عمل نہیں۔(۲۲۸) جمادات وغیرہ میں ادراک وتسبیح کا حقیقۃً ہونا۔(۲۲۹) دل میں مشائخ پر انکار رکھنے والوں کی نظیر۔ (۲۳۰) اعراض کرنے والے کے درپے نہ ہونا۔(۲۳۱) اتباع سنت کا کشف حقائق کے لئے مسبب ہونا۔(۲۳۲) خلافت باطنی کی شرط۔(۲۳۳) بدون ظاہری اذن کے مرید کے مال میں تصرف۔(۲۳۴) مرید کو استبداد کی ممانعت۔ (۲۳۵) پیر سے دُور رہنے کی مضرت۔(۲۳۶)احترام شیخ۔

سُورَۃ الفرقان

(۲۳۷)بعض اُمّی بزرگوں پر طعن کا رَد۔(۲۳۸)لوازم بشریت کی بناء پر طعن کا

رَد۔(۲۳۹) خوارق کو معیارِ کمال سمجھنے کا رَد۔(۲۴۰) انتظار مواجید کی مذمت اور اُس کا منشا کبر ہونا۔(۲۴۱) مواجید کا بعض کے لئے مضر ہونا۔(۲۴۲) بدون باطن کے ظاہر کا معتد بہ نہ ہونا۔(۲۴۳) عجب کا حابط اعمال ہونا۔(۲۴۴) ایسی صحبت کا ضرر جو ذکر اللہ سے بعید کر دے۔(۲۴۵) ہر ولی کا کوئی نہ کوئی عدو ضرور ہوتا ہے۔(۲۴۶) تدریج ثمرات کی حکمت۔(۲۴۷) طبیعت کی طرف توجہ کرنا سرنگونی ہے۔(۲۴۸) اتباع ہویٰ کی مذمت۔(۲۴۹) ممکن و واجب کی تمثیل۔(۲۵۰) احوال باطنہ کا اخفاء چاہئے۔(۲۵۱) مجاہدہ میں استراحت کی ضرورت۔(۲۵۲) طلب معاش کی اجازت۔(۲۵۳) طلب معاش کا منافی طریق نہ ہونا۔(۲۵۴) آثار وصول کا قبل وصول کے ظاہر ہوجانا۔(۲۵۵) معدن ذَمائم یعنی نفس و معدن خمائد یعنی رُوح کی نظیر اور باہمی امتیاز۔(۲۵۶) شب کے معمول کا دن میں اور بالعکس قضا کرنا۔(۲۵۷) قبض اور بسط کی نظیر اور حکمت۔(۲۵۸) اولیاء اللہ کی صفات مثلاً تواضع وتسامح وصلوۃ اللیل وخوف خدا۔ وعدل فی الاضافة وفناء نفس وترك لغو وحرص علی الباقیات الصلحات۔(۲۵۹) کسی انتساب بابرکت کو کافی سمجھنے کا رَد۔

سُورۃ الشُّعَراء

(۲۶۰) شفقت علی المرید۔(۲۶۱) کسی کے ایمان پر حرص کرنا حکم ازلی کے خلاف نہیں۔(۲۶۲) تعدیل فی الشفقۃ۔(۲۶۳) اصلاح پیر کی قدرت میں نہیں۔(۲۶۴) تصرف باطنی کا پسندیدہ نہ ہونا۔(۲۶۵) دین میں تعاون۔(۲۶۶) محجوب کے ساتھ اَمر اِرشاد میں تلطف۔(۲۶۷) محض اپنے احسان کی بناء پر مصلح کی بے قدری نہ کرنا۔(۲۶۸) اُمور طبعیہ۔(۲۶۹) کامل درجہ کی بے تکلفی و راستی۔(۲۷۰) احسان کافر کا رَد غلبۂ حال میں۔(۲۷۱) احسان کافر کا اقرار حال عدل میں۔(۲۷۲) حق تعالیٰ کی معرفت بالکنہ کا امتناع۔(۲۷۳) دینی مصلحت سے کفار کے مجامع میں جانا۔(۲۷۴) بعض اکابر کا کسی اَمر منکر پر سکوت کرنے کا عذر۔

(۲۷۵) اثباتِ جذبہ۔ (۲۷۶) اشتیاقِ موت۔ (۲۷۷) تدبیر [illegible] اعتدال۔ (۲۷۸) مقبولین کے ہاتھ پر ظہور خوارق کی حکمت۔ (۲۷۹) دنیوی نعمتوں میں احتیاج کا اعتراف کر کے اظہارِ عبدیت۔ (۲۸۰) کلام میں ادب کی رعایت۔ (۲۸۱) مثل نمبر ۲۸۔ (۲۸۲) ہرچہ بروے می رسی بروے الیست۔ (۲۸۳) تواضع۔ (۲۸۴) بقاء سلسلہ کی تمنا۔ (۲۸۵) استغناء عن الجنۃ کے مدعی پر رد۔ (۲۸۶) نسب یا حرفہ کی دناءت کے سبب عار کرنے کی مذمت۔ (۲۸۷) دین کے ضرر رساں پر بددُعا۔ (۲۸۸) عبث کی مذمت۔ (۲۸۹) کافر کا سا کام کرنے والے کو کافر کہہ دینا۔ (۲۹۰) صلاح کے لئے تشدد منافی طریق نہیں۔ (۲۹۱) توبہ میں ندامتِ عقلیہ کی ضرورت۔ (۲۹۲) لوازم بشریت پر تحقیر اولیاء کی مذمت۔ (۲۹۳) کسی بزرگ پر انکار کرنے کے بعد وبال نہ آنا اس انکار کے قبیح نہ ہونے کی دلیل نہیں۔ (۲۹۴) خوارق کا کسی کے قبضہ میں نہ ہونا۔ (۲۹۵) وارد قلبی میں کبھی اَلفاظ بھی ہوتے ہیں۔ (۲۹۶) قلب میں بھی سمع و بصر ہیں۔ (۲۹۷) ظاہری بصر و سمع کبھی باطنی بصر و سمع کے ساتھ جمع ہو جاتے ہیں۔ (۲۹۸) ولایت کا کوئی ایسا درجہ نہیں جس میں تکلیف شرعیہ ساقط ہو جاوے۔ (۲۹۹) بدون ایمان فضیلت نسب کا نافع نہ ہونا۔ (۳۰۰) حجاب قرابت کا سخت ہونا۔ (۳۰۱) مریدوں کے ساتھ نرمی و تواضع۔ (۳۰۲) طریق کے خلاف چلنے والے سے تبریہ اور اس کا اظہار۔ (۳۰۳) توکل۔ (۳۰۴) شیخ کا مرید کی نگرانی کرنا۔ (۳۰۵) طالب صادق کو دینی ضرر نہ پہنچا سکنا شیطان کا۔ (۳۰۶) اکثریت اہل مقامات و اَحوال پر غلبہ اشعار کی اصل۔ (۳۰۷) برداشت سے زیادہ کام نہ کرنے کا مستحسن ہونا۔

سُورۃ النَّمل

(۳۰۸) ہر شخص کی شہادت قلب معتبر نہیں۔ (۳۰۹) اس کا امکان کہ صاحب کشف کو اپنے کشف کی حقیقت معلوم نہ ہو۔ (۳۱۰) تجلی مثالی کا بلا حلول صحیح ہونا۔

(۳۱۱) باوجود خوف کے اُس سے ذہول ہو جانا۔ (۳۱۲) بعض احوال میں بالکل خوف نہ رہنا۔ (۳۱۳) فناء کے لئے اس کے غلبہ کا دوام لازم نہیں۔ (۳۱۴) تحدث بالنعمۃ کا عجب نہ ہونا۔ (۳۱۵) سلطنت اور کمال میں تنافی نہ ہونا۔ (۳۱۶) کاملین کو علم غیب نہ ہونا۔ (۳۱۷) عقل ومعرفت کا جانوروں میں ہونا۔ (۳۱۸) عشق کی آمد کے وقت قلب سے ارادات کا فناء ہو جانا۔ (۳۱۹) دینی مصلحت کے لئے کفار کے ہدایا کا رَدکر دینا۔ (۳۲۰) صحت خوارق۔ (۳۲۱) طریق میں داخل ہونے والے کا امتحان۔ (۳۲۲) ہلاک معاند پر سرور منافی کمال نہیں۔ (۳۲۳) توجہ الی الخلق للحق توجہ الی الحق ہے۔ (۳۲۴) تعدیل فی الاصلاح۔ (۳۲۵) قوت قلبیہ لوازم حقانیت سے ہے۔ (۳۲۶) ہدایت کا شیخ کے اختیار میں نہ ہونا۔ (۳۲۷) بے سمجھے انکار کی مذمت۔ (۳۲۸) وجود خلق اور عین حالت وجود میں اُس کے اضمحلال میں تنافی نہ ہونا۔ (۳۲۹) جزاء کی افضلیت طاعت پر من حیث الذات نہیں بلکہ من حیث الفاعل۔ (۳۳۰) کاملین سے احکام کا ساقط نہ ہونا۔ (۳۳۱) برکات کو حق تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا نہ کہ اپنے کسب کی طرف۔

سُورۃ القصص

(۳۳۲) زوال کبر رفع حجاب ہے۔ (۳۳۳) عقلی کبھی طبعی سے مشتبہ ہو جاتا ہے۔ (۳۳۴) حب اہل اللہ کا نافع ہونا اگر چہ طبعی ہی ہو۔ (۳۳۵) مجاہدہ کے بعد بعض طبعیات کی عود پر مغموم نہ ہونا چاہئے۔ (۳۳۶) بدون قوت ربانیہ کے قوت بشریہ کا کمال اخلاق میں کافی نہ ہونا۔ (۳۳۷) اعتدال فی التدبیر منافی توکل نہیں۔ (۳۳۸) مشاہدہ کے قبل اطمینان نہ ہونا مضر نہیں۔ (۳۳۹) کاملین سے بعض طبعیات کا صُدور۔ (۳۴۰) حسنات الابرار سیئات المقربین۔ (۳۴۱) کاملین میں دوسروں سے خشیت زیادہ ہونا۔ (۳۴۲) ظالم کے لئے عہدہ کی دُعا نہ کرنا۔ (۳۴۳) کاملین کی سیاست کا موافق ومخالف سب کو عام ہونا۔ (۳۴۴) خدمتِ

خلق۔(۳۴۵)نعم الٰہیہ کی طرف احتیاج کا اظہار منافی زُہد نہیں۔(۳۴۶)قبول اجر منافی اخلاص نہیں جب پہلے سے اُس کی نیت ہو۔(۳۴۷)کسب معیشت کا منافی توکل نہ ہونا۔(۳۴۸)اہل اللہ کو شان ہیبت عطا ہونا۔(۳۴۹)اہل اللہ کے اخلاق۔(۳۵۰)ہدایت متصرف کے قبضہ میں نہیں۔(۳۵۱)شرائط سلوک۔(۳۵۲) جبر محمود۔(۳۵۳)بسط کا ادب۔(۳۵۴) ثمرات میں اپنے مجاہدہ کو مؤثر سمجھنا۔(۳۵۵) علم وہ ہے جس سے دُنیا مقصود نہ ہو۔(۳۵۶)محل پر نصیحت میں تشدد۔(۳۵۷)مجاہدہ کی مطلوبیت۔(۳۵۸)کبر کا مقصود حقیقی سے مانع ہونا۔(۳۵۹)وحدۃ الوجود۔(۳۶۰)تجدد امثال۔

سُورَةُ العَنكَبُوت

(۳۶۱)مجاہدہ کا شرائط وصول سے ہونا۔(۳۶۲) مجاہدہ میں عجب کا استیصال۔(۳۶۳) کسی کا گناہ اپنے ذمہ لینے کا ابطال۔(۳۶۴) سیاحت کی اصل اور اُس کے منافع۔(۳۶۵) جو دوستی مضر دین ہو اُس کے قطع کا وجوب۔(۳۶۶)نعم دنیویہ کا نعم اُخرویہ سے مزاحم نہ ہونا۔(۳۶۷)مخالفین حق پر بددعا کرنا کمال اخلاق کے خلاف نہیں۔(۳۶۸)اہل اللہ کی برکت کا نزول بلاء سے مانع ہونا۔(۳۶۹)اُمور طبعیہ کمال کے منافی نہیں۔(۳۷۰)اہل اللہ سے قرابت محضہ نافع نہ ہونا۔(۳۷۱) عقل کے ہوتے ہوئے تسویل کا عذر نہ ہونا۔(۳۷۲) اُصول اعمال سلوک۔(۳۷۳) مخالفین کے خطاب میں اہل اللہ کا طریقہ۔(۳۷۴)تمثل۔(۳۷۵) دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے کی مذمت۔(۳۷۶)صورتِ عمل بدون حقیقت معتد بہ نہیں۔(۳۷۷) عمل بدون استقامت معتد بہ نہیں۔(۳۷۸)مجاہدہ کا مفتاح مشاہدہ ہونا۔

سُورَةُ الرُّوم

(۳۷۹) حسیات پر نظر رکھ کر حقائق سے غفلت کی مذمت۔(۳۸۰)بعض اہلِ طریق کی سیاحی کی اصل۔(۳۸۱) استحقاق حمد میں صفات جمال وصفات جلال

کا یکساں ہونا۔(۳۸۲) ازواج کی محبت میں اور کمال میں تنافی نہیں۔(۳۸۳) نوم اور اکتساب مال میں اور کمال میں تنافی نہ ہونا۔(۳۸۴) خوف وطمع طبعی کا منافی کمال نہ ہونا۔(۳۸۵) مثال اور مثل میں فرق اور حق تعالیٰ کے لئے اوّل کا جواز اور ثانی کا امتناع۔(۳۸۶) اتباع ہوا کی مذمت۔(۳۸۷) فطریات کا تبدل نہ ہونا۔ (۳۸۸) طبیعت انسان کا ہدایت وضلال سے مرکب ہونا۔(۳۸۹) شر کا غیر مقصود بالذات ہونا۔(۳۹۰) مراقبہ تجلی افعالی۔(۳۹۱) ایصال کا کسی کے قبضہ میں نہ ہونا۔ (۳۹۲) فعل کے لئے استعداد کا شرط ہونا۔(۳۹۳) مرشدین کو صبر کا ارشاد۔

سُوْرۃ لقمٰن

(۳۹۴) مراتب ہدایت کا غیر متناہی ہونا۔(۳۹۵) غناء کے باب میں قول فیصل۔(۳۹۶) حقوق شیخ کی دلیل۔(۳۹۷) بعض مکارم اخلاق۔(۳۹۸) کسی کی اصلاح میں زیادہ مبالغہ نہ کرنا۔

سُوْرَۃ السَّجْدہ

(۳۹۹) تمام اخلاق فی نفسہ نافع ہیں۔(۴۰۰) تجرد رُوح کی تحقیق۔(۴۰۱) تہجد کی فضیلت۔(۴۰۲) ہدایہ استحقاق خلافت۔(۴۰۳) ترک جدال۔(۴۰۴) اسباب کی طرف التفات نہ کرنا۔(۴۰۵) حق تعالیٰ کی تدبیر پر مستغنی ہوجانا۔ (۴۰۶) سب اشیاء کا حُسن ہونا۔(۴۰۷) اطوار وجود میں انسان کا تدرج۔ (۴۰۸) اعمال واحوالِ فاضلہ۔(۴۰۹) صفات الکمال والتکمیل۔(۴۱۰) حرص دنیا کا عذاب ہونا۔(۴۱۱) علامات شیخ کامل۔(۴۱۲) منکرین اولیاء سے اعراض۔

سُوْرَۃ الاحزاب

(۴۱۳) کسی سے تکالیف شرعیہ کا ساقط نہ ہونا۔(۴۱۴) نفس کا ایک آنِ واحد میں دو طرف متوجہ نہ ہونا اور اُس پر بعض تفریعات۔(۴۱۵) پیر بھائیوں کے اور پیر کے

حقوق۔(۴۱۶) کمال ایمان اور ضعف طبعی میں تنافی نہ ہونا۔(۴۱۷) بعض بلیات باطنی کی حکمت۔(۴۱۸) قبض کا ترقی کے لئے سبب بن جانا۔(۴۱۹) فنا یعنی موت قبل الموت۔(۴۲۰) تمنی موت۔(۴۲۱) حُبِّ دنیا کا اثر مذموم۔(۴۲۲) مقربین کا خوف میں ہونا۔(۴۲۳) اسباب فتنہ سے خصوص عورتوں سے بچنا۔(۴۲۴) ملامت سے نہ ڈرنا اور فعل مضر عوام سے بچنا۔(۴۲۵) مریدنی کا پردہ شیخ سے اور اس سے نکاح درست ہونا۔(۴۲۶) تعدد ازواج اور زُہد میں منافی نہ ہونا۔(۴۲۷) صاف بات کہنے میں عقل کو طبع پر ترجیح دینا۔(۴۲۸) اصلاح معاشرت کی ضرورت۔(۴۲۹) کسی مصلحت صحیحہ سے لباس میں امتیاز۔(۴۳۰) بدعات میں تقلید کرنے کا رَد۔(۴۳۱) ایک عمل صالح کا دوسرے عمل کی اصلاح کے لئے سبب بن جانا۔(۴۳۲) عظمت شان تقویٰ۔(۴۳۳) اعداء اللہ سے محبت کا قبح۔(۴۳۴) مقبولین کو ایذاء دینے کی مذمت۔

سُوْرَةُ سَبَا

(۴۳۵) خوارق کا ثبوت۔(۴۳۶) دستکاری کی معیشت اور توکل میں تنافی نہ ہونا۔(۴۳۷) ہر اَمر میں ضابطہ کی رعایت۔(۴۳۸) بعض صورتیں تسخیر جن کی منافی عبدیت نہیں۔(۴۳۹) ضعیف سے قوی کو فائدہ ہو جانا۔(۴۴۰) طاعت و معصیت کا نعم دنیویہ کے حصول و زوال کے لئے سبب بن جانا۔(۴۴۱) بعض ہیبت کا عذر ہونا۔(۴۴۲) مخالف سے مخالطت۔(۴۴۳) ایک عمل کو دوسرے عمل میں خلاف ظاہر باعتبار حقیقت کے داخل کر دینا۔(۴۴۴) اولیاء سے نفرت دلانے والوں کی مذمت۔

سُوْرَةُ فَاطِر

(۴۴۵) ایذاء مخالفین پر صبر۔(۴۴۶) معرض پر فرط غم سے ممانعت۔(۴۴۷) غیر اللہ سے مدد چاہنے والے کی تحمیق اور اُن سے علم و قدرت کی نفی۔(۴۴۸) مدار خشیت صرف علم باللہ کا ہونا۔(۴۴۹) ولایت عامہ۔(۴۵۰) فاسد الاستعداد کا بعض طاعات سے متضرر ہونا۔

سُورۃ یٰسین

(۴۵۱) فیض استعداد کا ظہور ہے عطائے شیخ نہیں۔(۴۵۲) خلفاء کو مختلف مقامات میں بھیجنا۔(۴۵۳) منتہی کا عوام کے مشابہ ہونا۔(۴۵۴) انکار اولیاء پر وبال۔(۴۵۵) مسئلہ استعداد۔(۴۵۶) ارشاد میں ملاطفت۔(۴۵۷) اپنے کو بت پرست کہنے کی توجیہ۔(۴۵۸) مخالفت کی طرف التفات نہ کرنا۔

سُورۃ وَالصّٰفّٰت

(۴۵۹) جنت کا مطلوب ہونا۔(۴۶۰) اُمور طبعیہ اور کمال میں تنافی نہیں۔ (۴۶۱) وصول کے لئے سلامت قلب کا شرط ہونا۔(۴۶۲) دفع شر کے لئے حیلہ کرنا طریق کے خلاف نہیں۔(۴۶۳) کبھی خواص کا بھی امتحان لیا جاتا ہے۔ (۴۶۴) وجوہ تصور حق سبحانہ تعالیٰ میں باہمی تفاوت۔(۴۶۵) فرشتہ کو اپنے مقام سے ترقی نہ ہونا بخلاف انسان کے۔

سُورۃ صٓ

(۴۶۶) وحدۃ الوجود بالمعنی الباطل پر استدلال کا رد۔(۴۶۷) کبر کا اساس کفر ہونا۔(۴۶۸) مصلحت ارشاد سے لازم کو ملتزم ٹھہرالینا۔(۴۶۹) حلقہ کے ساتھ ذکر۔ (۴۷۰) بعض اشغال کی صحت۔(۴۷۱) شیخ کو مرید کی بے تمیزی کا تحمل۔(۴۷۲) تقدس پر ناز نہ کرنا۔(۴۷۳) اکثر نفس میں شر کا غلبہ۔(۴۷۴) ہوائے نفسانی کی مذمت۔(۴۷۵) جاہلوں کے وحدۃ الوجود پر استدلال کا ابطال۔(۴۷۶) اکابر کے لئے مباحات سے انتفاع کا جواز۔(۴۷۷) اکابر میں ذہول کا امکان۔(۴۷۸) غیرت۔(۴۷۹) ملک وسلطنت کمال کے منافی نہیں۔(۴۸۰) مباحات کے آثار کا کامل وناقص میں متفاوت ہونا۔ (۴۸۱) نص اختصاص تسخیر جن بہ سلیمان علیہ السلام اور حکایات تسخیر جن لغیرہ میں تعارض نہ ہونا۔(۴۸۲) جمعیت قلب کا اصل سرمایہ

ہونا۔(۴۸۳) غیر معصیت میں تسلط شیطانی منافی کمال نہیں۔(۴۸۴) ں حیلے کی تجویز کرنے سے کامل پر اعتراض نہ کرنا۔(۴۸۵) عورتوں کی رغبت کا منافی کمال نہ ہونا۔(۴۸۶) انسان کا مظہر جامع ہونا۔(۴۸۷) تکلف کی مذمت۔

سُورۃ زُمر

(۴۸۸) اِخلاص۔(۴۸۹) خواص واجب کا ممکن کے لئے امتناع اگرچہ بالعرض ہی ہو۔(۴۹۰) ولایت کے جھوٹے دعویٰ کا وبال۔(۴۹۱) توارد احوال کی مثال۔(۴۹۲) اہتمام آداب عبدیت۔(۴۹۳) شرح صدر ونور کی علامت۔(۴۹۴) قساوت کی حقیقت۔(۴۹۵) وجد۔(۴۹۶) اہل دنیا کے تشتت کی کیفیت۔(۴۹۷) ولایت کا دعویٰ کاذبہ اور شریعت کا رَد کرنا۔(۴۹۸) جاہل صوفیوں کا تشبہ جاہل مشرکین کے ساتھ۔(۴۹۹) کشف کو مقصود سمجھنے کی غلطی۔(۵۰۰) ثمرات کو اپنے عمل کا اثر سمجھنے کی غلطی۔(۵۰۱) عالم معاد کا محل کشف حقائق ہونا۔(۵۰۲) رویت حق کا متقیوں کے نزدیک مقصود بالذات ہونا۔

سُورۃ مؤمن

(۵۰۳) جدال کے اقسام اور اس کے شرائط کی رعایت کا اہل اللہ سے مخصوص ہونا۔(۵۰۴) مؤمنین کا شرف۔(۵۰۵) غیر محبوب حقیقی کی طرف میلان کی مذمت۔(۵۰۶) کتمان حق بہ ضرورت کمال کے منافی نہیں۔(۵۰۷) کلام بہ قدر عقل مخاطب۔(۵۰۸) حسنات الابرار سیئات المقربین۔(۵۰۹) عبدیت کی فضیلت اور دُعا کا منافی رضا نہ ہونا۔(۵۱۰) شب کے اسرار محبین کے لئے۔(۵۱۱) انسان کا مظہر جلال و جمال ہونا۔(۵۱۲) مقبولین میں قدرت مستقلہ نہ ہونا۔(۵۱۳) ارتفاقات سے تمتع کا منافی کمال نہ ہونا۔(۵۱۴) تصوف باطل پر خرچ کی مذمت۔

سُورۃ حٰمٓ السَّجدہ

(۵۱۵) معذورین کا اَجر کم نہ ہونا۔(۵۱۶) جمادات کے لئے شعور کا اثبات۔

(۵۱۷) ایام کے سعد و نحس ہونے کا بطلان۔ (۵۱۸) اہل اللہ پر ملائکہ کے فیوض اور احیاناً نسبی مکالمت اور مراتب استقامت۔ (۵۱۹) برکت تعلیم کا موقوف ہونا صالح پر۔ (۵۲۰) تعلیم اخلاق۔ (۵۲۱) اخلاق میں مجاہدہ کی ضرورت۔ (۵۲۲) عروض وسوسہ کا منافی کمال نہ ہونا۔ (۵۲۳) غلاۃ صوفیاء کی تفسیر کا بُطلان۔

سُورۃ الشوریٰ

(۵۲۴) جذب وسُلوک کی اصل۔ (۵۲۵) اصلاح سے مایوسی کے وقت خطاب۔ (۵۲۶) شرک وبدعت کا ابطلال۔ (۵۲۷) شیخ کے اقارب سے محبت اُس کے حقوق میں سے ہے۔ (۵۲۸) بعض کے بسط کا مضر ہونا۔ (۵۲۹) قبض کا کبھی مصلحت کے سبب کبھی معصیت کے سبب پیش آنا۔ (۵۳۰) عفواور سیاست میں اہل طریق کے اسرار۔ (۵۳۱) اولیاء اللہ کے ساتھ حق تعالیٰ کی ہم کلامی۔ (۵۳۲) کمالات پر مغرور نہ ہونا۔

سُورۃ الزخرف

(۵۳۳) دنیوی شرف نہ ہونے پر ولایت کے انکار کا مذموم ہونا۔ (۵۳۴) زہد۔ (۵۳۵) قہر بصورت لُطف۔ (۵۳۶) کمالات عرفیہ کا مقصود نہ ہونا۔

سُورۃ الدُّخان

(۵۳۷) تصرف کا دعویٰ نہ کرنا۔ (۵۳۸) معاند سے قطع تعلق۔ (۵۳۹) حرص کا تمثل شجرہ زقوم کی صورت میں۔

سُورۃ جاثیہ

(۵۴۰) بعض مکارم اخلاق۔ (۵۴۱) اتباع شریعت کا وجوب۔ (۵۴۲) اتباع ہویٰ کی مذمت۔

سُورۃ احقاف

(۵۴۳) کشف کا دین میں حجت نہ ہونا۔ (۵۴۴) اولیاء سے علم محیط کی نفی

اوراپنے اتباع کے حق میں نجات کے حکم کا ابطال۔(۵۴۵) تنعم مع المعصیت کا خطرہ۔
(۵۴۶) قلندر کا مذاق درجات پر نظر نہ رکھنا۔

سُورۃ محمّد

(۵۴۷) انہار جنت کے حقائق۔(۵۴۸) مریدوں کے لئے دُعا۔
(۵۴۹) فراست اور اس کا درجہ۔(۵۵۰) انوار طاعات کا اِضمحلال۔
(۵۵۱) خدمت دین پر عجب نہ کرنا۔

سُورۃ الفتح

(۵۵۲) سکینہ کی حقیقت۔(۵۵۳) ایمان عیانی کا ثبوت۔(۵۵۴) شیخ کا بیعت میں فناء و بقاء کا اشتراط۔(۵۵۵) عمل سوء صادر بلا علم کا ضرر۔(۵۵۶) اولیاء جامعین کی صفات۔

سُورۃ الحُجرات

(۵۵۷) عمل بالشرع کا لزوم۔(۵۵۸) آداب شیخ کی اصل۔(۵۵۹) شیخ کو اپنا تابع بنانے کی مذمت۔(۵۶۰) تعلیم اخلاق۔(۵۶۱) اعمال پر نظر نہ کرنا۔

سُورۃ قٓ

(۵۶۲) حکم وسوسہ و معنی قرب سے غلطی رفع کرنا۔(۵۶۳) حفظ لسان۔
(۵۶۴) کشف کا کمال معتد بہ نہ ہونا۔(۵۶۵) کلام کی نافعیت کی شرط۔(۵۶۶) توجہ الی اللہ کی تاثیر تقویت قلب میں۔

سُورۃ الذاریات

(۵۶۷) اہل اللہ کے بعض اعمال۔(۵۶۸) انسان کا عالم صغیر ہونا اور جاہل صوفیاء کی تفسیر کا ابطال۔ (۵۶۹) شوق کا اثبات۔(۵۷۰) عبادت و معرفت میں ارتباط۔

سُورۃ الطوٗر

(۵۷۱) نسبت اِلی المقبول کا آخرت میں نافع ہونا۔ (۵۷۲) دوستوں سے بے تکلفی اور اُن کے مال میں تصرف۔ (۵۷۳) مراقبۂ حضور مع اللہ کا حصول صبر میں دخل۔

سُورۃ النجم

(۵۷۴) نہی دعویٰ تقدس سے۔ (۵۷۵) محض برکات سے قرب نہ ہونا۔ (۵۷۶) ذات حق میں فکر کا نہ چلنا۔

سُورۃ القمر

(۵۷۷) اولیاء کے لئے انتقام لیا جانا۔ (۵۷۸) معاند کے ساتھ طرزِ جواب۔

سُورۃ الرحمٰن

(۵۷۹) نعمت کی اقسام حسیہ ومعنویہ۔ (۵۸۰) انتفاع بالنعم منافی زہد نہیں۔

سُورۃ واقعه

(۵۸۱) طریق تصوف۔ (۵۸۲) فہم قرآن کے لئے تقویٰ کا شرط ہونا۔ (۵۸۳) ذات کا تمام مراتب وجود کو محیط ہونا۔ (۵۸۴) ذات کی معیت تمام مراتب وجود کے ساتھ۔ (۵۸۵) خشوع کا لزوم اور غفلت کے اسباب وعلاج۔ (۵۸۶) صدیقیت وشہادت عامہ۔ (۵۸۷) زُہد۔ (۵۸۸) حزن کا معالجہ حکمت تقدیر کی یاد سے۔ (۵۸۹) احوال واعمال کی نگہداشت۔

سُورۃ المجادله

(۵۹۰) رذائل کا علاج جرمانہ سے۔ (۵۹۱) تنہائی میں صوفیاء کی تعلیم۔ (۵۹۲) آداب مجلس شیخ۔ (۵۹۳) اہل مجلس کے مراتب کی رعایت۔ (۵۹۴) بلا حاجت شیخ سے سرگوشی نہ کرنا۔ (۵۹۵) شیخ کی خدمت نہ کرنے والے کی تسلی۔ (۵۹۶)

نسیان ذکر کا غلبہ شیطان سے ہونا۔ (۵۹۷) محبت حق کے لئے بغض مخالفین کا لازم ہونا۔ (۵۹۸) نسبت اصطلاحیہ کی حقیقت۔

سُوْرۃ الحشر

(۵۹۹) اسباب کا مستقل بالتاثیر نہ ہونا۔ (۶۰۰) تاویلات صوفیہ کی اصل۔ (۶۰۱) اختلاف مسالک میں توسع۔ (۶۰۲) ایثار اور اُس کے شرائط۔ (۶۰۳) مشائخ سلسلہ کے لئے دُعا۔ (۶۰۴) ایسے شخص کا معذور ہونا جس کے ساتھ باوجود اظہار ناخوشی کے کوئی معاملہ خلافِ شرع کیا جائے۔ (۶۰۵) مراقبہ۔

سُوْرۃ الممتحنہ

(۶۰۶) وصل حق کے لئے فصل مخالف حق کا لازم ہونا۔ (۶۰۷) دین میں دنیوی علاقوں کی رعایت نہ کرنا۔ (۶۰۸) بغض فی اللہ کا شفقت کے ساتھ مجتمع ہونا۔ (۶۰۹) اسباب فتنہ وتہمت سے بچنا۔ (۶۱۰) بعض کفار سے ملاطفت۔ (۶۱۱) امتحان مرید۔ (۶۱۲) بیعت عمل کے لئے نہ کہ رسم کے لئے۔ (۶۱۳) دُعاء کا حقوق مرید سے ہونا۔

سُوْرۃ الصَّف

(۶۱۴) دعویٰ کا مذموم ہونا۔ (۶۱۵) ذم ایذاء المرشد۔ (۶۱۶) دین کیلئے دنیا کی طلب۔

سُوْرۃ الجمعہ

(۶۱۷) اُمیت اور ولایت کا اجتماع۔ (۶۱۸) توجہ اور رابطہ کی تحقیق۔ (۶۱۹) موت کے بعد فیض رہنا۔ (۶۲۰) علم کے بعد انکار کی مذمت۔ (۶۲۱) ولایت کی علامت اور مدعی کا امتحان۔ (۶۲۲) اشتغال بالمباح کی مصلحت۔ (۶۲۳) عتاب سے مرید کی تربیت۔

سُوْرۃ المُنَافِقِیْنَ

(۶۲۴) اہل اللہ کی تحقیر (۶۲۵) مال وجاہ پر غفلت کی مذمت۔ (۶۲۶) بلاء میں عارف کا حال۔ (۶۲۷) تدرج اصلاح میں۔

سُورۃ الطّلاق

(۶۲۸) تعجیل کی مذمت اور اُس میں اُمور متعلقہ بالطریق بھی آ گئے۔ (۶۲۹) توکل اور تقویٰ کے برکات۔ (۶۳۰) جبر قلوب اور اَمر صواب کا ناقص سے بھی قبول کر لینا۔ (۶۳۱) تنگی میں نہ پڑنا نہ ڈالنا۔ (۶۳۲) شیخ میں مشغول ہونا حکماً ذکر ہے۔ (۶۳۳) زیادہ رعایت کرنے کی مضرت۔ (۶۳۴) کرم اور تسامح۔ (۶۳۵) توبہ خالصہ کا وجوب۔ (۶۳۶) انتساب الی الصالحین کا بدون اطاعت نافع نہ ہونا۔

سُورۃ الملك

(۶۳۷) مرید کو شیخ سے مطالبہ دلیل کا حق نہ ہونا۔

سُورۃ ن

(۶۳۸) تخلق باخلاق اللہ۔ (۶۳۹) سوءِ خلق کا جنون ہونا۔ (۶۴۰) اُصول اخلاق ذمیمہ۔ (۶۴۱) امکان تجلی صوری۔ (۶۴۲) ایک کا کمال دوسرے کے لئے نقص ہونا۔ (۶۴۳) تصرفات نفسانیہ کا کمالات ولایت سے نہ ہونا۔

سُورۃ الحاقة

(۶۴۴) ولایت کے جھوٹے مدعی کا ہلاک باطنی۔ (۶۴۵) حق الیقین وغیرہ

سُورۃ المعارج

(۶۴۶) تاثیر طاعات وقوت قلب۔

سُورۃ نُوح

(۶۴۷) ارشاد میں شفقت۔ (۶۴۸) تبرکات کی حفاظت میں عدم احتمال مفسدہ کی شرط۔ (۶۴۹) اپنے مخالف پر ہلاک وضلال کی بددعا۔

سُورۃ الجن

(۶۵۰) استعانت بالموکلات کی مذمت۔ (۶۵۱) اولیاء سے قدرت مستقلہ وعلم محیط کی نفی۔

سُورۃ المزمل

(۶۵۲) صوفی کے وظائف۔ (۶۵۳) مجاہدہ میں سہولت کی رعایت۔ (۶۵۴) اہل طریق کے بعض اخلاق۔ (۶۵۵) اتباع کاملین سے عار اور خود واردات کے انتظار کی مذمت۔

سُورۃ القیامۃ

(۶۵۶) نفس لوامہ واتارہ ومطمئنہ

سُورۃ الدھر

(۶۵۷) اخلاص کی ترغیب۔ (۶۵۸) اشربہ جنت کے حقائق۔

سُورۃ المُرسلات

(۶۵۹) موانع علم وعمل کا تمثل بصورت دخان۔ (۶۶۰) خشوع کا لزوم اور کبر کا مانع عن قبول الحق ہونا۔

سُورۃ النباء

(۶۶۱) دعویٰ استغناء عن الجنت پر رد۔

سُورۃ النازعات

(۶۶۲) ترک ہویٰ کی فضیلت۔

سُورۃ عَبَسَ

(۶۶۳) ناواقفی کے سبب بے ادبی کرنے والے سے اعراض نہ کرنا۔

سُورۃ التکویر

(۶۶۴) تعلق کا مدار مناسبت پر ہونا۔

سُورۃ الانفطار

(۶۶۵) بعضے مراقبات

سُورۃ التطفیف

(۶۶۶) ظلمت قلب کا اثبات۔

سُورۃ انشقاق

(۶۶۷) مراتب احوال میں ترقی

سُورۃ بروج

(۶۶۸) مثل نمبر ۶۶۱۔

سُورۃ طارق

(۶۶۹) بعضے مراقبات۔

سُورۃ اعلیٰ

(۶۷۰) اعمال اہل طریق۔

سُورۃ غاشیہ

(۶۷۱) گمراہ صوفیوں کی محنت کا اکارت ہونا۔

سُورۃ الفجر

(۶۷۲) ترقی مال سے کسی سلسلہ کی مقبولیت پر استدلال کا ابطال

سُوْرۃ البلد

(۶۷۳) مجاہدہ کی ترغیب گوشاق ہو۔

سُوْرۃ والشمس

(۶۷۴) مسئلہ استعداد۔

سُوْرۃ اللّیل

(۶۷۵) اعمال کا مدار توفیق وخذلان پر ہونا۔

سُوْرۃ الضحٰی

(۶۷۶) قبض میں تسلی۔ (۶۷۷) اولیاء اللہ کے اپنے کمالات کے اظہار کی حقیقت

سُوْرَۃ اَلَمْ نَشْرَح

(۶۷۸) سالک کا حال قبل وصول وبعد وصول۔ (۶۷۹) شیخ کا مجاہدہ۔

سُوْرَۃ التِّین

(۶۸۰) انسان کی جامعیت۔ (۶۸۱) غدر سے فوت اوراُس پر تسلی۔

سُوْرَۃ الْعَلَق

(۶۸۲) فناء کا قرب کیلئے مدار ہونا۔ (۶۸۳) ازمنہ فاضلہ میں اہتمام عبادت۔

سُوْرَۃ البینۃ

(۶۸۴) اخلاص اوراُس کے مراتب کی تکمیل۔ (۶۸۵) مرتبہ علیا کے لئے تقویٰ ومعرفت کا شرط ہونا۔

سُوْرَۃ الزِلْزال

(۶۸۶) جمادات میں ادراک کا ہونا۔

سُوْرَةُ الْعٰدِیٰت

(٦٨٧) طبیعت میں موانع عن العمل کے وجود کی حکمت۔

سُوْرَةُ الْقَارِعَة

(٦٨٨) آخرت میں اعراض کا جواہر ہو جانا۔

سُوْرَةُ التَّکَاثُر

(٦٨٩) تفاخر کی مذمت۔

سُوْرَةُ الْعَصر

(٦٩٠) وقت کا حق ادا کرنا۔

سُوْرَةُ الْهُمَزَة

(٦٩١) مال کے جمع کی مذموم قسم۔

سُوْرَةُ الْفِیْل

(٦٩٢) اسباب پر نظر نہ کرنا۔

سُوْرَةُ الْقُرَیْش

(٦٩٣) کسی دینی نسبت سے اکرام ہونے پر حقوق۔

سُوْرَةُ الْمَاعُوْن

(٦٩٤) بعض اخلاق ذمیمہ۔

سُوْرَةُ الْکَوْثَر

(٦٩٥) اولیاء کے مخالف کی بدحالی۔

سُوْرَةُ الْکٰفِرُوْن

(٦٩٦) اہل باطل سے تبری۔

سُوْرَةُ النَّصر

(٦٩٧) بعد فراغ وظیفہ ارشاد کے زیادت قرب کے لئے فارغ ہو جانا۔

سُوْرَۃُ اللَّھَب

سوُرۃ تَبَّتْ

(٦٩٨) اللہ تعالیٰ کا اپنے مقبولین کے لئے انتقام لینا۔

سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص

(٦٩٩) کمال مراتب توحید۔

سُوْرَۃُ الْفَلَق

(٧٠٠) اہل باطل کا طبعی ضرر اہل حق پر چل سکنا۔ (٧٠١) حسد کی مذمت۔

سُوْرَۃُ النَّاس

(٧٠٢) غفلت کا علاج ذکر سے۔

مختصر فہرست مضامین

تکمیل التصُّرف فی تسہیل التشرف ترجمہ تشرف

(حصہ اوّل)

کتاب العلم:

ربع عبادات احیاء سے۔علم کی فضیلت اور اس کی ضرورت۔ذوق سلیم کا معتبر ہونا۔ علوم واحوال باطنہ۔اختلافی اُمور میں لوگوں سے نرمی برتنا۔علم غیر نافع کا جہل ہونا۔ مجالس صوفیہ کی فضیلت۔۔تائید عادت صوفیہ کہ معارف کو اکثر اشعار میں ضبط کرتے ہیں۔مخاطب کی رعایت تعلیم اور معاملہ میں۔علم سی کی مذمت۔علم باطن کی اصل۔قرب فرائض وقرب نوافل۔اثبات نور باطنی وبعض احوال وہبیہ وبعض علاماتِ کاملین۔

معنی الشیخ فی قومہ و فضیلت اہل ارشاد۔ فضیلت معرفت و عارفین۔ قرآن کے بعض معانی کا اہل ظاہر سے مخفی ہونا۔ حق تعالیٰ کا مدرک بالکنہ نہ ہونا۔ اور علم نبوی کا محیط بجمیع الواقعیات نہ ہونا۔ رویۃ حق کا ممتنع ہونا دنیا میں اور ادراک بالکنہ کا آخرت میں بھی۔ احوال قلبیہ کا غیر اختیاری ہونا۔ کائنات کا مظاہر تجلیات ہونا۔ مسئلہ مذکورہ دَر حدیث بالا۔ شعور جمادات تدقیق در طریق۔

کتاب الصلوٰۃ: قرب خاص کا علاوہ قرب علمی کے ہونا۔ جو حدیث النفس کمال صلوٰۃ میں مخل ہے وہ وہ ہے جو قصد و اختیار سے ہو۔ نماز میں خشوع اور نماز کے بعد دُعا۔ طریقہ تکمیل نماز۔ ولولہ عشق۔ احضار قلب کا شرط قبول ہونا۔ اصلاح باطن کا اصلاح ظاہر کے لئے مستلزم ہونا۔ قطع اسباب مشوشہ۔ غیرت۔ راحت لقاء و راحت رضاء۔ اللہ سے حیا اور اُس کا طریق۔ عدم تجدید صلوٰۃ اللیل۔ مداومت بر عمل۔ وبال ترک معمولات۔

کتاب الزکوٰۃ: عدم تراجم درمیان معاد و معاش ضروری۔ تاکید حقوق خصوص مشائخ۔ مثل سابق۔ عدم تنافی درمیان توکل و ادخار ضروری۔ تعمیم حُسنِ معاشرت۔

کتاب الصوم: عدم استحقار صغائر۔ اتباع معاملات حق مع عبد زیارت قبر نبوی۔ اختیار نمودن وضع صلحاء۔

کتاب آداب القرآن: ترک بعض طاعات غیر واجبہ اور غلبہ ذکر۔ اصل بعض القاب صوفیاء۔ ثابت کرنا ظلمت اور نور کا قلب کے لئے۔ تواجد بغرض محمود۔ تفاضل میان ذکر جلی و خفی ترجیح جمع خاطر بر کثرت ثواب در بعض احوال۔ منکر نبودن عبادت شاقہ۔ ابطال علم مغائر شریعت و اثبات علمِ وہبی۔ رعایت نشاط در عبادت۔

کتاب الاذکار والدعوات: ذکر کی فضیلت اور ذکر قلبی و لسانی میں جمع کرنے کی فضیلت۔ تفسیر ذکر فی النفس و عذر صوفیاء در تمثیلات ایشاں۔ حقیقت قبر۔ بیان تفویض و دُعا۔ نکیر بر ترک دوام۔ اصل ہزاری روزہ۔ تاثیرات عبادت رمضان

در بقیہ سال۔ مجاہدہ اضطراریہ وحکمت بعض شکویٰ اہل اللہ۔ عدم تحقیر عارضی با کمال توبہ۔ اعتدال در مجاہدہ۔

کتاب آداب الاکل من ربع العادات: توجیہ کلام مجازی۔ اختیار جانب اہل۔ ذم ریاء۔ کتاب النکاح۔ توجیہ کلام مجازی۔ غیر مقصود بودن احوال۔ مجاہدہ اضطراریہ۔ ہدیہ دادن بحب خالص۔

کتاب آداب الکسب و المعاش: توکل مع اعتدال فی الکسب۔ نرمی۔ کتاب الحلال و الحرام۔ اصل چلہ۔ معیار تقویٰ۔ مشروط کردن منظوری دعوت بشرط مباح۔

کتاب آداب الالفۃ۔ طریقہ نصیحت۔ معاملہ با شیخ وقت صدور لغزشے ازو۔ نہی از غلو۔ وضع داری درحقوق۔ اصل عظیم عظیم حسن اخلاق۔ اعزاز معززین ہر قوم۔ احتیاط از مواضع تہم وحقیقت آں۔ تطییب خاطر وشرط او مقدم بودن معاملات بر عبادات۔

کتاب آداب العزلۃ۔ اصل تدوین حالات بزرگان۔ توسط در عمل۔ سفر در پنج شنبہ وشنبہ۔ کتاب السماع۔ معذور بودن صاحبِ وجد۔ قطع اسباب تشویش۔ اصل فراست وحکم آں۔ اصل رقص وجد وتواجد۔ موافقت مردم در مباحات۔

کتاب عجائب القلب از ربع مهلکات۔ عداوت نفس۔ جہاد نفس۔ دوام انتظار فیوض۔ شوق ومحبت۔ معتبر بودن تنبیہات قلب سلیم۔ وسع قلب تجلی خاص را۔ صحۃ الہام۔ مذمت غلو در حبِ خلق۔ احتیاط از شبہاتِ اُمور غیر مشروعہ۔ محل تقویٰ۔

کتاب تہذیب نفس۔ عدم تنافی درمیان اُمور طبعیہ و درمیان کمال۔ اعتدال در مجاہدہ۔ انتفاء در کراہۃ الطبعی دررضا۔ افضل بودن جہاد نفس از جہاد کفار۔

کتاب علاج شہوت و بطن۔ عدم تنافی درمیان زہد و توسّع فی الماکول والمشروب، عدم اخلال محادثہ اہل درخلوت۔

کتاب آفات اللّسان۔ ترک اقوال وافعال عبث۔ ترک جدال اشد بودن غیبت میت۔

کتاب مذمّت غضب۔ ذم غضب۔ قناعت و عافیت۔ مذمت بعض فقر۔ نفع

عظیم محبت شیخ۔

کتاب مذمّت دنیا۔ وحشت از دنیا۔ تنفیر از دنیا۔

کتاب مذمّت بخل۔ مثل سابق۔ عدم ذم دنیا معین آخرت۔ بُودن عزت در استغناء۔ ذم بخل در افادہ۔

کتاب مذمّتِ جاہ۔ ذم حرص دنیا۔ مطلع نبودن ملائکہ بر بعض احوال واصل ذکر قلبی محض۔ مذمت نمائش۔ مغموم نبودن بر وساوس ضرر تعلقات مرضعفاء را۔ کتاب مذمت کبر۔ سادگی وضع۔ ترک تعرض بعوام۔ بعضے حکمتہائے تکوینیہ در معاصی۔ اصل بُودن اصلاح باطن

کتاب التوبہ از ربع منجیات۔ حقیقت توبہ۔ معافی از مغلوب طاری شدن تغیرات بر کامل۔ فرق درمیان تدقیق وتعمق۔ بُودن دنیا آلہ آخرت۔ غلبہ تیسیر۔ بُودن بلاء از علامات ولایت۔ جزم نہ کردن بر کسے بدخول نار۔ حکمت زلّات کاملین۔ عدم اعتبار توبہ زبانی محض۔ سبب بعض اقسام قبض از معصیت۔

کتاب صبر و شکر۔ عمل بُودن باطن برائے ظاہر۔ خواص بعض درجات توکل مسمّٰی بہ یقین بُودن عِلّت جذب وصول۔ استدراج بُودن بقاء احوال مع المعاصی۔

کتاب الخوف والرجَاء۔ غرور بودن رجاء بدون عمل۔ اعتبار رجاء عاجز بدون عمل۔ اجمال حدیثین بالا۔ انفع بُودن رجاء از خوف برائے عامل آخرت۔ فضیلت مؤمن بر کعبہ۔ فضیلت جزئیہ مؤمن بر بعض ملائکہ۔ استحالہ استکمال حق تعالیٰ بالغیر۔ بعض مصالح تکوینیہ خلق ذنوب نہ ذنوب خلق۔ تکیہ نہ کردن بر طاعات۔ منافی نبودن تغیر طبعی کمال را۔ اجتماع حال مع کمال۔

کتاب الفقر والزّھد۔ فضیلت فقر۔ مشروط کردن ہدیہ بشرائط مناسبہ۔ مشروط بُودن قبول ہدیہ بعدم اشراف عدم حکم قرائن محتملہ۔ بعض صفات کاملین۔ ذم تکلف وترفع۔

کتاب توحید و توکل۔ امکان انکشاف سر قدر و نہی از کشف غوامض۔

ذم توہم دعویٰ قوت۔

کتاب المحبۃ والشوق۔ عدم تنافی درمیان حظوظ مباحہ وکمال زہد۔ شرط بودن مناسبت درمیان شیخ وطالب ترجیح اثبات رُویت پیغمبر مارا صلی اللہ علیہ وسلم برنفی آں بطلان مذہب اباحیہ۔ تمنی موت شوقاً۔ اہتمام حب زائد از اہتمام خوف۔ رضا وصبر۔ تحرز از تسبب للشر۔ اہتمام اصلاح ہمہ وقت۔ خوشبو مالیدن للہ و داخل شدن دراں خوشبو مالیدن برائے دین۔ اعتبار نیت فوق العمل بُودن قلب مدار اصلاح۔

الحدیث مع شرح المُلقب بالادراک والتوسُّل۔ اِلٰی حقیقۃ الاشراک والتوسُّل۔ امتناع ادراک کنہ حق تعالیٰ۔

کتاب ذکر الموت۔ فضیلت موت۔ مراقبہ موت۔ ادراک میت۔ نافع بُودن۔ اعمال احیاء مر اموات را۔ تحقیق مسئلہ رویت۔ تقویت رجاء در حقوق العباد۔

مختصر فہرست مضامین مجموعہ التکشف (عن مہمات) التصوُّف

حصہ اوّل

برائے کم استعدادان۔ اصلی زیور انسانی نظم۔ تحیۃ الوضوء۔ اشراق۔ چاشت۔ اوابین۔ تہجد۔ صلوٰۃ التسبیح، استخارہ کی نماز کا بیان، نماز توبہ کا بیان۔ حقیقت طریقت۔ حقوق طریقت۔ تحقیق متعلق کرامت از رسالہ کرامات امدادیہ۔ از رسالہ التقی فی احکام الرقی متعلق مسمریزم وفریمسن۔ علاج وساوس از رسالہ خاتمہ بالخیر۔ علاج بعضے اقسام قبض۔ تدبیر مبدّل شدن عشق مجازی بعشق حقیقی۔ ارشاد مفید در باب انکشاف انوار لطائف۔ علاج بعضے اقسام وحشت وسوزش قلبی۔ خط ہدایۃ نمط نزد عزیزے کہ از ہجوم وساوس وخطرات عاجز ومغلوب آمدہ قصد خودکشی کردہ بُود۔ معالجہ صدمہ مفرط۔ پند سود مند در عشق نفسانی۔ جواب اشکالے۔ بے معنی شدن عاق کردن۔ شیخ مر مرید را۔ عدم انحصار وصول فی الاوراد والریاضۃ الشدیدۃ۔ خمسہ اُردو ظفر بر قصیدۂ فارسیہ حکیم سنائی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

حصہ دوم

جلد اوّل۔ تعلیم کردن زناں را معنی انا الحق۔ حل شعر از مثنوی۔ تشخیص سبب زہوق روح بعض اہل حال از سماع و تحقیق اختلاف در مسئلہ سماع، معنی ذکر وفکر وتصور شیخ ورابطہ و فکا وثمرات آنہا۔ حل بعضے اشعار مثنوی۔ فرق درمیان دعویٰ وتحدث بالنعمۃ۔ تذکیر موت از رسالہ فروع الایمان۔ فائدہ متعلقہ اشعار تذکیر موت کہ عنقریب بالا گذشت۔

حصہ سوم

جلد دوم۔ ملخص الانوار والتجلی۔ الجزؤ الاوّل فی مسئلہ التنزلات الستہ۔ الجزؤ الثانی فی جامعیت الانسان۔ الفتوح فیما یتعلق بالروح۔ بطلان قول اوّل حکماء متقدمین کہ رُوح جوہر مجرد قدیم است۔ قول دوم حکماء متاخرین کہ روح جوہر مجرد حادث بعد البدن است قول سوم صوفیاء کہ روح جوہر مجرد حادث قبل بدن است۔ قول چہارم علماء متکلمین کہ روح جسم غیر عنصری است۔ قول پنجم اطباء کہ رُوح جسم عنصری است۔ تعلق رُوح بمعنی قول نمبر ۲ ونمبر ۳ ونمبر ۴ و نمبر ۵ بہ بدن انسانی است۔ بعد موت رُوح نمبر ۵ بعناصر ملحق شود۔ نمبر ۴ در برزخ متمکن شود ونمبر ۳ بحالہا غیر متمکن ے ماند۔ شرح حدیث این کان ربنا الخ۔ تضعیف قول متکلمین کہ تجرد اخص صفات باری تعالیٰ است۔ مثاب و معاقب در برزخ و آخرت روح نمبر ۳ نمبر ۴، مستند۔ تالم وتنعم روح در برزخ بواسطہ بدن مثالی است۔ رُوح نمبر ۳ ونمبر ۴ ونمبر ۵ ببدن عنصری وآخرہ متعلق خواہند شد۔

مسائل المثنوی جلد سوم

معنی قطع تعلق از ماسویٰ اللہ۔ اقسام علاج اخلاق ذمیمہ۔ رفع اشتباہ مسئلہ دیدار الٰہی در دنیا۔ تحقیق مسئلہ وحدۃ الوجود وحدۃ الشہود۔ فرق درمیان علم غیب وکشف۔ ضرر سوء اعتقاد از اَولیاء اللہ۔ طریق وشرائط ایصال عشق مجازی بہ عشق حقیقی۔ معنی ابن

الوقت و ابو الوقت۔ تحقیق عمل بر الہام مخالف وحی۔ رفع شبہ افضلیت علم باطن بر علم شریعت۔ حد ریاضت و خلاف سنت نبودن ترک لذات۔ طرق وصول الی اللہ و اقسام حیرت۔ معنی عینیت و غیریت در اصطلاحات مختلفہ۔ علامات شیخ کامل۔ مراتب فرض و مستحب تصفیہ نفس و قلب۔ معنی توحید ذاتی و صفاتی و افعالی۔ تحقیق عالم مثال۔ معنی جسم مثالی۔ افضلیت مجاہدہ از استغراق۔ نہی اشتغال بانوار۔ تحقیق حمل صوفیاء کرام آیات را بر معانی خلاف ظاہر و تحقیق ظہر و بطن قرآن شریف۔ تحقیق مسئلہ تفاضل جوع و جود۔ تحقیق مسئلہ عدم منافات طاعت و توکل و اقسام توکل۔ تحقیق تمثیل ذاتِ حق بہ بعضے اشیاء۔ تحقیق مظہریت عالم مر ذات و صفات حق را و اقسام ظہور۔ تحقیق مسئلہ تجدّد امثال و تعاقب تجلیات۔ ذی شعور بودن اجزاءِ عالم۔ حقیقت عالم خلق و عالم اَمر۔ حقیقت تہذیب اخلاق۔ توجیہ خیال و وہم بودن عالم۔ ممانعت مرید از مفارقت مرشد۔ توجیہ ہمراہ بودن باطن شیخ با طالب در مسافات بعیدہ معنی افضل دانستن شیخ خود را از ہمہ۔ ممانعت مشائخ را از معاملہ کردن با طالبان فوق استعداد ایشاں۔ معنی بدگمانی بر شیخ کامل بر قولے یا فعلے خلاف ظاہر۔ مراقبہ توحید و مشورۂ متاخرین دریں باب۔ معنی بُودن عطا بمقتضائے استعداد۔ معنی قرب فرائض و قرب نوافل۔ وہبی بُودن دولت معرفت و وصول الی اللہ۔ تحقیق احکام رُوح و معنی حدیث اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ۔ مسئلہ تعظیم آثار و تبرکات مقبولان الٰہی۔ تحقیق علم نجوم۔ تحقیق حیات جمادات۔ فیصلہ متعلقہ کسب و توکل۔ حیر محمود و حیر مذموم۔ تحقیق تجدد امثال بعنوان دیگر۔ توجیہ شطحیات عارفین معتقد نہ شدن درویشان غیر متشرع را۔ تحقیق ترجیح خلوت و جلوت۔ تحقیق دنیائے مذموم۔ تحقیق مسئلہ تفاضل علوم عقلیہ و وہبیہ۔ تقسیم اَولیاء باہل ارشاد و اہل تکوین۔ معنی توقیفی بُودن اسماءِ الٰہیہ۔ تحقیق جامعیت انسان اکوان را۔ تحقیق احادیث مذکورۂ کتبِ تصوف۔ تحقیق معنی باطنہ مذکورہ کتب تصوفِ۔ جواب اشکال امتناع حضرت موسیٰ علیہ السلام از موت۔ جواب اشکال بر مقبولیت پیر چنگی۔

طالبہ۔ تعلیم ترک ریا و تصنع۔ تعلیم محرکات ذکر و طاعت۔ تعلیم تحصیل حضور قلب۔ تعلیم ترک یاس از مقصود۔ بیان وساوس مسترشدے در بے توجہی مرشد و تمکین مرشد۔ ترغیب تحصیل تعلق مع اللہ۔ اشارہ بامحویت سالک دروقت غلبہ تجلی۔ تکثر طرق وصول۔ تحمل در عشق۔ مضامین شکر و سُکر تعلیم ترک غرور در بسط۔ طلب مزید مشاہدہ۔ مسئلہ عینیت و مظہریت۔ وارد قبض تعلیم ترک تعلق ما سوی اللہ و حرص۔ غموض رابطہ بین الرب والعبد۔ تعلیم ترک تضجر زعدم حصول۔ تعلیم اخلاص۔ بعد وصول در طاعت مزید باید۔ طلب شیوخ کاملین۔ تعلیم ترک وضع و خودداری۔ تعلیم ترک ریا و دعویٰ۔ اظہار کردن حال خود کامل را جائز است۔ تعلیم ورع۔ تعلیم ترک جدال واستحقار۔ تعلیم ترکِ اعتراض برکلام اہل اللہ۔ شرط سماع۔ فرق مبتدی و منتہی۔ تربیت سالکین برطبق استعداد است۔ فضیلت درویشاں و ترغیب خدمت ایشاں۔ ترغیب متوجہ کردن مقبولان الٰہی بسُوئے خود۔ عظمت مقبولان حق۔ حقیقی و ابدی سلطنت درویشی است۔ بُودن درویشاں مفتاح حُصول مراد۔ برکت درویشاں، تعلیم تعظیم و اَدب درویشاں۔ معذوری اہل حال۔ اثر عشق۔ منع اعتراض براہل سُکر۔ منع از یاس و حصول مقصود۔ وحدت مطلب و معنیٰ اُو۔ خودرا اصل ندانستن و غنیمت شمردن نامرادی۔ تحقیق رضا بالقضاء تحقیق مسئلہ مظہریت۔ بُودن ذکر و فکر مفتاح مقصود۔ مدار کار بودن برکلمات اہل حال۔ منع از فزع در مصائب محبت نگنجیدن اوصاف محبوب درحیطۂ تحریر و تقریر۔ علت کمالات مشیت و موہبت است۔ ترغیب تحصیل مقامات و علوم۔ تعلیم ترک التفات ماسوی اللہ۔ دوام حُسن محبوب و فنائے عشاق۔ معتبر بُودن ادراک ذات من حیث الذات و تعلیم ترک خوض دراں۔ احوال قلبیہ مثل لذت و غیر مقصود بالذات نیست۔ صدور قبائح قبیح است نہ خلق قبائح۔ ترغیب اعراض عما سوی اللہ۔ اُمید عفو۔ بُودن موصل محض جذب۔ علم صفات باری بالوجہ است نہ بالکنہ۔ عدم زوال نسبت و محبت الوان محبت۔ عدم ادراک بعض الوان محبت۔ نافعیت قبض۔ بُودن واردات موہبت۔ اعتماد بر فضل نہ بر عمل خود تعلیم استغناء از ماسوی

اللہ۔ تعلیم تواضع وانکسار۔ ترغیب وفضیلت فن تصوف۔ تعلیم رضا بالبسط والقبض۔ غلبۂ حال مزیل ضبط مقدوراست۔ آثار عشق۔ تعلیم ترک ماسوی اللہ۔ تعلیم دل گیرنشدن از اعتراض مدعی۔ درقبض وبسط ہمہ خیراست۔ تعلیم تحمل واستقلال، تعلیم ترک خوض دراسرار۔ تعلیم معذورداشتن اہل حال۔ ترک غرور برمجاہدہ۔ حرمان از نقصان عمل است نہ از محبوب حقیقی۔ تعلیم اخلاص۔ ترجیح طریق عشق برزہد۔ ابطال مذہب اہل نجوم۔ تعلیم شکر۔ تعلیم استقامت، غنیمت دانستن محبت وتعلق اگرچہ اندک باشد۔ تعلیم خوف ورجاء وقطع دعویٰ استحقاق۔ تعلیم شکر۔ آثارِ عشق۔ تعلیم قطع ہوس انکشاف تام۔ تعلیم ترک توحش از استتار۔ تعلیم ترک سوءِ ظن وترک ضجر از کیفیتے۔ بودن اہل تمکین مالک احوال تعلیم خلوت وتقلیل کلام۔ جوش بودن اہل تمکین را۔ تعلیم طلب۔ تمنا واظہار مسرت بروارد۔ کیفیت شوقیہ۔ ترغیب طلب۔ عدم زوال عشق بعد حدوث۔ تعلیم اخفاء حال وشوق۔ نافعیت قبض تعلیم خدمت اہل اللہ تعلیم مشغولیت درطلب وترک ہوس سکون وقرار۔ بودن معصیت سبب قبض۔ حزن برقبض، طریق وصول عادۃً سعی فی العمل است نہ محض دعاء۔ تعلیم طریق زہد وطریق عشق۔ مذمت حُبّ جاہ۔ عدم مقصودیت بودن لون خاص۔ تعلیم ترک حب جاہ ارشاد استقامت، تعلیم نسبت گناہ بسوئے خود۔ ترغیب طالبیت۔ تعلیم ترک ننگ وعار۔ تعلیم ترک تقاعد از طلب تعلیم شکر واعتراف وترغیب طلب۔ ترغیب طلب۔ تعلیم ترک عفف مرشیوخ را۔ ترغیب مجاہدہ تعلیم مسئلہ حقیقت۔ ترغیب عشق و طلب۔ مسئلہ رُویت۔ ترغیب تحصیل عشق۔ تعلیم ترک تعرض اہل باطن۔ تعلیم تحمل شدائد عشق۔ دُعا للطالبین۔ تعلیم ذکروطاعت۔ درجات لغزش، اظہار محبت برائے مصلحتے۔ تعلیم ترجیح محبوب علیٰ ماسواہ۔ ترکیب تدارک مافات۔ وحدت مطلب۔ علاج وساوس و خطرات۔ تعلیم ترک انکار براہل حال۔ تعلیم توکل وقناعت۔ تعلیم اعتدال درمجاہدہ۔ فضیلت ذکراللہ۔ غنیمت دانستن عمر برائے ذکر۔ تقویت ہمت طالب۔ تعلیم زہد۔ تعلیم عجز۔ تعلیم ترک غفلت۔ ارشاد ترک اعتراض۔ ترغیب ذکروطاعت۔ تعلیم ترقی معرفت

تعلیم ترقی ضجر از قبض۔ تعلیم وترغیب ذکر وطاعت۔ تعلیم شکر۔ ترغیب مجاہدہ وطاعت۔ دعائے حصول مقصود۔ تضجر برعجز خود۔ تعلیم رضاء وزہد۔ درخواست تفقد۔ متروک شدن دعاء در بعضے از احوال۔ تعلیم اعراض عن المخاصمۃ۔ تعلیم ترک جدال ومناظرہ اہل باطل۔ تعلیم طلب توجہ از مرشد۔ فضیلت مجلس اہل اللہ۔ تعلیم غم خواری خویش و اعراض از دیگراں۔ تعلیم ترک تعرض واعتراض بر اہل اللہ۔ تعلیم ترک تفصیلات وترجیحات۔ تعلیم تصحیح عقائد۔ تعلیم ترک تجویز طریقے خاص برائے خود۔ تعلیم ترک انکار بر اہل حال۔ تنبیہ سالک کہ انوار راعین حق اعتقاد نکند۔ تعلیم عقائد اہل سنت۔ تعلیم دعائے استقامت، تعلیم التجاء تضرع واستمداد۔ تعلیم زاری وعجز۔ بودن حلاوت وحیات طیبہ مر عشاق را۔ تعلیم مسئلہ کہ منشاء لُطف باری تعالیٰ احتیاج نیست۔ تعلیم اعراض عما سوی اللہ ۔تعلیم ترک تر ددّ در فناء۔ آثار مختلفہ تجلی و استتار۔ مرتبط شدن جملہ اعیان و اعراض با محبوب۔ تعلیم توبہ۔ تعلیم تنویر قلب۔ بُودن محو وفناء از آثار عشق۔ تعلیم نظر برعیب خود۔ غنیمت دانستن حیات وصحت۔ کافی نبودن محض علم ظاہری مر حصول را۔ تعلیم ترک دعویٰ مساواۃ با کاملین۔ اکملیت سکر حقیقی از سکر خمری۔ تعلیم ترک غفلت۔ حکمت ظہور محض نبودن در دنیا۔ بے حقیقت بودن کمالات حادث۔ تعلیم بصیرت وفکر۔ عظمت طریق وصول الی الحق۔ امر غایت مجاہدہٗ وسعی۔ ارشاد ترک ملامت بر اہل حال۔ تعلیم انقیاد۔ تعلیم ضبط حالات باطنیہ۔ احکام صحو و آثار۔ تعلیم ترک تعلق وحُبّ دنیا۔ ترغیب آخرت۔ تعلیم افادۂ خلق مر شیوخ را۔ اظہار حزن در قبض ودراں حالت تعلیم تضرع و زاری۔ تعلیم ترک صحبت ناجنس۔ تعلیم ترک التفات الی غیر المحبوب۔ جواب شبہ۔ بیان صعوبت راہ عشق۔ جواب اہل ظواہر کہ محبت بمعانی میلان قلب را مخصوص بمخلوق گردانیدہ اند۔ تاکید تحصیل اخلاص۔ تعلیم صبر وترک شکایت تعلیم ادب، تعلیم تجویز مرشد از بصیرت۔ ازدحام عوام برکسے دلیل کمال اونیست۔ تعلیم تحمل۔ تعلیم ترک ناز وتحقیر دیگران۔ عزیز بُودن نسبت عشقیہ۔ اظہار نفرت از ریاء فضل عشق برائے ترغیب۔ تعلیم

اہل ظاہر کہ بر اہل باطن اعتراض نکند۔ تعلیم توکل وتفویض۔ تعلیم استقامت وثبات۔ تعلیم عدم توحش از موت، اَمر اہتمام وتقویٰ وورع۔ طلب توجہ از مرشد۔ تحذیر از ظلم۔ نافع بودن دعا برائے ہر خطر۔ تعلیم ترک وتحرز از عشق مجازی۔ تعلیم ترک سعی اخفاء حال خود واظہار او۔ محال بُودن وصل بلا حجاب۔ تعلیم استمداد من اللہ بر خود وترک اعتماد۔ تعلیم تحمل وتذلل۔ تعلیم صحیح عقیدہ وترغیب محبت۔ تعلیم ترک طعن۔ اَمر بکف لسان در غلبۂ حال۔ ترغیب تحصیل عشق۔ تعلیم ترقی سالک را۔ تنفیر از تعلقات وہوا وہوس۔ بودن محبت عاصم عن جمیع المکارہ۔ فضیلت عشق درخواست محبت۔ سعی در عشق ومحبت۔ شرف و دائع انسانیہ۔ اجملیت واکملیت محبوب حقیقی۔ تعلیم سعی در طریق محبوب۔ تعلیم اختیار کردن خلوت۔ تعلیم اقتصار بر عشق وتحذیر از جمع بین الدنیا والآخرۃ۔ تعلیم بر عمل علم۔ تنفیر از تعلقات دنیویہ۔ تعلیم تعجیل فی المقصود۔ تخویف بر ناز۔ تعلیم ترک لغو۔ ترغیب تحصیل نسبت عشقیہ۔ تعلیم ضبط احوال۔ تزہید از دنیا۔ مضرت دعویٰ اتحاد۔ آثار واحوال عشق۔ تعلیم ترک سالوس ودعویٰ کرامت۔ امتناع معرفت تفصیلی۔ ترغیب طلب۔ تعلیم رجاء۔ تعلیم توحید افعالی یا صفاتی۔ تعلیم اصلاح خود وترک شکایت حرمان۔ تعلیم توجہ برحال طالبین مرمشائخ را۔ تعلیم طلب توجہ از مرشد۔ تعلیم ترک وہم نقص بر مرشد خود۔ طلب طریق عشق وترجیح او بر زہد۔ محال بُودن تجلی عیانی در دنیا۔ بُودن جاہ خاصہ باری تعالیٰ۔ بیان عشق وآثار او۔ تعلیم مراقبۂ عجیبہ مفیدہ در قبض۔ تعلیم ادب مرشد وشرط طریق بودن اُو۔ طلب محبت۔ تعلیم احتراز از کدورت داشتن از مرشد۔ تاثیر عشق۔ تعلیم آمادگی تذلل در عشق۔ ترجیح طریق عشق بر زہد تعلیم ترک التفات الی الاسرار والکشوف۔ تعلیم جانبازی در عشق۔ تعلیم توجہ الی اللہ واعراض عما سواہ۔ تعلیم علو ہمت۔ شکوۂ بے توجہی مرشد۔ استحسان جمال باطنی۔ طلب توجہ۔ تعلیم التزام عشق وتحمل شدائد۔ گریۂ عاشق دلیل حرمان نیست بلکہ گرمی عشق است علاج ضجر از قبض۔ حقیقت فناء علمی۔ وصول موہوب است نہ مکسوب۔ سزاوار محبوبیت ذات حق است۔ تعلیم ترک عار در عشق حقیقی۔

تعلیم ترک ریاء تعلیم آمادی برفنا۔ تعلیم فنا تعلیم نامرادی در عشق۔ نہی از حرص۔ تعلیم تحمل بلیات در عشق۔ علامت عشق۔ ترغیب تصفیہ باطن۔ تعلیم ترک التفات عما سوی اللہ۔ تعلیم تحمل ایذاء رسانی و بدنی در عشق۔ حکمت موافق طبع نبودن احوال واردہ۔ ترغیب و فضیلت عشق۔ ملفوظات طیبات را از فیض شیخ دانستن۔ تعلیم ترک التفات بسوئے دنیا و متاع او و بسوے جاہ عمر خود و بسوئے جسم و رُوح خود۔ تعلیم تحمل شدائد عشق و قطع طمع عافیت۔ بیان آنکہ تاثر عاشق از ظہور و خفاء تجلیات است نہ از فقر و فاقہ، عزیز القدر شدن عشق۔ تعلیم مؤثر ندانستن اعمال خود۔ شکر مرشد و طلب مزید۔ تعلیم آنکہ اگر در حضرت مرشد فعلے خلاف اَدب سرزند فی الفور معذرت کند۔ شکوۂ فراق و تمناء وصال شکوۂ مرشد۔ اشتیاق لقاء مرشد۔ طلب توجہ از مرشد۔ تسلیۂ طالب۔ مبنی بر مصلحت بُودن عتاب مرشد۔ بیان آثار خاصہ و عامۂ عشق۔ بودن کفر و دین مسخر جمال محبوب۔ بیان علو طریق عشق۔ تعلیم ترک غیبت بیان دوام دلربائی محبوب، تحذیر از مکر الٰہی۔ تعلیم محبت مرشد۔ تعلیم ترک التفات الی المواجید۔ فضیلت عاشق، تعلیم خلوص تعلیم ترک التفات الی الجنۃ و جہنم۔ تعلیم آنکہ ظاہر الفاظ شعر را مدار عقیدہ نکند۔ بیان فضل عشق و آثار او۔ حکمتِ خلق کائنات۔ مدح محبت۔ اُمید کامیابی از مرشد کامل۔ تعلیم اعتماد بر فضل۔ تعلیم ندامت بر معاصی خود۔ نہی از افشاء اسرار۔ سبب حرمان از ترک سعی خود است نہ از محبوب۔ ترک التفات بسوئے محبوب مجازی۔ تعلیم شکر۔ تعلیم شکستگی۔ بیان آنکہ از عشق اُمور طبعیہ زائل نشود۔ تعلیم رضا بالقضاء۔ تعلیم اخفاء اسرار۔ شکوہ بے توجہی مرشد۔ بیان معاملات بین المرشد والمسترشد۔ تعلیم طلب و زیادتی او۔ جواب ملامت گر۔ بعض احوال قبض۔ اثر عشق فریفتگی علی الدوام است۔ بودن انکشاف جمال و کمال محبوب منور قلب۔ حاصل شدن حیات جاوید از عشق۔ تعلیم شکر گذاری مرشد۔ تعلیم عدم التفات ما سوی محبوب۔ تحذیر از بطالت و ترغیب طاعت اگرچہ ممزوج بریاء باشد۔ لاشے بُودن کمالات ممکن۔ تعلیم تحمل و صبر، تعلیم آمادگی آثارِ عشق۔ تحذیر از ناز۔ بودن کمال محبت

مرشد شرط طریق۔ مبالغہ خرابی حالت خود۔ تحذیر از تضیع نسبت مع اللہ۔ تحذیر از دعویٰ مساوات با کاملین۔ تعلیم خلوص۔ تعلیم شکر۔ تعلیم اخلاص۔ تحذیر از تقاعد در طلب۔ مدح محبوب با محب۔ تعلیم اخفاء حالات باطنیہ۔ تعلیم تکمیل صلوٰۃ۔ مغتنم دانستن وقت برائے ذکر وطاعت۔ تعلیم استقامت علی العمل ترغیب غنیمت دانستن عمر۔ وحدت مطلوب۔

حقیقۃ الطریقہ من السنۃ الانیقۃ (جلد پنجم) اخلاق۔

مراقبہ، خوف وتواضع۔ ایثار۔ زہد وتوکل۔ اظہار حال خود۔ رفق بر اقوال وافعال جاہلاں۔ قلت کلام وانکسار۔

احوال۔ مشاہدہ کشف ملکوت۔ علم وہبی نسبت باطنی۔ کرامت لذت بعتاب محبوب۔ غیبت ومحو۔ سکر۔ قبض۔ ہیبت۔ فراست۔ شطح وادلال۔ وجد۔ شطح۔ الہام۔ لذت در حالت قرأت۔ ادلال۔ کشف عالم غیب۔ کشف ملائکہ۔ اشتیاق موت۔ کشف وکرامت۔ حب حیات حب موت۔ فنا فی الشیخ۔ الہام وفراست صادقہ۔ منام صادق۔ غیرت۔ کلام ہاتف۔ رُویاء صادقہ۔ انکشاف صَوتِ عالم غیب۔ قرب ومعیت۔ غیبت۔ کشف قبور۔ وجد واستغراق۔

تعلیمات۔ عدم التفات الی الخطرات تلوین وعدم دوام غلبہ حال۔ توسط فی المجاہدہ۔ عدم اہتمام لذت در ذکر۔ عدم تضجر از قبض۔ مراقبہ۔ انقطاع وسوسہ بذکر۔ مشروطیت مشروعیت جہر بالذکر بعدم تاذّی جیران۔ منع عن الغلو فی الریاضہ۔ قضائے حزب۔ دعاء للمہدی۔ معذرت دررَدّ ہدیہ۔ خلو حجرہ عن المتاع۔ عدم التفات الی الانوار۔ اراحۃ نفس۔ حفظ اسرار۔ حکمت بعض انواع قبض۔ اخراج شی شاغل عن الحق۔ طریق حضور در صلوٰۃ۔ توسط فی المجاہدہ۔ تسلی از شیخ در قبض۔ بعد از مظان فتنہ۔ عدم جزم برویا۔

اشغال۔ جمع خاطر۔ ربط النظر لاجتماع الخواطر۔ حبس بصر۔ تصور شیخ۔

علامات۔ مقبول وغیر مقبول۔ اولیاء علامت مقبولیت۔ نسبت باطنی۔

فضائل۔ صوفیاء محققین۔ اولیاء اللہ۔ محبین اولیاء اللہ۔ مقبولیت اولیاء اللہ۔

مرتبہ صوفیاء۔ مرتبہ اخوان الطریقہ۔ مدح اہل باطن۔

عادات ۔تعلیم خفی للمصلحۃ۔تکلم برموز غیر مفہمہ۔ ادائے مقصود برموز۔ خودرا کافر گفتن۔ مبالغہ در ترک تعلقات۔ امساک تبرکات شیوخ۔ترک نکاح بمصلحتے۔قبول ہدایا از اہل اَموال مبالغہ در تقلیل متاع۔ ذکر حلقہ۔ترک تطوعات در شغل ذکر۔ ترک اسباب مظنونہ۔ مہاجرتِ مرید برائے زجر۔ اخفائے عمل دعاء للہدی۔ عزلت۔ ترک مباحثہ۔خلو حجرہ عن المباح۔ عطائے تبرک مریدرا۔ دخل ندادن در معاملات، استخلاف وسجادہ نشینی۔ تعظیم منتسبین بمشائخ۔ مبہم گزاردن خلافت۔دعاء بعد اکل للدّاعی۔جرأت در دین برائے اضیاف ومساکین قطع اسباب تفرق خاطر۔تعین مکان حزب۔ اختلاف تعلیم حسب استعداد۔حلق موئے سر۔ خدمت اہل الشیخ بعدہ ترک اللحم۔تقلیل لذات۔عدم تصدی یعنی درپے کسے نشدن۔ سماع برائے تنشیط روح۔ مبالغہ در محبت واحترام شیخ۔تسامح فی الضروریات احیاناً۔ سماع چشتیہ ومشابہم وترک سماع نقشبندیہ ونحوہم۔امتحان حقیقت ارادت طالب بعنوان موحش۔عدم اباء عن التنعم بلا اہتمام۔ بشارت مرمریدرا۔ زیارت احترام خلیفہ شیخ۔ بیعت غائبانہ مشائخ۔تشبہ بالشیخ۔عُزلت بمصلحت۔ترک زینت بقصد عدم اہتمام ترک زینت۔تمام پارچہ رنگین پوشیدن۔لبس صُوف۔قبول ہدیہ یارعایتے از کافر۔ترک بعض مباحات برائے احتیاط۔ترک اشغال دنیا۔مراقبہ قلب۔خلوت و چلہ وسامان طعام داشتن درخلوت۔توجہ وتصرف۔غضب بر بعض مباحات خلاف وضع۔چلہ۔تکلم بکلام موہم بمصلحت یا بعذر۔مراقبہ۔ترکِ نکاح وگوشہ نشینی۔تعبیہ مرید بر بعض زلّات۔غائب از نظر۔تصرف۔توسّل۔اہتمام عبادت در امکنہ فاضلہ۔ توریہ در خوف فتنہ۔ بیعت ادخال سلسلہ۔عذر از بیعت صغیر۔اکتفاء بر ضروریات۔ تیز مزاجی۔ضبط اوقات و باز داشتن عوام در وقت خلوت ونشانیدن بواب۔جہر بالذکر ۔استعانت بخادم در وضوء۔

رسوم ۔ تبدیل اسم مناسب حال درویشی۔ بناء خانقاہ ۔عمل و عزیمت۔ انتفاع بتبرکات۔عطاء پارچہ درطرب آرندہ را۔تبرک فی الکفن ۔ بیعت غائبانہ۔ تبرک بموضع متبرک۔ دردفن۔ایثار در فضائل۔جھاڑ پھونک۔ادخال عوام درسلسلہ برائے برکت۔تبرک بمستعملات المشائخ۔تبرک بموضع مبارکہ۔حلق الشعر۔وقت البیعۃ۔نذرانہ تعویذ۔تفائل از قرآن یا کتب بزرگان۔کتابت ملفوظات ۔کتابت ارشادزبانی یا شجرہ وسند برائے مرید۔تجدید بیعت للتاکید۔عطائے لقب مریدرا۔ید شیخ فواق یدمرید بودن وقت بیعت۔حفاظت تبرکات وعدم تغیرآں سنگ نصب کردن یا درخت نشاندن نزدیک قبر برائے علامت۔ درخت نشاندن برائے تسبیح ۔تحصیل تبرکات۔خدمت کفش برداری۔تسبیح۔

مسائل۔تمثل۔مقصودیت معنی۔ بیعت طریقت۔مبالغہ در امتثال اَمر شیخ۔ تلوین وعدم دوام غلبہ۔امکان انکشاف ملائکہ غیر نبی را۔اِمکان عدم ادراک کنہ کشف خود۔عدم ادراک کرامت خود۔عدم اخلال خطرہ درکمال صلوۃ۔ظہورقدیم درصورتِ حادث۔عدم انتہاءترقی عارف۔موجب اطمینان شدن توافق کشوف ۔توسط ناقص در افاضہ برائے کامل۔خاصیت سماع۔وجدکاملین۔شطح،تحقیق عالم امثال۔تمنی موت۔عفو ازاہل سُکر۔عفواز مغلوب الحال۔اعتبار حکم قلب مسلم۔الہام۔قرب ومعیت۔ثبوت عالم مثال ضرورت خشوع۔سُنوح وساوس کاملین را۔عدم لزُوم استغراق درصلوٰۃ برائے کامل۔ثبوت اعتبار باطن۔اشتراط تناسب۔ امتناع رُویت در دنیا۔توارث نسبت۔ ضرورت تکوینیہ قبائح در عالم۔ اقتضائے اسماء الٰہیہ ظہور را۔ عبادت شدن عاداتِ عارفین۔ عدم زوال اُمور طبعیہ از کامل۔ امکان حُبّ مفرط و اشتراک او در بعض کمالات۔تضاعف اجرعمل عارف برغیر عارف۔سرایت برکات اہل اللہ الی غیرہم۔ رفع غلط دربعض کشف۔ حقیقت صدیقیت۔ عدم تضرر۔ کامل بترک مجاہدہ۔توحید افعالی۔منافی کمال نبودن ہم عیال بشرط اعتدال و اجمال۔حضور رُوح در مقامے۔

ریا نبودن تحسین عمل برائے تطییب قلوبِ صلحاء۔ انتفاع کامل از مادون خود۔ شعور جمادات۔ محفوظیت اولیاء۔ عدم تنافی بین الکمال و اسباب المعاش ۔صحت صدور کرامات۔ اثبات عالم مثال۔ عمل بر اشارہ ہاتف بشرط عدم مخالفِ شرع۔ سماع موتی۔ تاثر جوارح از فیض غیبی امکان تجسد روح کاملین در مکانے عدم دوام کشف وخوارق۔ حقیقت دست غیب۔ اثبات علم اسرار۔ تفضیل عارف بر عابد۔ عدم منافات در اسباب و توکل ۔عدم منافات وسوسہ کمال را۔ عدم اضرار خیالات بلا قصد در صلوٰۃ ۔ انتفاع از مادون خود۔ اثبات علمِ اسرار غیر منقولہ۔ وصول ثواب الی الغیر ۔ظہور روح در مکانے بعد موت۔ تحقیق صوت غیبی۔ وجود ابدال وغیرہم ۔عدم منافات تنعم مرولایت را۔ صحت ذکر فکری۔ بسط وطی زمان، نقض وضو در سقوط از وجد۔ عدم تنافی مزاح با کمال۔

اقوال۔ موتوا قبل ان تموتوا۔ خلوت در انجمن۔ القلب ارض اللہ الواسعہ۔ امکان طے ارض۔ تسمیہ بعض معاصی بہ کفر۔ مظہریت انسان للحق ۔ از ہزاراں کعبہ یک دِل بہتر است۔ جہاد با شیطان۔ وضو بخون۔ قرب فرائض وقرب نوافل۔ کل ماشغلک عن الحق فہو طاغوتک۔ الفانی لا یرد۔ تسمیہ جہاد نفس بجہاد اکبر۔ من ارادان یجلس مع اللہ فلیجلس مع اہل التصوف۔ ریاء الشیخ خیر من اخلاص المرید۔

توجیہات ۔ دریا و آفتاب وغیرہ گفتن ذات وصفات حق را۔ توجیہ تمثیل صفات بآب و دریا۔ تجلی حق در خلق بلا حلول ومعنٰی اتحاد۔ اتحاد بالمعنی المذکور۔ ہمہ اُوست خود را بددین وغیرہ گفتن۔ حکم بموجودیت حق در ہر مکان۔

اصلاح۔ بیعت زناں بقول منع غلو در ترک لذات۔ ترجیح شریعت بر حقیقت۔ نفی تصرف مستقل عن الشیخ۔ تحریم صورِ مشائخ۔ منع عن الغلو فی الریاضۃ۔ عدم کفایت صحبت شیخ۔ مبالغہ در تورّع۔ عدم اختیاریت وعدم دوام کشف۔ عدم تعظیم تصویر بزرگان۔

بطلان رُسوم مخترعہ مجاورین۔ ترجیح باطن اَمر شیخ بر ظاہر اَمر شیخ۔ عدم استخلاف نااہل۔ کراہتِ غلاف قبور۔ عدم اعتقاد وتقرب در جہر بذکر۔ ترک تمائم غیر مشروعہ۔ جواز

استعمال تبرکات مشائخ۔ حرمت سجدہ قبور۔ اہتمام جماعت۔ ترک رسوم ملتزمہ عامہ۔ منع از تخصیص مطلق بطور قربت۔ احتیاط در اتخاذ شیخ۔ احتجاب مریدہ از شیخ۔ کف لسان عن الدقائق عند العوام۔ بُطلان عقیدۂ اباحت۔ تفضیل شیخ بعنوان موہم تحقیر دیگرے۔ امکان عدم اجابت دُعائے کاملین۔ متصرف مختار نبودن کاملین عدم اغترار بالخوارق۔ امکان کشف واطلاع خواطر اہل باطل۔ حُرمت سماع ورقص متعارف۔ حُرمت نذرانہ از مال کسی واُجرت فال وغیرہ۔ مذمت تصنع بہ تشبہ غیر کامل بہ کامل۔ ابطال دعویٰ سینہ بہ سینہ شدن علم تصوف۔ ذم نذر لغیر اللہ۔ ذم مشیخت نااہل را۔ ترک مبالغہ در ثنائے شیخ۔ ترک جزم بولایت کسے۔ ترک شامیانہ یا عمارت برقبر۔ معاملات قبور۔ تاثیر فساد نیت در مذبوح۔ دعویٰ باطل کشف۔ بے احتیاطی در نقل حدیث۔ مذمت شیوخ مزورین۔ عدم غرور بہ شرف نسبت۔ عدم غرور بہ کشف وعدم اعتداد کشف خلاف شرع۔ ادب در شان خداوندی تحرز از اسباب تہمت۔ گراں بار ساختن مریداں را۔

متفرقات۔ برکت صحبت شیخ۔ تفسیر خلاف ظاہر۔ نور وظلمت قلب۔ جواز زیادت اذکار۔ ادبِ شیخ بذکر تلقین منامی پیش او۔ دفع اعتراض برترک لذت مُباحہ۔ دفع اعتراض برتوسع فی اللذات۔ جواب اعتراض برجہد فی العمل۔ تنبیہ اکابر برعدم الامن من الشیطان۔ ادب تراص فی الحلقہ۔ علاج وسوسہ۔ ایصال اثر بتصرف۔ تصرف۔ تتمہ بودن خدمت اہل شیخ مرحقوق شیخ را۔ امکان مکث بلا غذاء۔ تصرف فی القلب۔ اکرام اہل وطن شیخ۔ آداب قبول ہدیہ۔ اصل طریق تصوف۔ حقیقت نسبت باطنی۔ ضرورت فکر ومعرفت۔ عدم تنافی مزاح وکمال۔ تقبیل بدن شیخ۔ بیعت طریقت۔ عنوان خاص مسئلہ مظہریت۔ ادب موتی کالاحیاء۔ فیض باطنی از اہل قبور۔ اثبات نور وظلمتِ قلب۔ طریق تلاوت۔ اثبات صفات قلب۔ عذر صاحب فیض در اہلاک نفس۔ امکان مکث بلا غذاء معتاد۔ فکر اصلاح اکابر را۔ **حقائق**۔ تکلم جمادات۔ **علاج**۔ دفع وسوسہ۔

مختصر فہرست مضامین تعلیم الدین

عقائد و تصدیقات

اشراک فی العلم۔ اشراک فی التصرف۔ اشراک فی العبادۃ۔ اشراک فی العادۃ۔ بدعات القبور۔ بدعات الرسوم۔ بعض کبائر۔ شعب ایمانیہ۔ معاصی کے بعضے دنیوی نقصانات۔ طاعات کے بعضے دنیوی منافع۔ اعمال وعبادات۔ باب الصلوٰۃ۔ کتاب الجنائز۔ کتاب الزکوٰۃ۔ کتاب الصوم۔ باب تلاوۃ القرآن۔ باب الدعاء والذکر والاستغفار۔ باب الحج والزیارۃ۔ یمین ونذر۔ معاملات وسیاسات۔ باب النکاح۔ حکومت وانتظام ملکی۔ سفر۔ آداب معاشرت وخوردونوش۔ پوشش وزینت۔ طب۔ خواب۔ سلام۔ استیذان۔ مصافحہ ومُعانقہ وقیام۔ بیٹھنا لیٹنا چلنا۔ آداب مجلس۔ آداب متفرقہ۔ حفظ لسان، حقوق وخدمت۔ ولایت وسلوک ومقامات۔ پہلا باب بیعت میں۔ دوسرا باب ریاضت ومجاہدہ میں۔ فائدہ عظیمہ۔ فصل پہلی توبہ میں۔ فصل دوسری صبر میں۔ فصل تیسری شکر میں۔ فصل چوتھی رجاء میں۔ فصل پانچویں خوف میں۔ فصل چھٹی زُہد میں۔ فصل ساتویں توحید میں۔ فصل آٹھویں توکل میں۔ فصل نویں محبت میں۔ فصل دسویں شوق میں۔ فصل گیارہویں اُنس میں۔ فصل بارہویں رضاء میں۔ فصل تیرہویں نیت وارادہ میں۔ فصل چودھویں اخلاص میں۔ فصل پندرہویں صدق میں۔ فصل سولہویں مراقبہ میں۔ فصل سترھویں فکر میں۔ دُوسری قسم اخلاق ذمیمہ میں۔ فصل شہوت میں۔ فصل آفات لسان میں۔ فصل غضب میں۔ فصل حقد میں۔ فصل حسد میں۔ فصل حب دنیا میں۔ فصل حرص میں۔ فصل حب جاہ میں۔ فصل ریاء میں۔ فصل تکبر میں۔ فصل عجب میں۔ فصل غرور میں۔

تیسرا باب اذکار واشغال ومراقبات میں

طریق ذکر دوازدہ تسبیح۔ طریق ذکر اثبات مجرد۔ طریق ذکر اسم ذات۔ طریق

ذکر لطاف ستہ۔ طریق شغل اسم ذات۔ طریق ذکر سرمدی کہ آنرا امجد و سلطان الاذکارش گویند۔ مراقبہ فناء۔ افسوس۔

چوتھا باب اَحوال میں

فصل قبض و بسط میں۔ فصل اُنس وہیبت میں۔ فصل وجد اور اُس کے مراتب میں۔ فصل فرق وجمع وجمع الجمع میں۔ فصل تمکین وتلوین میں۔ فصل فناء و بقاء میں۔ فصل غیبت وحضور میں۔ فصل سکر وصحو میں۔ فصل محو و اثبات میں۔ فصل تجلی و استتار میں۔ محاضرہ۔ مکاشفہ۔ فصل غیرت میں۔

پانچواں باب معارف میں

فصل وحدۃ الوجود میں۔ فصل تنزلات ستہ۔ فصل تجدد امثال میں۔

چھٹا باب اصطلاحات میں

فصل ملامتی اور قلندر میں۔ فصل مجذوب۔ سالک وسالک مجذوب میں فصل وصل میں فصل اتصال میں۔ فصل حال اور مقام میں فصل وقت ونفس میں۔ فصل تجرید وتفرید میں۔ فصل حریت یعنی آزادی میں فصل ہمت میں فصل قرب و بُعد میں۔ فصل خاطر میں اور اُس کے اقسام میں۔ فصل وارد میں فصل شاہد میں۔ فصل لطائف ستہ میں۔ فصل شطح میں۔ فصل تمثل میں۔ فصل خلع بدن میں۔ فصل بروز میں۔ فصل چہاردہ خانوادہ میں۔ فصل اقسام اولیاء میں۔ فصل بعضے کلمات مصطلحہ حضرات نقشبندیہ میں۔ ہوش دردم نظر برقدم۔ سفر دروطن۔ خلوۃ درانجمن۔ یادکرد۔ بازگشت۔ نگاہ داشت۔ وقوف زمانی۔ وقوف عددی۔ وقوف قلبی۔ فصل بعض الفاظ اصطلاحیہ فارسی میں۔ جو اکثر بزرگوں کے کومنظوم کلام میں بہ کثرت استعمال کئے جاتے ہیں اور جن کے نہ جاننے سے دیکھنے والا کچھ سے کچھ سمجھ جاتا ہے۔ بُت کدہ و بُت خانہ وشراب خانہ ودیر خرابات وعالم معنی۔ پیر مغاں پیر خرابات وخمار بادہ فروش۔ ترسا۔ ترسا بچہ۔ گبرو کافر۔

ساغر و پیمانہ زُنار۔ یار و دلبر و محبوب و صنم و دوست۔ غمزہ و بوسہ و فیض۔ چشم و ابرو و جمال۔ لب و دہاں۔ قلاش و قلندر۔ شراب و بادہ۔ مئی لعل۔ مستی۔ قامت۔ رجعت۔ قلاشی۔ اوباش۔ قلندر و قلاش۔ شمع۔ کباب۔ صُوحی۔ صبح۔ کفر۔ شاہد۔ چلیپا۔ دیر۔ کلیسا۔ طامات۔ جفا۔ جور خشم۔ دِلدار صفت۔ دِلبر۔ زلف۔ گیسو۔ مے خانہ۔ بادہ۔ وصل۔ وفا۔ غم گساری۔ تفرد۔ اتحاد۔ سعادت۔ شقاوت۔

ساتواں باب مسائل فرعیہ میں

فصل بعد وصول کے مردود نہیں ہوتا۔ فصل اولیاء کو عبادت میں دوسروں سے زائد ثواب ملتا ہے۔ فصل اعلیٰ درجہ کے ولی کی عبادت کا ثواب ادنیٰ درجہ کے ولی سے زائد ہوتا ہے۔ فصل خرق عادت کئی قسم پر ہے۔ فصل کشف والہام سے علم ظنی حاصل ہوتا ہے۔ فصل خوارق کا ہونا ولایت کے لئے ضروری نہیں۔ فصل طریق تلاش پیر۔ فصل تعدد پیر میں۔ فصل بلاضرورت محض ابراہ ہوسنا کی کئی کئی جگہ بیعت کرنا بہت بُرا ہے۔ فصل صحبت شیخ سے قلب میں کچھ تاثیر معلوم ہوتی ہو تو اُس کی صحبت کو غنیمت سمجھے۔ فصل پیر کو سب سے افضل سمجھے۔ فصل شیخ سے اگر احیاناً کوئی فعل سرزد ہو جاوے تو اعتراض نہ کرے۔ فصل جس طرح اولیاء کے آداب میں تقصیر ممنوع ہے اسی طرح افراط و غلو اور بھی بدتر ہے۔ فصل ولی کبھی نبی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا۔ فصل ایصال ثواب میں افراط و تفریط ممنوع ہے۔ فصل پیر بھی فارغ نہ بیٹھ رہے کمالات میں ترقی کرتا رہے۔ فصل تصور شیخ میں۔ فصل عورتوں کو دست بہ دست بیعت نہ کرنا چاہئے۔ فصل سماع میں۔ فصل استغراق میں ترقی نہیں ہوتی۔ فصل بدون غلبۂ حال کے خلاف شریعت کلمات منہ سے نکال کر کافر مت بنو۔ فصل سکر و غلبہ میں کلمات صوفی پر اعتراض مت کرو۔ فصل قرآن و حدیث کے ظاہری معنی کا انکار کفر ہے۔ فصل اقسام حجاب وقوف سالک۔

آٹھواں باب اصلاح اغلاط میں

فصل اس غلطی کی اصلاح کہ فقیری میں اتباع شریعت کی ضرورت نہیں۔ فصل

عورتوں اور مردوں کی مخالطت کا مضر ہونا۔ فصل برزخ مرشد کو خدا جاننا۔ فصل جنت دوزخ کو موجود نہ سمجھنا۔ فصل قرآن مجید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سمجھنا۔ فصل ایک غلطی یہ کہ زبان اور پیٹ کی احتیاط نہیں کرتے۔ فصل ایک غلطی یہ کہ بعض کا اعتقاد ہے کہ فقیری میں کوئی درجہ ایسا ہے کہ وہاں پہنچ کر احکام شرعی ساقط اور معاف ہو جاتے ہیں۔ یہ اعتقاد صریح کفر ہے۔ فصل ایک غلطی یہ ہے کہ اپنے کمالات کا صراحۃً یا اشارۃً دعویٰ افتخار کے ساتھ ہوتا ہے۔ فصل ایک غلطی یہ ہے کہ احادیث کے بیان کرنے میں بے احتیاطی ہوتی ہے۔ فصل ایک غلطی یہ کہ جس طرح حق تعالیٰ کا دیدار جنت میں ہوگا اُسی طرح دنیا میں دیدار کے قائل ہیں۔ فصل ایک غلطی یہ کہ شیخ کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت جسد عنصری خدا سمجھنا یہ اعتقاد صریح کفر ہے۔

نواں باب موانع طریق میں

فصل ایک مانع مخالفت کرنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ فصل ایک مانع یہ ہے کہ غلطی سے کسی بے شرع پیر سے بیعت کر لی۔ اب ساری عمر اُسی کو نباہتا رہا۔ فصل ایک مانع زبان درازی اور دعویٰ کمالات وغیرہ۔ فصل ایک مانع یہ کہ حصول ثمرات مجاہدہ میں تقاضا و عجلت کرنا۔ فصل ایک مانع یہ ہے کہ شیخ سے محبت و عقیدت میں فتور ڈالنا۔

دسواں باب وصایائے جامعہ میں

فصل امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ کے وصایا کا خلاصہ۔ فصل شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وصایا کا خلاصہ۔ فصل حضرت سیدنا و مرشدنا الشیخ الحافظ الحاج محمد امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وصایا کا خلاصہ۔

مختصر فہرست مضامین قصد السبیل جزو پنج حاسۂ باطنی

(۱) ہدایت اوّل: سلوک جس کو عرف میں تصوف کہتے ہیں اس کی حقیقت یہ ہے تعمیر الظاہر والباطن۔ (۲) ہدایت دوم۔ صحیح تربیت سلوک گناہوں سے توبہ خالصہ اور

حقوق اللہ وحقوق العباد کی ادائیگی کی فکر میں لگ جانا۔(۳)ہدایت سوم۔شیخ کامل کی علامات۔(۴) ہدایت چہارم۔شیخ کامل میسر ہونے کے بعد اوّل سمجھ لے کہ بیعت سے غرض کیا ہے۔(۵) ہدایت پنجم۔سلوک کا طریق بجا آوری احکام ہے اور اس کا ثمرہ حصول رضائے حق اور یہ طریق شریعت کے مخالف نہیں۔جیسا جہاں صوفیاء کا عقیدہ ہے۔(۶) ہدایت ششم۔بعد بیعت کے شیخ کی خدمت میں رہنا اور اس کی تعلیم پرکاربند ہونا۔عامی مشغول کا خاص دستور العمل۔عامی فارغ کا خاص دستور العمل۔ عالِم مشغول کا خاص دستور العمل۔عالم فارغ کا خاص دستور العمل۔(۷) ہدایت ہفتم۔ذاکر کو چاہئے کہ جمیع اسباب مشوشہ سے بچے کیونکہ جمعیت قلب بڑی دولت ہے۔(۸) ہدایت ہشتم جو اُمور اختیاری ہیں اُن میں تو خلل نہ ڈالے اور غیر اختیاری کے حصول کے درپے نہ ہو۔(۹) ہدایت نہم۔آج کل اکثر درویشوں میں رسوم متعارف ہیں سو بعض تو محض خلاف شرع ہیں۔بعض بدعت قبیحہ ہیں۔عوام کو کتب تصوف کا مطالعہ سخت مضر ہے۔(۱۰) ہدایت دہم: حالت اور عادت کی اصلاح کے بیان میں۔عام مردوں کو نصیحت۔عام عورتوں کو نصیحت خاص ذاکر شاغل لوگوں کو وصیت۔تذئیل قصد السبیل از تکشف حقیقت طریقت۔خلاصۂ سلوک۔اصل مقصود۔ حقوق طریقت۔طریقہ میں داخل ہو کر جو جو کام کرنا پڑیں گے معہ تفصیل۔اور جو جو کام چھوڑنا پڑیں گے معہ تفصیل۔فائدہ از ضیاء القلوب۔رسالہ الیم فی السم در طریق سلوک۔رسالہ الظلم فی السمّ در ماہیت اصلاح۔بعضے آداب شیخ از رسالہ آداب الشیخ والمرید۔بعضے آداب از رسالہ آداب المعاشرت۔

مختصر فہرست مضامین اُصول الوصول

پہلا باب ضرورت شیخ وعلامات شیخ میں۔دوسرا باب لوازم مشیخت میں۔تیسرا باب حقوق پیر میں۔چوتھا باب ضوابط سالک میں۔پانچواں باب ریاضت ومجاہدہ میں۔ تنبیہات۔فائدہ عظیمہ۔دوسرا رکن ریاضت تفصیلی میں۔فصل پہلی توبہ میں۔ماہیت

توبہ طریق تحصیل توبہ احکام توبہ۔ طریق توبہ۔ طریق ابقاء توبہ۔ دُوسری فصل صبر میں۔ ماہیت صبر۔ طریق صبر۔ تیسری فصل شکر میں۔ ماہیت شکر۔ طریق تحصیل شکر۔ چوتھی فصل رجاء میں۔ ماہیت رجاء طریق تحصیل رجاء۔ پانچویں فصل خوف میں۔ ماہیت خوف۔ طریق تحصیل خوف۔ چھٹی فصل زُہد میں۔ ماہیت زُہد طریق تحصیل زُہد۔ ساتویں فصل توحید افعالی میں۔ ماہیت توحید افعالی۔ طریق تحصیل توحید افعالی۔ آٹھویں فصل توکل میں۔ ماہیت توکل۔ طریق تحصیل توکل۔ نویں فصل محبت میں۔ ماہیت محبت۔ طریق تحصیل محبت۔ دسویں فصل شوق میں۔ ماہیت شوق۔ طریق تحصیل شوق۔ گیارہوں فصل اُنس میں۔ ماہیت انس۔ بارہویں فصل رضاء میں۔ ماہیت رضا۔ تیرہویں فصل نیت و ارادے میں۔ ماہیت نیت۔ طریق تحصیل۔ چودھویں فصل اخلاص میں۔ ماہیت اخلاص۔ طریق تحصیل اخلاق۔ پندرہویں فصل صدق میں۔ ماہیت صدق۔ طریق تحصیل صدق۔ سولہویں فصل مراقبہ میں۔ ماہیت مراقبہ۔ طریق تحصیل مراقبہ۔ سترھویں فصل محاسبہ میں۔ اٹھارہویں فصل فکر میں۔ ماہیت فکر۔ دوسری قسم اخلاق ذمیمہ میں۔ فصل شہوت میں۔ ماہیت شہوت۔ معالجۂ شہوت۔ فصل آفات لسان میں۔ معالجۂ آفات لسان۔ دوسرا علاج۔ فصل غضب میں۔ ماہیت غضب۔ معالجۂ غضب۔ تفصیل غضب و معالجہ غضب۔ فصل حقد میں۔ ماہیت حقد۔ معالجۂ حقد۔ فصل حسد میں۔ ماہیت حسد۔ معالجۂ حسد۔ فصل حب دنیا۔ ماہیت دنیا۔ معالجہ حُب دنیا۔ فصل بخل میں۔ معالجۂ بخل۔ فصل حرص میں۔ ماہیت حرص، معالجۂ حرص۔ فصل حُب جاہ۔ ماہیت جاہ۔ فصل ریاء میں۔ ماہیت ریا۔ معالجہ ریا۔ فصل تکبر میں۔ ماہیت تکبر۔ معالجہ تکبر۔ فصل عجب میں۔ ماہیت عجب۔ معالجۂ عجب۔ فصل غرور میں۔ ماہیت غرور۔ معالجۂ غرور۔ فصل نظر بد میں۔ معالجۂ نظر بد۔ فصل عشق عورت واَمرد میں۔ معالجۂ عشق عورت۔ دوسرا علاج۔ چھٹا باب ذکر اور اس کے متعلقات میں۔ معین الذاکرین۔ ساتواں باب احوال میں۔ فصل اوّل قبض و بسط

وخوف ورجاء میں۔ فصل دوم اُنس وہیبت میں۔ فصل سوم وجد اور اُس کے مراتب میں۔ قصود پھر شہود پھر وجود۔ فصل چہارم فرق وجمع وجمع الجمع میں۔ فصل پنجم تمکین و تلوین میں۔ فصل ششم فناء و بقاء میں۔ فصل ہفتم غیبت وحضور میں۔ فصل ہشتم محو و اثبات میں۔ محق۔ سحق۔ طس۔ فصل نہم تجلی واستتار میں تجلی ذاتی۔ تجلی صفاتی۔ تجلی افعالی۔ محاضرہ۔ مکاشفہ۔ فصل دہم غیرت میں۔ فصل یازدہم خواب میں۔ فصل دوازدہم کشف میں۔ فصل سیزدہم فراست صادقہ میں۔ فصل چہاردہم اجابت دُعا میں۔ فصل پانزدہم کرامات میں۔ تحقیق متعلق کرامت از رسالہ کرامات امدادیہ۔ مسئلہ اوّل ،مسئلہ دوم، مسئلہ سوم، مسئلہ چہارم، مسئلہ پنجم، مسئلہ ششم، مسئلہ ہفتم، مسئلہ ہشتم، مسئلہ نہم، مسئلہ دہم منجملہ احوال کے غلبہ سوءِظن بنفسہ بھی ہے۔ سکر وصحو۔ کشف ملکوت۔ علوم وہبیہ واردات قلبیہ۔ کیفیت باطنی مسمّٰی بہ نسبت التذاذ بعتاب محبوب بعنوان متضمن محبت۔ فراست۔ شطح وادلال۔ الہام۔ لذت دَرحالت قراءت۔ کشفِ عالم غیب۔ اشتیاق موت۔ حُبّ حیاۃ۔ فناء فی الشیخ۔ منام صادق۔ کلام ہاتف۔ انکشاف صوت۔ عالم غیب۔ قرب ومعیت۔ کشف قبور۔

مختصر فہرست مضامین فروع الایمان

پہلا باب

بیان میں اُن شعب ایمان کے جو قلب سے متعلق ہیں وہ تیس شعبے ہیں۔ ایمان لانا اللہ تعالیٰ پر اور ملائکہ پر اور رسول پر اور سب کتابوں پر اور آخرت پر اور تقدیر پر اور دوزخ پر اور بہشت پر۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں بلاضرورت گفتگو نہ کرنا۔ وحدۃ الوجود۔ اقسام شرک۔ فرشتوں پر مرد یا عورت ہونے کا حکم نہ لگانا۔ رسل وکتب کا عدد معین نہ کرنا۔ تحقیق تقدیر۔ محبت رکھنا اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بغض ومحبت رکھنا کسی سے اللہ تعالیٰ کے واسطے۔ اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھنے کا واقع

ہونا۔صرف اللہ کے واسطے محبت کا واقع ہونا۔تعظیم اتباع نبوی۔اخلاص۔اقسام نفاق۔ ریاء کے خیال سے اعمال صالح کو ترک کرنا۔توبہ۔طریق توبہ۔خوف۔خوف پیدا ہونے کا طریقہ۔رجاء۔اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھنے کا عمدہ طریقہ۔حیاء۔اللہ سے شرمانے کا طریقہ۔شکر۔شکر کی حقیقت نعمت کی قدردانی کرنا۔حقوق استاد۔حقوق پیر۔وفاء۔صبر۔ تواضع۔رحمت وشفقت۔رضاء بالقضاء۔رنج طبعی ہونا۔توکل۔حقیقت توکل و رفع غلطی۔ترک کرنا عجب کا۔فرق درمیان ریاء وتکبر وعجب۔رفع اشکال متعلق عجب۔ترک کرنا کینہ کا۔ترک کرنا حسد کا۔ترک کرنا غصہ کا۔غصہ کا علاج۔ترک کرنا بدخواہی کا۔بد گمانی کی برائی اور چغل خوری کے ساتھ برتاؤ۔ترک دنیا۔اصلاح خیالاتِ ترقی خواہان دنیا و تحقیق ترقی محمود و ترقی مذموم۔رفع اشتباہ۔شکر۔

دوسرا باب

بیان میں اُن ایمانی شعبوں کے جو زبان سے متعلق ہیں اور وہ سات ہیں۔تحقیق اقرار کے شروط پر شطر ہونے کی۔تحقیق اعمال کے شروط وشطر ہونے کی تحقیق زیادت ونقصان ایمان۔تلاوت قرآن۔آداب ضروری تلاوت قرآن مجید۔قرآن کے ساتھ برتاؤ۔علم سیکھنا۔علم سکھانا۔فضائل علم دین واقسام علم مفروض۔علماء پر کسب دنیا نہ کرنے سے جو الزام ہے اُس کا جواب۔سب طریقے حصول علم دین کے عوام کے لئے۔دُعا۔ذکر اللہ۔ خوبی طریقہ تصوف۔استغفار۔لغو وممنوع کلام سے بچنا۔آفات زبان۔طریق حفظ لسان۔

تیسرا باب

اُن شعبوں کے بیان میں جو باقی جوارح سے متعلق ہیں اور وہ چالیس شعبے ہیں۔ طہارت اور ہر قسم کی صفائی۔نماز۔صدقہ۔زکوٰۃ نہ دینے والوں کے خیالات کی عقلی طور پر اصلاح۔صدقہ فطر۔مال میں علاوہ زکوٰۃ کے اور بھی حقوق ہیں روزہ۔روزوں میں کوتاہی کرنے والوں کی اصلاح۔حج وعمرہ۔حج کے متعلق بعض غلط خیالات کی

اصلاح۔ مشورہ حجاج۔ اعتکاف۔ غرض اعتکاف۔ ہجرت۔ وفاء نذر۔ بعض مروّج اور ممنوع نذریں۔ حفظ یمین وآداب آں۔ کفارہ واقسام آں۔ رفع غلطی کفارۂ قسم۔ بدن چھپانا۔ پردہ کے بہت ضروری احکام۔ قربانی۔ غلطی مہتممین مدارس اور صرف قیمت چرم قربانی۔ تجہیز وتکفین وصلوٰۃ ودفن۔ ادائے دین۔ مقدمہ قرض میں بے احتیاطیاں۔ صدق فی المعاملہ۔ بینک اور ڈاک خانہ کے منافع کی ممانعت۔ ادائے شہادت۔ جھوٹی گواہی اور جھوٹی نالش کی بُرائی اور ایسے مقدمہ میں وکیل بننا۔ تعفف بالنکاح۔ ادائے حقوق عیال۔ خدمت والدین۔ تربیت اولاد۔ صلۂ رحم۔ اطاعت آقا۔ حکومت میں عدل کرنا۔ اتباع جماعت۔ اطاعت حاکم۔ اصلاح باہمی۔ اعانت کار خیر۔ اَمر بالمعروف ونہی عن المنکر۔ اقامت حدود۔ اشاعت دین۔ ادائے امانت۔ قرض دینا۔ مداراۃ ہمسایہ۔ حسن معاملہ۔ انفاق فی الحق۔ قدردانی مال حلال۔ جواب سلام وعطسہ۔ کسی کو ایذاء وضرر نہ دینا۔ اجتناب عن اللہو۔ راہ سے ڈھیلا وپتھر ہٹا دینا۔ دُعا وشکر۔

مختصر فہرست مضامین الرّفیق فی سواء الطریق (ملقب بہ) کیل یوسفی

(۱) فقیر صادق کی علامت۔ (۲) درویش متقی کے اندر تواضع اور رُعب دونوں جمع ہوتے ہیں۔ (۳) اصل درویشی صحبت نیک ہے۔ (۴) اصل نافع فی الدین قلب سلیم ہے۔ (۵) دنیاداروں کی پریشانی اور درویشوں کی دولت اطمینان کا راز۔ ہم کو اصلاح اخلاق کی کچھ فکر نہیں ہے۔ ظاہر کی درستی بھی بہت ضروری ہے۔ مشائخ کو چاہئے کہ وہ غیبت نہ سُنیں۔ (۶) فسّاق فجّار کی اصلاح کا طریقہ اور ان کی عیب جوئی سے ممانعت۔ (۷) عیب گوئی کے جواز کا موقع۔ (۸) جس علم کی فضیلت آئی ہے وہ کون سا علم ہے اور اس کے کیا آثار ہیں۔ (۹) بدبینی اور خودبینی سے تحذیر۔ (۱۰) فضولیات اور لایعنی کا ترک ضروری ہے۔ (۱۱) عیب گوئی اور عیب جوئی کے مفاسد۔ (۱۲) اہل اللہ سے پرخاش کا نتیجہ۔ (۱۳) تربیت اخلاق سے پہلے مقتدا بن جانے

کے مفاسد۔(۱۴) اللہ تعالیٰ سے محبت کاملہ کی ضرورت اور اس کی تحصیل کا طریقہ۔ (۱۵) خشوع کا حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔ (۱۶) خشوع کے حاصل کرنے کا طریقہ۔(۱۷) اصلاح باطن کی ضرورت اور اس کا طریقہ۔(۱۸) خلاف شرع مجاہدہ اور مخالفت نفس کوئی چیز نہیں ہے۔(۱۹) بزرگان دین کی تواضع کی حالت اور ہمارے دعوے تقدس کی حقیقت۔(۲۰) دنیا کے رنج وکلفت یا عیش ونعمت کا نا قابل التفات ہونا۔(۲۱) دنیا کی راحت و مصیبت کا آخرت میں کالعدم ہونا۔(۲۲) کشف و کرامت کا دلیل کمال نہ ہونا۔(۲۳) اعمال کا مدار خلوص پر ہونا۔(۲۴) اللہ تعالیٰ کو حاضر وناظر سمجھ کر اعمال میں مشغول ہونا۔(۲۵) کسی کامل شیخ کی صحبت کی اور خلوت کی ضرورت۔(۲۶) آخرت سے بے رغبتی کی شکایت۔(۲۷) دنیا کو سرائے اور آخرت کو گھر سمجھنے کی ترغیب۔(۲۸) آخرت کو گھر نہ سمجھنے کی کلفتیں اور گھر سمجھنے کی راحتیں۔(۲۹) دنیا میں سامان جمع کرنے کی مثال۔(۳۰) کسب دنیا مذموم نہیں۔حُبّ دنیا یعنی انہماک فی الدنیا مذموم ہے۔(۳۱) دنیا کے رنج اور خوشی کی مثال۔(۳۲) مصائب دنیا سے کاملین کے پریشان نہ ہونے کی وجہ۔(۳۳) آخرت کو یاد کرنے کا اثر اور طریقہ۔(۳۴) موت سے وحشت ہونے کا علاج۔(۳۵) توبہ بغیر ادائے حقوق کے قبول نہیں ہوتی۔(۳۶) اپنے لئے اعتقاد اور اباحت عدم مضرت معاصی کا ابطال۔(۳۷) صحابہ کرام کی تواضع۔(۳۸) گنہگار کو بھی حسنات پر ثواب ملتا ہے۔ (۳۹) بغیر ترک گناہ کے حسنات میں نور نہ ہونا۔(۴۰) گناہ کے حابط طاعت ہونے کی تحقیق اور تفصیل۔(۴۱) بزرگوں کے ساتھ اَدب کی تعلیم اور تکلف سے ممانعت۔ (۴۲) مرشد سے اپنے عیوب بھی نہ چھپاوے۔(۴۳) اولیاء اللہ کبر سے کسی کو ذلیل وحقیر نہیں سمجھتے۔(۴۴) بزرگوں کے کشف کے اعتماد پر اپنا حال نہ کہنا غلطی ہے۔(۴۵) تکلف کی طرح بے ادبی سے بھی تکلیف ہوتی ہے جبکہ مؤدب سے ہو۔ (۴۶) آخرت کا اہتمام کس قدر ضروری ہے۔(۴۷) مصیبت کے وقت بجائے

استغفار کے خرافات بکنے کی مذمت۔ (۴۸) گناہوں سے غفلت سخت مرض ہے۔ (۴۹) بعض لوگ عوام کے اعتقاد سے مغرور ہو کر گناہوں سے اور بھی بے فکر ہو جاتے ہیں۔ (۵۰) گناہ پر فوری مواخذہ نہ ہونے سے بے فکر نہ ہو۔ (۵۱) مصیبت کے وقت پہلے گناہوں کو بھول جانا اور نئے گناہ کی سوچ میں پڑ جانا اور یاد نہ آنے پر مصیبت سے تعجب کرنا۔ (۵۲) دِین دار بھی گناہوں کے اصلی معالجہ میں بے پروائی کرتے ہیں۔ (۵۳) محض بزرگوں کی توجہ کو علاج گناہ کے لئے کافی سمجھ لینے کی غلطی۔ (۵۴) آج کل کام کی تمنا کرتے ہیں مگر اِرادہ نہیں کرتے۔ (۵۵) توجہ اِلی اللہ کے لئے فراغت کا انتظار نفس کا حیلہ ہے۔ (۵۶) بزرگوں کی توجہ کے مؤثر ہونے کے شرائط۔ (۵۷) صرف اِرادہ بھی بغیر توجہ بزرگوں کے اکثر کافی نہیں۔ (۵۸) صرف مرید ہونا بغیر اپنی سعی کے کافی نہیں۔ (۵۹) مرشد کی توجہ سے جو قلب میں کیفیت پیدا ہوتی ہے وہ نہ قابل اعتماد ہے اور نہ باقی۔ (۶۰) جو لوگ خود کام کرتے ہیں اُن کی حالت پائیدار ہوتی ہے۔ (۶۱) بزرگی کا حقیقی معیار۔ (۶۲) پہلے زمانہ میں صدق و ایفاء عہد کی صفت عام تھی۔ (۶۳) بزرگوں کی نظر و توجہ سے راہ پر لگ جاتا ہے آگے جو کچھ ہوتا ہے اپنے کرنے سے ہوتا ہے۔ (۶۴) قوی الاستعداد کو تھوڑا سا مجاہدہ بھی کافی ہے۔ (۶۵) مجاہدہ پر بھی جو کچھ ملتا ہے فضل ہے۔ (۶۶) غفلت عن الآخرۃ تعجب کی بات ہے۔ (۶۷) ہر مسلمان کو رغبت و رہبت دونوں کی ضرورت ہے۔ (۶۸) فکر آخرت سے مراد دنیا کے سب کام چھوڑ دینا نہیں ہے۔ (۶۹) اہل اللہ سے دنیا کے واسطے تعلق مت کرو۔ (۷۰) اپنے کام کے لئے خود بھی دُعا کرو۔ (۷۱) آخرت کی فکر دائماً ہونی چاہئے۔ (۷۲) عوام اکثر شیخ کامل کی شناخت میں غلطی کرتے ہیں۔ (۷۳) تحقیق ماہیت عبدیت۔ (۷۴) شریعت میں اعمال کے حدود مقرر ہیں۔ (۷۵) کاملین کا ظاہر میں عامہ سے ممتاز نہ ہونا اور باطن میں ان کا انکشاف نہ ہونا۔ (۷۶) کھانا پینا چھوڑنے کا نام بزرگی نہیں ہے۔ (۷۷) کم کھانے کی اصلی حقیقت۔ (۷۸) قلت طعام و منام

کی شرح اور ہر ایک کے لئے اُس کا مناسب ہونا۔ (۷۹) سالک کے لئے بعض اوقات قطع تعلقات معاش مضر ہوتے ہیں۔ (۸۰) مشیخت حقہ کی حقیقت۔ (۸۱) کمالات واقعیہ جو مدار مشیخت ہیں۔ (۸۲) کیفیات و مواجید کمال مقصود نہیں۔ (۸۳) مجاہدات و ریاضت کی مصلحت۔ (۸۴) رضاء بالدنیا ایک عام مرض ہے۔ (۸۵) دنیا کی محبت زائل ہونے کی آسان تدبیر۔ (۸۶) قلت تدبر فی الدین کی شکایت۔ (۸۷) دوسروں کی حالت دیکھ کر عبرت حاصل کرنا چاہئے۔ (۸۸) مصائب کی عِلل سمجھنے میں اسباب پرستوں کی کوتاہ نظری۔ (۸۹) نظر بازی کا مرض بعضے پرہیز گاروں میں بھی ہے۔ (۹۰) معالجہ عشق مجازی (۹۱) مرنے والوں اور مصیبت زدوں سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ (۹۲) خالق اسباب کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے مصائب میں پریشانی نہیں ہوتی۔ (۹۳) اِنسان کی مصیبت کا راز۔ (۹۴) مصیبت کی حقیقت۔ (۹۵) مصیبت کے فوائد اور خاصیتیں۔ (۹۶) تکبر قبول حق سے بڑا مانع ہے۔ (۹۷) بلا تکبر کا بھی علاج ہے۔ (۹۸) مصیبت میں لوگوں کے حال کا تفاوت۔ (۹۹) اللہ تعالیٰ کے قہر سے نہ ڈرنا کسی حالت میں بھی خلاف عقل ہے۔ (۱۰۰) ظاہری انتظام باطنی انتظام کے تابع ہے۔ (۱۰۱) اصحاب خدمت فقراء کو ڈھونڈنا بے کار ہے۔ (۱۰۲) دعاء کے برکات۔ (۱۰۳) اصلاح اعمال کی ضرورت۔ (۱۰۴) دنیا میں کھپ جانا جملہ معاصی کی جڑ ہے۔ (۱۰۵) حب دنیا کی مذمت اور حب دنیا مذموم کی حقیقت۔ (۱۰۶) اہل دنیا کے اِس اعتراض کا جواب کہ مولوی دنیا ترک کراتے ہیں۔ (۱۰۷) اَمراض رُوحانی کے علاج کے لئے چند روز کا نکالنا کافی ہے۔ (۱۰۸) حب دنیا وکسب دنیا میں فرق۔ (۱۰۹) اپنی حالت پر آیات کی تطبیق کرنے میں بعض کی غلطی۔ (۱۱۰) آیت میں تحبّون وتذرون کی ایک تاویل فاسد کا جواب۔ (۱۱۱) اہل درد ہر مضمون سے اپنے مقصد کی طرف منتقل ہوتے ہیں۔ (۱۱۲) اصلی نفع۔ نفع دینی ہے باوجود ضروری ہونے دنیوی نفع کے۔ (۱۱۳) ہم کو اولاد کے لئے دینی نفع کا زیادہ

اہتمام چاہیے۔(۱۱۴) انبیاء اور اُن کے متبعین کو معاش و معاد دونوں کی عقل کامل عطاء ہوتی ہے۔(۱۱۵) انبیاء اولیاء کو عقل معاش ہونے کے معنی۔(۱۱۶) ذم قلت اہتمام دین و معنی دیندار۔(۱۱۷) حدیث من قال لا إلہ الا اللہ الخ کے فہم میں بعض لوگوں کی ایک غلطی اور اس کا ازالہ۔(۱۱۸) بعض لوگ اعمال میں بھی اختصار کرتے ہیں۔(۱۱۹) دعائے ابراہیمی کی شرح۔(۱۲۰) تعلیم بواسطۂ وحی تعلیم بلاواسطہ سے افضل ہے۔(۱۲۱) علم بواسطہ وحی کے بلاواسطہ وحی سے افضل ہونے کا راز۔(۱۲۲) بچپن ہی سے صحبت نیک کا اہتمام ضروری ہے۔(۱۲۳) حضور مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیر جزئیہ کا اتباع بہ نسبت قوانین کلیہ کے سہل تر ہے۔(۱۲۴) قرآن شریف میں مقصود اصلی اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی تعلیم ہے۔حکایتیں وغیرہ مقصود نہیں ہیں۔(۱۲۵) دین کے اجزاء۔(۱۲۶) قرآن کا طب روحانی ہونا اور وہ مرض جس کا وہ علاج ہے۔(۱۲۷) قرآن شریف نے ہم کو مرض نافرمانی کا کیا علاج بتلایا ہے۔(۱۲۸) اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ دین کو آسان صورت میں بھیجا ہے۔(۱۲۹) تحصیل دین میں ہمارا ہی نفع ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کا۔(۱۳۰) موجودہ آسانی سے زیادہ دین میں آسانی کی درخواست یا تجویز کرنے والوں کی غلطی۔(۱۳۱) دین میں اپنی رائے سے تسہیل کرنے والوں کی غلطی۔(۱۳۲) اسلام سے بُعد کا پہلا زینہ دنیا کو اختیار کرنا ہے۔(۱۳۳) دنیا سے اصل مقصد کیا ہے اور اس کی کتنی ضرورت ہے۔(۱۳۴) اہل اللہ کو پریشانی مطلق نہیں ہے۔(۱۳۵) اہل اللہ دنیا داروں سے جاہ کے اعتبار سے بھی زیادہ ہیں۔(۱۳۶) دنیا اور دین کے جامع ہونے کی حقیقت۔(۱۳۷) دینی خدمت کے لئے چند افراد کے خاص ہونے کی ضرورت۔(۱۳۸) اہل اللہ طفیل خوار نہیں ہیں۔(۱۳۹) دین کی حفاظت علی العموم سب کے ذمہ ہے۔(۱۴۰) ہر مقصود میں دو جزو ہونا ایک علمی ایک عملی اور سلوک میں شیخ کی ضرورت۔(۱۴۱) قبور سے فیض حاصل کر سکنے پر بھی شیخ سے استغناء نہیں ہوتا۔(۱۴۲) علوم دینیہ سے بے التفاتی اور عمل میں کوتاہی کی شکایت اور

مضرت۔(۱۴۳) قوانین خداوندی کو لوگ صرف نماز روزہ میں منحصر سمجھتے ہیں بلکہ بعضے تو نماز روزے کی بھی حاجت نہیں سمجھتے۔(۱۴۴) ہمارا منصب احکام کی علت سے سوال کرنے کا نہیں ہے۔(۱۴۵) حق تعالیٰ سے علاوہ اُن کے حاکم ہونے کے ہم کو اُن سے محبت کا بھی علاقہ ہے۔(۱۴۶) دین کے تیسرے جزو یعنی عمل کا بیان۔ (۱۴۷) قرب الٰہی سے مراد(۱۴۸) جہلاء صوفیاء کی قرب کے معنی سمجھنے میں غلطی۔ (۱۴۹) علی الاطلاق تشبیہ کا انکار کرنا غلو مذموم ہے۔(۱۵۰) تشبیہ کی حقیقت۔(۱۵۱) خلاف قاعدہ شریعت کے عبادت بھی گناہ ہے۔(۱۵۲) مسلمان کی اصلی شان عبدیت ہے۔(۱۵۳) مضامین غامضہ کو دیکھنا اور سننا عوام کو ممنوع ہے۔(۱۵۴) احوال و اسرار کا اخفاء عوام سے ضروری ہے۔(۱۵۵) حق تعالیٰ کی کنہ کا ادراک طاقت بشریہ سے خارج ہے۔(۱۵۶) حضور مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت پر شفقت کی وجہ سے غیر ضروری علوم میں پڑنے سے روک دیا۔(۱۵۷) علم اسرار وہبی ہے دلائل سے حل نہیں ہوتا اور کمال کے بعد قیل و قال کی حاجت نہیں رہتی۔(۱۵۸) محض عبارات تصوف کو یاد کر کے تصوف کا دعویٰ کرنے کی مذمت اور صدق کی ضرورت۔(۱۵۹) طلب شہرت کا مذموم ہونا۔(۱۶۰) لایعنی اُمور سے بچنے کا محمود ہونا۔(۱۶۱) قبولیت دُعاء میں تاخیر کسی حکمت سے ہوتی ہے۔(۱۶۲) حقیقت قرب الٰہی اور اُس کو مقصود نہ سمجھنے کی شکایت۔(۱۶۳) طریق تحصیل قرب حق۔(۱۶۴) ایمان و عمل صالح کا درجہ کمال علم و عمل دائم و حال پر موقوف ہونا۔(۱۶۵) کمال اطاعت کی خاصیت (۱۶۶) بزرگوں کے حسب خواہش کام ہو جانے سے حق تعالیٰ کا اُن کے کہنے میں ہونا لازم نہیں آتا۔(۱۶۷) خلاصہ طریق قرب۔(۱۶۸) اہل اللہ کو کلفت و مصیبت میں بھی بوجہ قرب و رضاء حق کے راحت ہوتی ہے۔(۱۶۹) جو لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں درحقیقت مصیبت میں ہیں۔(۱۷۰) عیش حقیقی کی حقیقت۔(۱۷۱) مذکورہ عیش والوں کا ترحم بے عیشوں پر۔(۱۷۲) عیش دنیا کو عیش سمجھنا بے حسی ہے۔(۱۷۳) اس عیش

حقیقی کی تحصیل کا طریقہ کہ ایمان واعمال ومعاملات واخلاق کی درستی ہے۔(۱۷۴) اخلاق کی درستی ہی تصوف ہے۔(۱۷۵) شیخ کامل کی پہچان۔(۱۷۶) ہر مسلمان کو حق تعالیٰ سے غلام اور عاشق ہونے کا تعلق سمجھنا چاہئے۔(۱۷۷) اِس تعلق کے انکشاف کا طریقہ۔(۱۷۸) حب دنیا کا حجاب حقیقت ہونا۔(۱۷۹) حب دنیا کے ازالہ کی ترغیب اور اس کا طریقہ۔(۱۸۰) مسلمان کو جس شے سے بھی محبت ہوتی ہے وہ حب حق ہی کا ظل ہے۔(۱۸۱) جس میں جو کمال ہے وہ کمال حق ہی کا ظل ہے۔(۱۸۲) محب کے ذمہ محبوب کے جو حقوق ہوتے ہیں ہم کو حق تعالیٰ سے اس طرح کا تعلق رکھنا چاہئے اور اس کی نوعیت۔(۱۸۳) احکام شریعت کے امتثال میں ہماری حالت بالکل عاشق کی طرح ہونی چاہئے۔(۱۸۴) احکام شرعیہ گو حقیقت نہ جاننے کے سبب بظاہر نفس کو گراں معلوم ہوں لیکن واقع میں خیر وہی ہے۔(۱۸۵) وحدۃ الوجود کے معنی اور اُس میں عوام کی غلطی اور اس کی اصلاح۔(۱۸۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی اور اس کا راز صحابہ کا ادب۔(۱۸۷) ظاہری افعال کا اثر بھی باطن پر پہنچتا ہے۔(۱۸۸) عبدیت و نیز عقلی مصلحت کا بھی یہی مقتضاء ہے کہ علل سے سوال نہ کیا جائے۔(۱۸۹) احکام شرعیہ میں کھود کرید کرنے کے مضر ہونے کا راز۔(۱۹۰) اسرار احکام پر اطلاع کا حقیقی راز۔(۱۹۱) بعض کے لئے اسرار پر اطلاع نہ ہونا ہی خیر اور مصلحت ہے اور اسی طرح احوال کا نہ ہونا بھی۔(۱۹۲) مگر ہم کو عبدیت کی حیثیت سے کسی مصلحت کی بھی طلب نہ چاہئے۔(۱۹۳) اصلاح باطن بدرجہ کمال نہ ہونے پر قدر ضروری کو تو نہ چھوڑے۔(۱۹۴) اہل اللہ سے تعلق کی ضرورت۔(۱۹۵) اپنی رائے سے کوئی کام نہیں ہوتا دینی ہو یا دنیوی۔(۱۹۶) اہل اللہ سے تعلق رکھنے کے متعلق وساوس کا رفع۔(۱۹۷) اپنی عقل رہبری کے لئے کافی نہیں۔(۱۹۸) شیخ کامل کی علامات اور اُس کے انتخاب کا طریقہ۔(۱۹۹) حق تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں صرف عبدیت ہی کے لئے بھیجا ہے۔(۲۰۰) محبت کے لوازم اور شیخ کامل کے صفات۔(۲۰۱) شیخ کے مکمل

ہونے کے علامات۔ (۲۰۲) بیعت موقوف علیہ سلوک نہیں لیکن بیکار بھی نہیں۔ (۲۰۳) نسبت مع اللہ کی فضیلت۔ (۲۰۴) توبہ کی ترغیب اور اُس کی حقیقت۔ (۲۰۵) گناہ کی حقیقت اور گناہوں سے بے خبری کی شکایت۔ (۲۰۶) گناہ کی علامت اور اس کی اجمالی فہرست بالخصوص رسوم کا گناہ ہونا۔ (۲۰۷) توبہ کا ہر وقت ضروری ہونا اور اُس کے موانع کے ارتفاع کی تدبیر۔ (۲۰۸) اوّل مانع توبہ سے علم دین نہ ہونا۔ (۲۰۹) دوسرا مانع توبہ سے گناہ کو ہلکا سمجھنا ہے اور اس کے اسباب۔ (۲۱۰) تیسرا اور چوتھا مانع توبہ سے۔ (۲۱۱) پانچواں مانع توبہ سے پھر گناہ ہو جانے کا خوف ہے اور اس کا سبب۔ (۲۱۲) چھٹا مانع توبہ سے یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ بخش دیں گے۔ (۲۱۳) اللہ تعالیٰ کے غفور رحیم ہونے کے صحیح معنی۔ (۲۱۴) ساتواں مانع توبہ سے یہ خیال ہے کہ جو تقدیر میں ہے وہ ہوگا۔ (۲۱۵) معاش کی تدبیر کرنا اور معاد کو تقدیر پر رکھنا سخت غلطی ہے۔ (۲۱۶) توبہ میں تاخیر نہ چاہئے اور تاخیر کی مضرت اور ایک شبہ کا جواب۔ (۲۱۷) آٹھواں مانع توبہ سے یہ خیال ہے کہ گناہ ہم سے چھوٹ نہیں سکتا مع جواب وطریقہ۔ (۲۱۸) نواں مانع توبہ سے گناہ کی لذت ہے مع جواب۔ (۲۱۹) دین کے پانچ اَجزاء میں سے ہم لوگوں نے صرف ایک جزو لے لیا ہے۔

مختصر فہرست مضامین تبلیغ دین ترجمۃ الثلاثین من الاربعین

اعمال ظاہری کے دَس (۱۰) اُصول ہیں۔

پہلی اصل نماز کا بیان۔

وضو کی نگہداشت۔ وضوء کی دعائیں۔ وضو کرنے اور کپڑوں کی طہارت میں ایک عجیب نکتہ۔ نماز پڑھنے سے بہرحال نفع ہے۔ اگرچہ اس کے اسرار کو نہ سمجھے۔ نماز کی رُوح اور اعضاء۔ بلا حضور قلب والی نماز کی صحت پر علماء کا فتویٰ اور شبہ کا جواب۔ نماز میں قلب اور زبان کی موافقت۔ حضور قلب حاصل کرنے کی تدبیر۔

دوسری اصل زکوٰۃ اور صدقہ وخیرات کا بیان۔

فرضیت زکوٰۃ کی مصلحت خیرات کا اعلیٰ درجہ۔ خیرات کا متوسط درجہ۔ خیرات کا ادنیٰ درجہ۔ مفلس مسلمانوں کی خیرات۔ صدقہ کو چھپانے کی مصلحت۔ احسان جتانے کا امتحان۔ احسان جتانے کے مرض کا علاج۔ عمدہ مال صدقہ دینا اور اس پر مسرور ہونا چاہئے۔ علماء اور پرہیزگار صلحاء کو دینے کا بڑا اجر ہے۔

تیسری اصل روزہ کا بیان۔

روزہ کی فضیلت کی وجہ۔ صوم داؤدی کی فضیلت۔ دوشنبہ اور پنجشنبہ کے روزے کی حکمت۔ حلال اور ذلیل غذاء پر افطار کی حکمت۔

چوتھی اصل حج کا بیان۔

آداب سفرحج۔ مشروعیت حج کی حکمت اور پہلی فلسفی۔ ارکان حج کی مشروعیت کا دوسرا راز۔

پانچویں اصل تلاوت قرآن مجید کا بیان۔

فضیلت تلاوت۔ تلاوت کا ظاہری پہلا اَدب۔ دوسرا اَدب۔ تیسرا اَدب اور شبینہ کی کراہیت کا راز۔ تلاوت کلام اللہ کے باطنی آداب۔ کلام الٰہی کے بہ لباس الفاظ مستور ہونے کی حکمت۔ تلاوت میں ترتیل اور معنیٰ کا فہم اور تدبر۔ ہر آیت سے اُس کے خاص مفہوم کی معرفت حاصل ہوگی۔ اختیاری وسوسے اور اُن کے مراتب معرفت کے ساتھ حالت واَثر بھی پیدا کرنا چاہئے۔

چھٹی اصل ہر وقت ذکر الٰہی کا بیان۔ ذکر الٰہی کے پوست اور مغز۔ فناء اور فناء الفناء کی ماہیت اور تمثیل سے اس کا سمجھانا۔

ساتویں اصل طلب حلال کا بیان۔

حلال معاش کی طلب فرض ہے۔ تقویٰ کے مراتب۔ جائز زینت اور مباح لذت

سے پرہیز کرنے کا راز۔ صدیقین کا تقویٰ اور احتیاط کے قصے۔ شرعی حیلوں کا صحیح مطلب اور ان سے احتیاط کی ضرورت۔ رضائے نفس اور رضاء قلب کا لطیف فرق۔ مجمع میں سوال کرنے کی قباحت اور ظاہری دین داروں کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنانے کی برائی۔ قلب سے فتویٰ لینے کی ضرورت۔ نفس کو تشدد سے بچانا چاہئے۔ عارض کی تحقیق نہ ہونے پر اصل پر عمل کرنا چاہئے۔ مال کی قلت وحُرمت کی شناخت۔ جس تفتیش سے مسلمانوں کو ایذاء پہنچے وہ حرام ہے۔ بازار کی چیزوں میں اصل حلت ہے۔

آٹھویں اصل مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت اوران کے ساتھ نیک برتاؤ

تمام مخلوق کے ساتھ حُسنِ معاشرت۔ تجرد کی حالت۔ بحالت تجرد اپنی ذات کے متعلق حقیقت۔ تہذیب نفس اور اُس پر ظلم یا انصاف کی حقیقت۔ مخلوق کے حقوق کی نگہداشت اور اس کے مدارج۔ متعلقین اور اقارب کے حقوق۔ پڑوس کی حقوق۔ قرابت کے حقوق۔ غلام کے حقوق۔ بی بی کے حقوق۔ دینی دوست بنانے کی فضیلت اور حُب فی اللہ کے درجے۔ بغض فی اللہ۔

نویں اصل اَمر بالمعروف یعنی وعظ ونصیحت کا بیان

واعظوں کی بے پروائی معصیت ہے۔ گناہگاروں سے میل جول رکھنا اور معصیت کے جلسہ میں بیٹھنا۔ علماء کے گناہوں پر سکوت کرنا۔ سخت ایذاء کے قوی اندیشہ پر نصیحت چھوڑنا۔ واعظ کے خصائل اور اخلاق۔ واعظ کو عالم باعمل ہونا چاہئے۔ اگرچہ اَمر بالمعروف اُس کے بغیر بھی ضروری ہے۔

دسویں اصل اتباع سنت کا بیان

کامل اتباع رسول یہ ہے کہ عبادات اور عادات دونوں میں ہو۔ عادات محمدیہ کے اتباع میں منفعت دینیہ کی حکمتیں اور اسرار۔ عبادات میں اتباع سنت کو بلا عذر چھوڑنا کفر خفی یا حماقت جلی ہے۔ خاصیت اعمال میں ضعیف حدیث پر بھی عمل کرنا مناسب

ہے۔ خاتمہ اور اَوراد مذکورہ کی ترتیب۔ عبادتوں کے مختلف اقسام ہونے میں حکمت۔ عیال دار شخص اور عالم اور عالم کیلئے عبادت۔ دوسری قسم میں قلب کے مذموم اخلاق سے پاک کرنے کی ضرورت کا بیان اور اُن کی تفصیل اور طریقہ کا ذکر ہے۔ تزکیہ وتخلیہ ایمان کے دو (۲) جزو ہیں۔

(۱) پہلی اصل اکثرت اکل اور حرص طعام کا بیان۔ تقلیل طعام کے فوائد۔ مقدار طعام کے مراتب۔ وقت اَکل کے مختلف درجات۔ جنس طعام کے مراتب مختلفہ۔ سالکوں کو ترک لذائذ کی ضرورت۔

(۲) دوسری اصل کثرت کلام کی ہوس اور فضول گوئی کا بیان۔ عبث کلام کی عادت کا نقصان۔ کلام عبث کی ماہیت۔ ناول اور تاریخ وغیرہ کا مطالعہ۔ ہنسی مذاق کا جھوٹ۔ کذب مصلحت آمیز کا جواز اور اُس کی حکمت تحصیل مال وجاہ کے لئے جھوٹ بولنا حرام ہے۔ ضرورت پر بھی توریہ کرنا چاہئے نہ کہ صریح جھوٹ۔ مزاح وخوش طبعی میں توریہ کا استعمال۔ غیبت کی حقیقت۔ مولویوں کا انداز غیبت۔ ظالم کی مظلوم کو غیبت کرنا جائز ہے۔ بدعتی کی غیبت جائز ہے۔ فتویٰ کی ضرورت سے کسی کی غیبت کرنا درست ہے۔ دوسرے کو نقصان سے بچانے کے لئے غیبت کرنا جائز ہے۔ غیبت سے بچنے کی تدبیر۔ جھگڑے اور نزاع کی حقیقت اور اُس کے اسباب۔ مذاق کرنا۔ مدح سرائی کا نقصان۔ مدح سے تکبر پیدا ہونے کا علاج۔

(۳) تیسری اصل غصہ کا بیان۔ غصہ کو مہذب ومسخر بنانے کی تدبیر۔

(۴) چوتھی اصل حسد کا بیان۔ حسد کی حقیقت، غبطہ جائز ہے۔ حسد کا علمی علاج۔ حسد کا عملی علاج۔

(۵) پانچویں اصل بخل اور محبت مال کا بیان۔ حُبّ مال کا علاج۔ ضرورت سے زائد مال کے مضر ہونے کے وجوہات۔ ضرورت کی تجدید اور کفایت کی حقیقت۔ بخل کی حد اور حقیقت۔ بخل کا علاج علمی، بخل کا عملی علاج۔

(۶) چھٹی اصل رعونت اور شہرت و جاہ کی محبت کا بیان۔ حُب جاہ و حب مال کا فرق۔ مال کی بہ نسبت جاہ کی محبت زیادہ ہونے کا پہلا سبب۔ حب جاہ کا دوسرا سبب۔ رعونت وطلب شہرت کا علاج۔ بقدرِ ضرورت جاہ کی تحصیل جائز ہے۔ حُبِّ مدح کی وجوہات۔ حبِّ مدح کا علاج۔

(۷) ساتویں اصل دنیا کی محبت کا بیان۔ حُب دنیا کی ماہیت۔ ہوائے نفس اشیاء دنیا کی محبت کا نام ہے۔ تن پروری مسافر آخرت کے لئے مہلک ہے۔ مسافران آخرت کی تمثیل اور تقسیم۔ حُب دنیا اور حُب اللہ جمع نہیں ہوسکتیں۔ دنیا کی حقیقت گوڑی پر نظر آتی ہے۔ دنیا کی طلب ختم نہ ہوگی۔ دنیا مخلوق کا خانۂ ضیافت ہے۔

(۸) آٹھویں اصل نخوت و کبر کا بیان۔ کبر کی حقیقت اور آثار، کسی طاعت اور کسی معصیت اور کسی انسان کو معمولی وحقیر نہ سمجھو۔ کبر کا علاج۔ عالم کے تکبر کے اسباب۔ متکبر کا علم واقع میں جہل مرکب ہے۔ عالم بے عمل کی مثال اور سزا۔ تقویٰ سے تکبر پیدا ہونے کا علاج۔ حسب نسب پر تکبر ہونے کا علاج۔ مال اور جمال پر تکبر اور اُس کا علاج۔

(۹) نویں اصل خود پسندی کا بیان۔ خود پسندی کی مذمت۔ ناز اور خود پسندی اور تکبر کا علاج۔ ناز کی علامت۔ غیر اختیاری خوبی پر ناز ہونے کا علاج۔ اختیاری خوبیوں پر نازاں ہونے کا علاج۔ علم اور عقل پر ناز کرنا اور مال کا استحقاق سمجھنا۔

(۱۰) دسویں اصل ریاء کا بیان۔ ریاء ونمود کا صلہ یعنی شہرت دنیا میں پورا ہوگا۔ ریاء کی ماہیت اور شرک ہونا۔ ریاء کی صورتیں۔ دِین داروں میں نمود اور وقعت کی طلب۔ اُمراء میں نمود وعزت کی طلب۔ کلام میں ریاء۔ افعال اور اعمال میں ریاء۔ ریاء کے حرام ہونے کی وجہ اوّل۔ وجہ دوم۔ ریاء کی کیفیت میں کمی بیشی پر گناہ کی زیادتی۔ عبادات کے فرق سے جرم ریاء کی کمی بیشی۔ ریاء کے قصد میں تفاوت کی وجہ سے سزا کی کمی بیشی۔ ریاء جلی وخفی اور اخفی اور اشد خفا۔ گمنامی کا دینی فائدہ۔ ریاء کی تین قسموں میں پہلی قسم یعنی شروع عبادت میں ریاء۔ اثنائے عبادت میں ریاء۔ عبادت کے بعد

ریاء کا حکم۔ ریاء کا سبب اوّل یعنی حُبِّ مدح کا علاج۔ سبب دوم یعنی خوف مذمت کا علاج۔ سبب سوم حرص وطمع کا علاج۔ عبادت کو مخفی رکھنے کے منافع۔ ظہور طاعت پر غیر اختیاری مسرت مضر نہیں۔ اظہار عبادت بعض جگہ مفید ہے۔ گناہ کے مخفی رہنے پر خوشی گناہ نہیں ہے۔ ریاء کے اندیشہ سے معمولات ترک نہ کرنا چاہئے۔ خاتمہ۔

حُسنِ خلق اوراس میں نفس کے دھوکہ کا بیان

سارے ہی اخلاق ذمیمہ سے صاف ہونا حُسنِ خلق کہا جاتا ہے۔ حُسنِ خلق کی ماہیت وثمرات۔ سیرت کے بھی چار اعضاء ہیں۔ قوت علمیہ کا حُسن۔ قوت غضبیہ اور شہوانیہ کا حُسن۔ قوت عدل کا حُسن۔ قوت غضبیہ کے اعتدال اور کمی بیشی کے نتائج۔ قوت شہوانیہ کے اعتدال اور افراط وتفریط کے ثمرات۔ قوت عقل کے اعتدال اور افراط وتفریط کے آثار۔ بد خلقی کا علاج نفس پر جبر کرنا ہے۔ حُسنِ خلق میں تکلف اخلاق حسنہ کا وسیلہ ہے۔ حُسن خلق کے مراتب اور ثمرات۔ اخلاق کی تشخیص محبت صادق سے کراؤ۔ دنیا کی محبت کا علاج۔ اَبد یعنی خلود ودوام کا تصور۔ نفس کا دھوکہ کہ خدا کریم ہے اوراس کی وجہ سے غفلت۔ بے محل توقع شیطانی دھوکہ ہے۔ غیب پر ایمان و یقین حاصل کرنے کا طریق۔ رُوح انسانی کی حقیقت۔ احتیاط اور عقل بھی فکر آخرت کو مقتضی ہے۔ محبت دنیا کا آخری علاج۔ حُبِّ دنیا کا لاعلاج درجہ۔

تیسری قسم قلب کو اَخلاق محمودہ کے ساتھ مزیّن وآراستہ کرنے کے بیان میں

اور اس میں بھی دَس اُصول ہیں۔

(۱) پہلی اُصل توبہ کا بیان

توبہ سے حق تعالیٰ کی خوشی کا اندازہ۔ توبہ کے معنی اور ابتدائی درجہ۔ بد خصائل کا مادّہ اپنے اپنے وقت پر غلبہ دکھاتا ہے۔ قلب انسانی ظلمانی اور رحمانی لشکر کی جنگ کا میدان ہے۔ کوئی انسان کسی وقت بھی گناہ سے خالی نہیں۔ معصوم و بے گناہ کو بھی توبہ کی حاجت ہے۔ شرائط توبہ پورا ہو جانے پر قبولیت میں شک نہیں۔ مرض غفلت بدنی اَمراض سے بڑھا ہوا ہے۔ طبیب خود مریض بن گئے اور علماء محبان دنیا ہو گئے۔ گناہ پر اصرار ہونے اور توبہ نہ کرنے کی وجہ اور اُس کا علاج۔ توبہ میں آج کل کرنے کا دوسرا سبب اور اُس کا علاج۔ تیسرا سبب اور اُس کا علاج۔ چوتھا پانچواں سبب اور اُس کا علاج۔ صغیرہ گناہ پر اصرار کرنا کبیرہ سے زیادہ مضر ہے۔

دوسری اُصل خوف کا بیان

خوف کی حقیقت اور حاصل کرنے کا طریق۔ خوف کی زیادتی مذموم و مضر ہے۔ جوانی میں خوف اور بڑھاپے میں رجاء کا غلبہ مفید ہے۔ رجاء اور ہوس میں فرق۔

تیسری اُصل زُہد کا بیان

زُہد علم کا ثمرہ اور شرح صدر کی علامت ہے۔ زُہد کی حقیقت اور ثمرہ واثر۔ طعام میں

مدت کے اعتبار سے زُہد کے مراتب۔ مقدار کے اعتبار سے مراتب زُہد۔ جنس کے اعتبار سے مراتب زُہد۔ لباس کے متعلق زُہد کے درجے۔ مکان کے متعلق زُہد کے درجے۔ اثاث البیت کے متعلق زُہد۔ تنعم پر افسوس کرو اور زاہدوں کی صحبت رکھو۔ زُہد کے درجے۔ دنیا کی رغبت ونفرت دونوں کا نہ رہنا کمالِ زُہد ہے۔ زُہد سے بھی زُہد ہونا اعلیٰ درجہ ہے۔ زُہد کے اسباب جملہ ماسوی اللہ سے زُہد ہونا اعلیٰ زُہد ہے۔ زُہد اور فقر کا فرق۔ فقر کی فضیلت۔

چوتھی اصل صبر کا بیان

صبر کے معنی اور انسان کے ساتھ اُس کا اختصاص۔ صبر کا اعلیٰ درجہ۔ صبر کا اَدنیٰ درجہ اور اُس کے آثار۔ صبر کا متوسط درجہ اور اس کی علامت۔ خوشحالی میں صبر کی ضرورت اور اس کی وجہ۔ طاعات پر صبر۔ عبادت کے شروع اور درمیان اور ختم پر صبر کرنا۔ معصیت پر صبر کرنے کی ضرورت۔ ایذاؤں پر صبر کرنے کی ضرورت۔ مصائب وآفات پر صبر کرنا۔

پانچویں اصل شکر کا بیان

صرف شکر ہی مقصود بالذات ہے باقی خوف وتوبہ وزُہد وصبر وسیلہ مقصود ہیں۔ شکر کا رُکن اوّل یعنی حال اور عمل۔ شکر کا دوسرا رُکن یعنی حالت کہ نعمت کے آلۂ طاعت ہونے پر خوشی ہو۔ تیسرا رُکن یعنی عمل اور ہر نعمت کا طاعت خدا میں استعمال۔ کفران نعمت کا ادراک باتباع سُنت۔ شریعت نے جن کو معصیت وحرام کہا ہے وہ درحقیقت کفران نعمت ہی ہیں۔

چھٹی اَصل اخلاص اور صدق کا بیان

نیت کو عمل میں بڑا دخل ہے۔ نیت کی ماہیت وحقیقت۔ نیت متعدد ہونے سے ایک عمل پر متعدد اعمال کا ثواب ملتا ہے۔ ایک معصیت بھی متعدد نیتوں سے کئی معصیتیں بن جاتی ہیں۔ نیت کا رُکن دوم اخلاص ہے۔ اخلاص ماہیت۔ نیت کا تیسرا

رُکن صدق ہے۔صدق قولی اور اُس کا کمال۔صدق نیت کا۔۔عزم صدق۔عزم کے پورا کرنے میں صدق۔صدق حالی۔مقامات صدق۔

ساتویں اصل توکل کا بیان

توکل کی ماہیت اور ارکان۔رکن اوّل معرفت یعنی توحید۔توکل کا دوسرا رُکن یعنی حال۔اللہ پر توکل واعتماد نہ ہونے کے دو سبب۔توکل کا تیسرا رُکن یعنی عمل متیقن الحکم اسباب میں اسباب کو عطاءِ خداوندی سمجھنا اور دِل سے اُن پر اعتماد نہ کرنا ضروری ہے۔غالب الحکم اسباب کا اختیار کرنا بھی خلاف توکل نہیں۔موہوم نتیجہ والے اسباب کی ہوس طمع کہلاتی ہے۔سال بھر سے زیادہ معاش کا انتظام اہل وعیال کا بھی خلاف توکل نہیں۔دفع مضرت کا حکم بھی جلب منفعت کی طرح تین قسم کا ہے۔ضعیف القلب کو اقویا کی حرص نہ کرنی چاہیے۔اللہ سے خرق عادت کی طلب قوی الایمان کو بھی جائز نہیں۔

آٹھویں اصل محبت کا بیان

عشق اور محبت کی حقیقت اور چھٹا حاسہ۔خوب سیرتی کا التذاذ باطنی حاسہ سے ہوتا ہے۔جس کا محل قلب ہے۔محبت کی اسباب صرف علم وقدرت اور تقدس ہیں۔محبت کا ادنیٰ درجہ محسن کی محبت ہے۔محبت خدا کے آثار اور علامات۔

نویں اَصل رضا بر قضاء

تکلیف پر رضا وخوشی ہونے کے عقلی وجوہات اور نظائر۔رضا بر مصیبت واقع میں محبت الٰہی کا اثر ہے۔تکلیف کے انجام یعنی ثواب کی وقعت تکلیف کا احساس کم یا گم کردیا کرتی ہے۔قضاوقدر کی حکمتیں اور اسرار سوچنے سے تکلیف کا اثر نہیں ہوتا۔حضرت خضر علیہ السلام کے افعال میں بظاہر نقصان وتکلیف تھی مگر حقیقت میں مخلوق کی بہبودی کا سبب تھے۔ناگوار واقعات میں مصلحت خداوندی مضمر ہوتی ہے۔تکوینی

اسرار و حکم پر مطلع ہونا مشکل ہے۔ رضا بر قضا کا صحیح مطلب تاکہ کافر کے کفر پر رضا نہ ہو اور اَمر بالمعروف ترک نہ ہو۔ رضا بر قضا یہ نہیں ہے کہ دُعا مانگنا یا تدبیر اور سبب اختیار کرنا چھوڑ دیا جائے۔

دَسویں اصل ذکر موت کا بیان

فکر موت اِصلاحِ قلب کی اصل ہے۔ فکر موت کا طریق اور تصور کی کیفیت طول امل سے بچو اور موت کو ہمیشہ پیش نظر رکھو۔ محاسبۂ نفس اور مراقبہ کی کیفیت اور طریقہ۔ اصلاح قلب سے روکنے والی بڑی چیز صرف حُبّ دنیا ہے۔ اپنے نفس سے مباحثہ کرنا اہل باطل فرقوں سے مناظرہ کرنے سے بدرجہا زیادہ ضروری ہے۔ نفس کی خاصیت کُتّے کی سی ہے کہ مار کھائے بغیر سیدھا نہیں ہوتا۔

تمام شد رسالہ عنوانات التصوّف مع ضمیمہ

تبصیر و تبشیر

ایک کتاب بہجۃ النفوس نظر سے گذری جو مختصر البخاری کی شرح ہے جو حضرت ماتن نے خود لکھی ہے۔ متن بحذف اسانید و مکررات احادیث بخاری کی تلخیص ہے اور شرح میں احادیث سے اور کہیں کہیں آیات سے بھی مثل مسائل علم ظاہری کے بہ کثرت مسائل علم باطنی بھی مستنبط کئے ہیں۔ فتح الباری میں کتاب کا جابجا حوالہ اُس کے مستند ہونے کے لئے کافی دلیل ہے چونکہ عنوانات التصوف کے ماخذ اور اس کتاب کا ایک حصہ ہم رنگ ہیں اس لئے اس فن کے شائقین کے لئے اس کا اعلام کر دیا۔

اشرف علی ثامن ربیع الاوّل ۱۳۵۳ھ

☆☆☆

خیر الاختبار فی خبر الاختیار

حضرت حکیمُ الامّت مُجدّد المِلّت جامع الکمالات منبع الحسنات ماہر العُلوم القرآنیۃ، واقف الاُسرار الفرقانیۃ،
رأس المفسرین مقدام الراسخین صاحب الشریعۃ والطریقۃ، بحر المعرفۃ والحقیقۃ کاشف الاُسرار الخفی منہا والجلی اعنی بہ
مَولانا مُحمّد اَشرف علی التّھانوی
نور اللہ مرقدہٗ وجعل الجنۃ مثواہ

خیر الاختبار فی خبر الاختیار

مضمون کیفیت مقصود نہیں

یعنی ملفوظ شریف حضرت مرشدی و مولائی سیدی وسندی حجۃ اللہ فی الارض
حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدفیوضہم العالی
بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

۴ رمضان المبارک ۱۳۵۱ھ (یکم جنوری ۱۹۳۳ء) یوم یک شنبہ

مجلس بعد نماز

فرمایا ایک صاحب نے خط میں یہ شکایت لکھی ہے کہ جو جمعیت قلب حضرت والا کی خدمت بابرکت سے لے کر آیا تھا وہ یہاں آ کر رفتہ رفتہ رخصت ہوگئی۔ فرمایا میں نے جواب میں لکھا ہے کہ اگر یہ کیفیت رخصت ہوگئی تو ضرر کیا ہوا۔ کیونکہ کیفیت مقصود ہی نہیں۔ حاضرین مجلس میں سے ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت ضرر تو ہوا ہے۔ فرمایا کیا ضرر ہوا۔ عرض کیا گیا ایک چیز نصیب ہوئی تھی وہ جاتی رہی۔ فرمایا اس کی کیا دلیل کہ وہ چیز اس کیلئے نافع ہی تھی ممکن ہے کہ وہ مضر ہوتی۔ حق تعالیٰ ہی مفید اور مضر کو خوب جانتے ہیں اور اس کو بھی کہ بندہ کیلئے کس وقت کیا مناسب ہے۔ لوگ تو کیفیات کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور لذت کے طالب ہیں۔ ہے تو فحش بات مگر میں تو اس لذت کی طلب پر یہ کہا کرتا ہوں کہ اگر مزے ہی کی خواہش ہے تو میاں مزہ تو مذی میں

ہے۔ بیوی کو بغل میں لے کر بیٹھ جاؤ چوموچاٹو مذی نکلے گی۔ بہت مزہ آئے گا۔ اگر یہ کہا جائے کہ مزہ سے اعمال میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے تو میں کہتا ہوں کہ سہولت ہی کی کیوں طلب ہے۔ کیا انسان دنیا میں سہولتوں کیلئے بھیجا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں۔ لقد خلقنا الانسان فی کبد ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا اور یہ طالب ہے سہولت کا الغرض اس غم میں ہی نہ پڑنا چاہئے۔ اپنے کام میں لگے رہنا چاہئے کیونکہ اس غم میں پڑنا کہ وہ حالت نہیں رہی۔ یہ حالت نہیں فلاں کیفیت جاتی رہی۔ قلب کا برباد کرنا ہے۔ آخر یہ توجہ مخلوق کی طرف نہیں تو اور کس کی طرف ہے۔ اس میں بھی عنوان تو اچھا اختیار کیا گیا ہے مگر ہے نفس کا کید کہ لذت و سہولت کا طالب ہے اور شیطان بھی اس طرف مشغول رکھ کر توجہ بحق سے غافل رکھنا چاہتا ہے۔

دوسرے جمعیت قلب کا ذمہ دار شیخ کس طرح ہوسکتا ہے کیونکہ وہ تو غیر اختیاری ہے اور غیر اختیاری چیز کی کون ذمہ داری لے۔ اچھا یہاں تو شیخ کو ذمہ دار سمجھ لیا اگر ناسور ہو جائے اور کسی طرح اچھا ہونے کی امید نہ ہو ہر وقت رستا رہے۔ تب بھی جمعیت برباد ہوگی اور قلب ہر وقت مشوش رہے گا۔ اس کا کیا علاج کرو گے۔ وہ تو نہ پیر کے بس کی نہ مرید کے بس کی۔ دیکھنا یہ ہے کہ ہم مکلف کس بات کے ہیں اور مامور کس چیز کے ہیں۔ بڑی چیز تو حقیقت سے باخبر ہونا ہے۔ اس کے بعد بہت سے فضول اور عبث اُمور سے نجات ہو جاتی ہے۔ حق تعالیٰ تو غایت شفقت کی وجہ سے فرماتے ہیں لایکلف اللہ نفساً الا وسعھا یعنی اللہ تعالیٰ نہیں تکلیف دیتے مگر اس کی طاقت کی قدر ایک خادم نے عرض کیا حضرت ان آثار کے مناشی تو مطلوب ہیں فرمایا مناشی تو مطلوب نہیں نواشی مطلوب ہیں۔ منشاء تو سب کا قوت شہویہ ہے جو فعل مباح کے ساتھ بھی متعلق ہو جاتی ہے۔ کسی فقیہ یا کسی محقق صوفی کے کلام میں دکھاؤ کہ یہ چیزیں مطلوب ہیں البتہ اس سے جو آثار ناشی ہوتے

ہیں جیسے سہولت فی العبادۃ وہ کسی درجہ میں مطلوب ہو سکتے ہیں۔مگر بالذات نہیں۔
ایک باریک بات کہتا ہوں اس کی طرف کم التفات ہوتا ہے وہ یہ کہ اگر جمعیت قلب ہی کی طلب ہے تو اس کی فکر میں ہر وقت رہنا کہ جمعیت میسر ہو خود جمعیت کے بالکل منافی ہے جب یہ فکر رہی تو جمعیت کہاں رہی اور نہ اس صورت سے قیامت تک جمعیت میسر ہو سکتی ہے۔ جمعیت جبھی ہو سکتی ہے کہ قلب کو اس کی تحصیل سے خالی سوچ اور فکر ہی میں نہ پڑے۔ ورنہ ہر وقت یہ فکر کہ جمعیت میسر ہو خود ایسی چیز ہے کہ اگر کچھ جمعیت نصیب بھی ہوئی ہو تو یہی فکر کر کر کے یہ اپنے ہاتھ سے خود اس کو برباد کر رہا ہے۔ایسا کرنا بالکل اس شعر کا مصداق ہے۔

یکے برسر شاخ وبن مے برید   خداوند بستان نگاہ کرد ودید

جس شاخ پر بیٹھا ہے اسی کو اپنے ہاتھ سے کاٹ رہا ہے۔اسی طرح یہ لوگ اپنے ہاتھوں قلب کو مشوش کر رہے ہیں اور مشوش رہنے کی وجہ یہی ہے کہ غیر اختیاری چیزوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ جمعیت نہ ہونے کے سبب نماز میں بھی لوگوں کو وساوس آتے ہیں اور اکثر ان کی شکایات کیا کرتے ہیں اور دفع کی تدبیر پوچھا کرتے ہیں۔میں کہا کرتا ہوں کہ اس طرف خیال ہی مت کرو۔ التفات ہی مت کرو بلکہ ایسے موقع پر مفید صورت یہی ہے کہ اپنے کام میں لگے رہیں ان وساوس کی طرف التفات ہی نہ کریں نہ جلباً نہ سلباً کیونکہ یہ التفات ایسا ہے جیسے بجلی کے تار کو ہاتھ لگانا کہ چاہے دفع کے واسطے ہو چاہے اپنی طرف کھینچنے کے واسطے ہو۔ ہر صورت میں وہ پکڑ لیتا ہے اور میں کہتا ہوں وساوس کی فکر ہی کیوں ہے۔قلب تو مثل ایک سڑک کے ہے اگر سڑک پر بھنگی۔ چمار چل رہے ہیں اور آپ بھی اس پر سے گزر رہے ہیں تو آپ کا حرج ہی کیا ہے۔اگر سڑک کے خالی ہونے کے انتظار میں آپ کھڑے رہیں تو کبھی بھی منزل مقصود تک نہ پہنچ سکیں گے۔ البتہ نظام دکن کیلئے تو سڑک خالی بھی ہو سکتی ہے۔مگر ہر شخص تو نظام نہیں۔

افسوس اب تو ہر شخص نظام بننا چاہتا ہے کہ جیسے ان کیلئے سڑک روک دی جاتی ہے ایسے ہی ہمارے لئے بھی سب گزرنے والوں سے سڑک خالی کردی جائے۔ ارے بھائی پہلے نظام کے درجہ کے تو ہوجاؤ پھر ہی یہ تمنا کرنا جو نظام کے درجہ کے ہوجاتے ہیں ان کیلئے سڑک بھی صاف کردی جاتی ہے۔ لوگ وساس کو حضور قلب میں مخل سمجھتے ہیں۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ خود حضور قلب ہی مقصود نہیں صرف احضار قلب مقصود ہے۔ حضور ہو یا نہ ہو جب ہم اس کے شرعاً مکلف ہی نہیں پھر شرع پر زیادت چہ معنی۔

بزہد وورع کوش و صدق وصفا ولیکن میفزائے بر مصطفی

معلوم بھی ہے جیسے عقائد و اعمال کی زیادت علی الحدود بدعت ہے ایسے ہی احوال کی زیادت بھی بدعت ہے یہ ظاہری وہ باطنی غیر اختیاری امور کا مطلوب نہ ہونا اور اختیاری کا مطلوب ہونا تو نص قطعی سے ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض للرجال نصیب مما اکتسبوا وللنساء نصیب مما اکتسبن۔ واسئلوا اللہ من فضلہ ان اللہ کان بکل شیء علیما

ترجمہ:۔ اور تم ایسے امر کی تمنا مت کیا کرو جس میں اللہ تعالیٰ نے بعضوں کو بعضوں پر فوقیت بخشی ہے۔ مردوں کیلئے ان کے اعمال کا حصہ ثابت ہے اور عورتوں کیلئے اُن کے اعمال کا حصہ ثابت ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی درخواست کیا کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے ہیں۔ تفسیروں میں اس کی شانِ نزول یہی لکھی ہے کہ مجاہدین کے اجرِ جہاد کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ کاش! ہم بھی مرد ہوتیں تو جہاد کرتیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ما فضل اللہ بہ چونکہ بمقابلہ اکتساب واقع ہوا ہے اس لیے اس سے مراد اُمور غیر اختیاریہ ہیں۔ آیت کا حاصل یہ ہوا کہ فضائل دو قسم کے ہیں، موہوبہ

یعنی غیر اختیاریہ مکتسبہ یعنی اختیاریہ۔ حق تعالیٰ نے ''و لا تتمنوا ما فضل اللّٰہ بہ'' میں غیر اختیاری کی تمنا سے نہی فرمادی ہے اور ''للرجال نصیب مما اکتسبوا الخ'' میں اختیاری کے اکتساب کی ترغیب دی ہے۔ پھر ''و اسئلوا اللّٰہ من فضلہ'' میں اس کی اجازت دی ہے کہ اگر فضائل غیر اختیاریہ کو دل ہی چاہے تو بجائے درپئے ہونے اور ہوس کرنے کے اس کی دُعا کرلیا کرو اس لیے ارشاد فرماتے ہیں: ''و اسئلوا اللّٰہ من فضلہ'' یعنی ثمرات و فضائل کے لیے دُعا کرنے میں اذن فرمایا ہے بشرطیکہ اور کوئی امر مانع دُعا نہ ہو۔ مثلاً کسی امر کا غیر عادی ہونا جیسے عورت کا مرد بن جانا پھر دُعا کرکے بھی حصول کا منتظر نہ رہنا چاہیے۔ اس سے بھی پریشانی ہوتی ہے بلکہ یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ''اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا'' پس اس میں تعلیم ہے کہ حق تعالیٰ ہی کو مصلحت اور حکمت معلوم ہے۔ وہ ہر ایک کی استعداد کے موافق فضائل وثمرات خود عطا فرماتے ہیں۔ کبھی دُعا سے کبھی بدوں دُعا کے تم ایسی غیر اختیاری چیزوں کی ہوس مت کرو اور نہ ان کی افراط کے ساتھ تمنا کرو اور آج کل اکثر لوگوں نے ایسی ہی چیزوں کی تمنا کو اختیار کر رکھا ہے جن کے حصول کے درپے ہونے سے منع کیا ہے۔ یہی سبب ہے زیادہ تر لوگوں کی ناکامی اور پریشانی کا۔ ایک مولوی صاحب نے دریافت کیا کہ حضرت بلاقصد اگر پچھلے گناہ یاد آجائیں تو اُس وقت کیا کرنا چاہیے۔ فرمایا کہ توبہ خالص و کامل کرچکنے کے بعد دو امر کی ضرورت ہے۔ ایک تو یہ کہ خود اُن گناہوں کا قصداً استحضار نہ کرے جو ماضی میں گزر چکے ہیں اور جن سے توبہ کرچکا ہے اور دوسرے آئندہ کے نہ ہونے کی فکر میں نہ پڑے۔ ماضی کا غم اور مستقبل کی فکر یہ دونوں حجاب ہیں اسی کو مولانا فرماتے ہیں ؎

ماضی و مستقبلت پردۂ خدا است

خلاصہ یہ ہے کہ قصداً گناہوں کا استحضار نہ کرنا چاہیے اس سے بندے اور خدا

کے درمیان حجاب ہو جاتا ہے۔ البتہ جو گناہ بلاقصد یاد آ جاوے اس پر مکرر استغفار کر کے پھر اپنے کام میں لگ جائے، زیادہ کاوش نہ کرے۔ البتہ اگر کسی کو استحضار سے ہی کیفیت حجاب کی نہ ہوتی ہو اس کے لیے مضر نہیں مگر پھر بھی ایسا مبالغہ اور غلو نہ کرے جیسے مولانا رائے پوری رحمہ اللہ کے پہلے پیر شاہ عبدالرحیم صاحب ایک قصہ فرماتے تھے کہ رمی جمار کے موقع پر میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ ایک لمبا سا جوتا لیے شیطان کو مار رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ تو نے فلاں دن مجھ سے زنا کرایا تھا فلاں دن چوری کرائی تھی۔ فلاں فلاں دن فلاں فلاں گناہ کرائے تھے۔ شاہ صاحب نے ٹوکا کہ یہ کیا واہیات حرکت ہے تو بہت خفا ہوا اور کہا کہ جو اس کا ساتھی ہو وہ بھی آ جاوے۔ شاہ صاحب نے کہا کہ بھائی میرا کیا بگڑتا ہے بلکہ میری طرف سے بھی دو جوتے لگادے مجھے بھی بہت پریشان کیا ہے۔ بعض جاہل تُرک تو وہاں بجائے کنکریوں کے بندوق سے گولیاں مارا کرتے تھے۔ یہ سمجھتے ہوں گے کہ کنکریوں سے شیطان پر کیا اثر ہوگا۔ اس خبیث پر تو گولیاں برسانی چاہئیں۔ ایسی فضولیات اور خرافات میں پڑنا حقیقت میں اپنے وقت کو برباد کرنا ہے۔ حضرت رابعہ بصری رحمہا اللہ نے تو بلاضرورت شیطان پر لعنت کرنے کو بھی پسند نہیں فرمایا۔ پھر ان ہی مولوی صاحب نے حدیث کی اس دُعا کا مطلب دریافت کیا ''اللّٰھم اجعل وساوس قلبی خشیتکَ وذِکْرکَ واجعل ھمتی وھوای فیما تحب وترضی'' فرمایا اس کے تین معنی ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ بجائے وساوس کے خشیت و ذکر قلب میں پیدا ہو جائے اور جعل ایسا ہوگا جیسا اس حدیث میں ہے: ''من جعل الھموم ھَمًا واحدا'' یعنی پہلی چیز زائل ہو جاوے اور دوسری پیدا ہو جاوے۔ دوسرے یہ کہ وساوس ذریعہ خشیت و ذکر کا بن جائیں۔ جیسا حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ وساوس کو مرأۃ جمال خداوندی بنالے۔ اس طرح سے کہ جب

ساوس بند نہ ہوں مراقبہ کرے کہ اللہ اکبر قلب کو بھی کیسا بنایا ہے کہ اس کے
خیالات کی انتہا ہی نہیں۔ پس اس صنعت کے مراقبہ میں لگ جاوے۔ تیسرے یہ
کہ حق تعالیٰ کو یہ بھی قدرت ہے کہ خود وساوس ہی کو خشیت و ذکر کر دیں جیسا کہ
مولانا فرماتے ہیں:

کیمیا داری کہ تبدیلش کنی گرچہ جوئے خود بود نیلش کنی

ایں چنیں مینا گریہا کارتست ایں چنیں اکسیر ہاز اسرارِ تست

اسی دوران گفتگو میں کسی موقع پر ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت عارف
تو اپنے کو رائی کے برابر سمجھتا ہے۔ فرمایا: جی ہاں! جو رائی (مبصر) ہوتا ہے وہ
اپنے آپ کو رائی کے برابر سمجھتا ہے۔ پھر ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ
حضرت بعض مرتبہ کسی حسین کا خیال بلا قصد آتا ہے اس کا کیا علاج ہے؟ فرمایا کہ
بہ اختیار خود نہ لائیے اور اگر وہ خود آتا ہے تو آنے دیجئے۔ ذرہ برابر بھی ضرر نہیں۔
مگر قصد سے اس کا ابقاء نہ کرے بلکہ اس کشمکش ہی میں تو اجر بڑھتا ہے اور اگر دفع
ہی کرنا چاہے تو ایک مراقبہ مفید ہوگا کہ کسی ایسے بنئے کا جو اندھا چوندھا بدشکل ہو جس
کی ناک پچکی ہوئی ہونٹ بڑے بڑے توند بڑی سی نکلی ہوئی اور ناک سے رینٹ
اور منہ سے رال بہہ رہی ہو۔ تصور کرے ان شاء اللہ تعالیٰ وہ خیال جاتا رہے گا اور
اگر نہ بھی گیا تو کمی تو ضرور ہی ہو جائے گی کیونکہ یہ عقلی مسئلہ ہے کہ النفس لا تتوجہ
الی شیئین فی ان واحد نفس کو ایک وقت میں دو چیزوں کی طرف پوری توجہ
نہیں ہو سکتی۔ لیجئے ہم نے کافر سے بھی دین کا کام لے لیا۔ بس تو جب وسوسہ آئے
ہمت سے اپنے قلب کو بہ تکلف دوسری طرف متوجہ کر دے اور بالکل نکل جانا تو
مطلوب بھی نہیں اگر آدمی بچنا چاہے اور ہمت اور قوت سے کام لے تو خدا مدد کرتا
ہے۔ رفتہ رفتہ بالکل بھی نکل جاتا ہے اور اگر نہ بھی نکلے تو کلفت برداشت کرے۔

اگر خدانخواستہ کوئی مرض عمر بھر کو لگ جائے تو وہاں کیا کرو گے عمر بھر تکلیف کو طوعاً، کرہاً برداشت ہی کرنا پڑے گا۔ یہاں بھی یہی کرو اور اگر اس پر راضی نہیں تو کوئی دوسرا خدا تلاش کرو۔ حضرت سرمد نے خوب فیصلہ فرمایا ہے کہتے ہیں۔

سرمدگلہ اختصار مے باید کرد یک کار ازیں دو کارے باید کرد
یاتن برضائے دوست مے باید داد یاقطع نظر زیارے باید کرد

میں کسی کو سعی و کوشش سے اور اپنی اصلاح کی فکر سے منع نہیں کرتا ہاں غلو سے منع کرتا ہوں۔ نہ تو خلو ہو نہ غلو بلکہ علو ہو اور اگر کسی کو ہوس ہوتی ہو کہ عارفین کو عبادات میں کیا کچھ لطف اور مزے آتے ہوں گے۔ چنانچہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ جعلت قرة عيني في الصلوٰة نماز میری آنکھ کی ٹھنڈک ہے تو خوب سمجھ لیجئے کہ جہاں ان کیلئے لذت اور مزہ ہے وہاں ایک شے اور بھی تو ہوتی ہے جو سارے مزوں کو ملیامیٹ کر دیتی ہے۔ وہ ہیبت اور خشیت ہے کہ جس سے سارا مزہ گرد ہو جاتا ہے۔ خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں یہ حالت ہوتی تھی له ازیز کازیز المرجل یعنی نماز میں جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک فرمایا ہے آپ کے سینہ مبارک کی بوجہ غلبہ خوف وخشیت کے ایسی حالت ہوتی تھی کہ جیسے کوئی ہانڈی چولہے پر چڑھی ہوئی ہو اور اس میں ابال آرہا ہو اور کھد بدکھد بد آواز ہو رہی ہو۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم قہقہہ نہیں فرمایا کرتے تھے اور دائم الفکر رہا کرتے تھے تو جناب آپ کو کیا خبر کہ جن کو آپ سمجھتے ہیں کہ بڑے مزے میں ہوں گے ان پر کیا کیا گزرتی رہتی ہے اسی کو ایک عارف فرماتے ہیں۔

اے ترا خارے بہ پانشکستہ کے دانی کہ چیست
حال شیرانے کہ شمشیر بلا برسر خورند

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل مقصود تو ہیبت وخشیت ہی کا القاء کرنا ہے اور مزہ

اس واسطے دے دیتے ہیں کہ ہیبت وخشیت کا تحمل ہو سکے اسی کو فرماتے ہیں۔

گر تو ہستی طالب حق مرد راہ   درد خواہ دردخواہ دردخواہ

اُردو کا بھی ایک شعر اسی کو ظاہر کرتا ہے۔

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کیلئے کچھ کم نہ تھے کرو بیاں

اس پر مجھے اپنے بچپن کی ایک حکایت یاد آئی۔ایک مرتبہ مجھ کو خارش کا عارضہ ہو گیا تھا۔والد صاحب اس زمانے میں میرٹھ میں ملازم تھے۔اول یہاں وطن میں بہت علاج کیا۔کوئی نفع نہ ہوا۔خون میں اس قدر حدت پیدا ہو گئی تھی کہ بعض اطبا نے احتراق کا اندیشہ بتلا دیا تھا۔چنانچہ میں علاج کیلئے والد صاحب کے پاس میرٹھ چلا گیا۔والد صاحب پر بوجہ شفقت کے بے حد اثر ہوا۔ایک جراح کو دکھایا اس نے ایک نہایت تلخ دوائی دی جو دہی میں کھائی جاتی تھی۔والد صاحب یہ کرتے کہ کچھ دہی پہلے ہاتھ پر رکھتے پھر اس پر دوا رکھتے اور پھر اس پر دہی رکھ کر مجھ کو کھلا دیتے۔اس کے کھانے سے تمام حلق کڑوا ہو جاتا اور بہت دیر تک اس کی تلخی کا اثر رہتا۔اب ظاہر ہے کہ مقصود دہی کھلانا نہ تھا بلکہ اس تلخ دوا کا کھلانا تھا اور دہی کے ساتھ اس لئے کھلاتے تھے کہ تلخی کی ناگواری کسی قدر کم ہو جائے اور وہ دوائی کھائی جا سکے۔ورنہ اس میں اس قدر تلخی تھی کہ بلا دہی کے میں کھا ہی نہیں سکتا۔لیکن باوجود اس کے بھی اس دوا ہی کی تلخی غالب رہتی تھی۔اسی طرح یہاں سمجھ لیجئے کہ لذت مقصود نہیں مقصود خوف وخشیت ہی ہے لیکن لذت اس لئے دے دی جاتی ہے کہ خشیت کی سہار ہو سکے۔پھر بھی غلبہ خشیت ہی کا رہتا ہے اور کیوں نہ ہو بندہ پیدا ہی اس واسطے ہوا ہے کہ وہ اس کشمکش میں رہے ورنہ عالم ارواح ہی سے آنے کی کیا ضرورت تھی۔اس امتحان ہی کیلئے تو یہاں بھیجے گئے ہیں اور یہی تو حکمت روح کو جسد کے ساتھ متعلق کرنے میں ہے۔جب تک

جسد کے ساتھ روح کا تعلق ہے یہی کشاکش رہے گی۔اس سے چھٹکارا کی تمنا ہی کرنا فضول ہے۔انسان اس کشمکش ہی کیلئے تو پیدا کیا گیا ہے۔ورنہ عبادت کیلئے فرشتے کیا کچھ کم تھے۔شاہ نیاز اسی کو کہتے ہیں۔

کیا ہی چین خواب عدم میں تھا نہ تھا زلف یار کا کچھ خیال
سوجگا کے شور ظہور نے مجھے کس بلا میں پھنسا دیا

مجذوب کا قول ہے

کہاں تھا کون تھا اور اب کہاں ہوں کیا ہوں میں
اس آب و گل کے جو دلدل میں آپھنسا ہوں میں
تجھے کہاں گردش تقدیر کہاں لائی ہے باده پیمائی تھی یا بادیہ پیمائی ہے

یہ بندہ ہے مگر خدا بن کر رہنا چاہتا ہے کہ جو میرا جی چاہے وہ ہو۔بس حقیقت یہ ہے کہ لذت مقصود ہی نہیں۔مقصود نصب ووصب ہے۔اسی واسطے حضرات انبیاء علیہم السلام بھی اس سے خالی نہ رہے۔خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار میں شدت ہوئی تا کہ ثواب مضاعف ہو۔اگر یہ کوئی چیز مقصود نہ تھی تو انبیاء علیہم السلام بالخصوص ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے کیوں بری نہ رہے۔مولانا فرماتے ہیں۔

زاں بلاہا کانبیاء برداشتند سر بہ چرخ ہفتمیں افراشتند

خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل

دیکھئے اشد بلاء فرمایا:اکثر راحۃ نہیں فرمایا اور وساوس کی طرف سے تو ہم کو بالکل مطمئن فرما دیا گیا ہے۔حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے بڑھ کر تو ہم نہیں ہو سکتے۔ان حضرات کو بھی ایسے ایسے وسوسے آتے تھے کہ جن کے بارہ میں انہوں نے اس عنوان سے حضور میں عرض کیا کہ ان کو ظاہر کرنے سے جل کر کوئلہ ہو جانا سہل ہے تو

دیکھئے ان حضرات کو بھی کیسے کیسے خوفناک وسوسے آتے تھے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا۔ ذاک صریح الایمان

ظاہر ہے کفر کے وسوسہ سے بڑا وسوسہ تو کوئی نہیں ہوسکتا اس کا بھی یہی حکم ہے اور جب اس قسم کے وساوس کا قلب پر ہجوم ہو تو وہی نسخہ استعمال کرے کہ اپنے خیالات کو کسی دوسری طرف متوجہ کردے خواہ کسی دنیا ہی کی چیز کی طرف مثلاً گاجر کا حلوا، شلجم کا اچار اور اس کے اوزان اور ترتیب میں قلب کو مشغول کردے۔ اس طرح قلب کو متوجہ کرنے میں چند روز تو تعب ہوگا مگر پھر ان شاء اللہ تعالیٰ بڑی سہولت سے وساوس کی مدافعت پر قدرت ہوجائے گی۔ آخر میں بطور تحدث بالنعمۃ کے فرمایا کہ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ مجھ کو تو ہر الجھن میں سیدھا راستہ نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ طریق کے سمجھنے میں اب کوئی پیچیدگی نہیں رہتی۔

(احقر خیر محمد جالندھری جامع ملفوظ عرض رسا ہے کہ بہت دن سے میرا قلب غواشی میں مستور اور طرح طرح کی تشویشات میں مغمور تھا۔ حق تعالیٰ کا کروڑ شکر ہے کہ ملفوظ مذکور کی بدولت قلب تمام غواشی سے صاف اور تمام تشویشات سے خالی ہوگیا اور ایک گونہ جمعیت حاصل ہوگئی۔ حق تعالیٰ سیدی حضرت مولانا مدظلہم العالی کے فیوض و برکات کو علی الدوام جاری رکھے اور اس ناکارہ اور جملہ احباب کو استفاضہ کی توفیق دے اور اتباع سنت اور اپنی رضا نصیب فرمائے آمین)

الصحیفۃ الفاضلۃ
فی
اصلاح العاجلۃ والآجلۃ

حضرت حکیم الامت مجدد الملت جامع الکمالات منبع الحسنات ماہر العلوم القرآنیۃ واقف الاسرار الفرقانیۃ؛
رئیس المفسرین مقدام الراسخین صاحب الشریعۃ والطریقۃ، بحر المعرفۃ والحقیقۃ کاشف الاسرار الخفی منہا والجلی اعنی بہ
مولانا محمد اشرف علی التھانوی
نور اللہ مرقدہ وجعل الجنۃ مثواہ

الصحیفۃ الفاضلہ فی اصلاح العاجلۃ والاٰجلۃ

بعد حمد وصلوۃ احقر اشرف علی عرض کرتا ہے کہ یہ ایک خط ہے جو حضرت مرشدی قدس سرہ نے جناب نواب محمود علی خان صاحب مرحوم کو اس وقت تحریر فرمایا تھا جب ان کا ارادہ مکہ معظمہ ہجرت کرنے کا تھا اور اپنی ریاست کا انتظام کرنے کیلئے ہندوستان تشریف لائے تھے چونکہ یہ والا نامہ دین و دنیا دونوں کے مہمات مصالح کا جامع ہے اس کی اشاعت کو ہر طبقہ کیلئے مفید سمجھا گیا۔ ناظرین اس کے ہر ہر جز کو علوم عجیبہ کا خزانہ پائیں گے۔ وھوہذا

نقل والا نامہ حضرت مرشدی حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

از مکہ معظمہ حارۃ الباب مورخہ ۲۵ جمادی الاوّل ۱۳۱۱ھ

از فقیر امداد اللہ عفی عنہٗ بخدمت سراپا جود وسخا حامی شریعت وطریقت جناب نواب محمود علی خان صاحب متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جب سے آپ تشریف لے گئے ہیں دل کو بہت تعلق ہے۔ امید کہ بفضلہٖ تعالیٰ آپ مع الخیر والعافیۃ اپنے وطن پہنچ کر اپنے فرزندان عزیز واقارب کے دیدار سے مسرور و شاداں ہوئے ہوں گے۔ آپ بہت جلد اپنے مزاج مبارک کی خیریت وحالات سفر و دیگر حالات سے سرفراز فرمائیں۔ چونکہ فقیر کو آپ سے محبت للہ ہے اور (الدین النصیحۃ) بڑی خیر خواہی دین کی ہے۔ اس لئے خیر خواہانہ تحریر ہے۔ آپ اپنی ریاست کا انتظام اور حقداران کی ادائے حقوق کا بندوبست اس طرح سے کر کے

یہاں تشریف لائیں کہ آپ کو کچھ بھی تشویش نہ رہے۔ کیونکہ جب تک قلب تعلقات و تشویشات دنیاوی میں مشغول رہے گا عبادت وطاعت کی لذت وحلاوت ہرگز نہ ملے گی۔ بلکہ جب تک دل ماسوی اللہ سے پاک وصاف نہ ہوگا تب تک نہ سچی توحید حاصل ہوگی اور نہ جمال مبارک حق کا آئینہ دل میں مشاہدہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے بندہ کو ایک ہی قلب مخصوص اپنے واسطے عطا کیا کوئی دوسرا دل نہیں کہ اس میں دوسرے تعلقات مشاغل کو جگہ ہو۔ حرمین شریفین میں رہ کر دل کو امور و مشاغل ہند میں مشغول رکھنا اس سے بہتر یہ ہے کہ ہند میں رہ کر دل کو حرمین شریفین کی طرف متوجہ رکھنا۔ کیونکہ حقیقت ہی قلب سے ہے۔ اگر قلب ہند میں رہا اور صرف ظاہری جسم حرمین شریفین میں رہا تو یہ ہجرت حقیقی نہ ہوئی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک معتبر عمل قلب ہے۔

ان اللہ ینظر الی قلوبکم ولا ینظر الی صورکم اصل ہجرت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے اللہ کے سوا سب کو چھوڑ کر صرف اللہ کا ہو رہے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو اس قدر تو ضروری ہے کہ آپ کو اور اپنی اولاد و اموال وریاست سب کاموں کو اللہ تعالیٰ کی وکالت میں سپرد کر کے خود تدبیر و بندوبست سے فارغ ہو جائے۔ جب اللہ تعالیٰ قادر ورحیم وکریم وعلیم کو اپنا وکیل وکارساز بنا دیا تو بندہ عاجز کسی کا محتاج نہ رہے گا۔ جب تک اللہ اور رسول کی محبت سب چیزوں پر غالب نہ ہوگی اور امور دین امور دنیوی پر یعنی باقی فانی پر غالب نہ ہو جائیں گے۔ تب تک بندہ کا ایمان پورا نہ ہو سکے گا۔ مسلمان کو کامل مسلمان ہونے کی کوشش تو سب پر مقدم وفرض ہے۔ بس اپنے متعلق کوئی جھگڑا و تعلق دنیاوی نہ رکھیں جب سب اللہ تعالیٰ شانہ کے سپرد کر دیئے اور دنیا پر عقبیٰ کو مقدم کر دیا۔ تو سب کام درست وٹھیک ہو گئے۔ دنیا فانی بگڑے تو کیا، بنے تو کیا (جب اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا تو ہرگز نہ بگڑے گی) جب عقبیٰ ودین کی درستی ہو گئی تو ہفت اقلیم کی سلطنت بھی

اس کے نزدیک بے حقیقت ہے۔ حضرت مولانا روم رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

عشق بر مردہ نباشد پائیدار عشق رابرحی برقیوم دار

اللہ تعالیٰ کے سوا سب فانی ہے اور عشق باقی باقی ہے۔ یا اللہ فانی کی محبت یعنی اولاد و اموال کی محبت اللہ حی و قیوم کی محبت سے ہم سب کو نہ روکے۔ بس مکہ و مدینہ میں رہنے کا لطف جبھی ہے کہ دل سب سے فارغ و خالی ہو۔ بہت علوم پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں جب تک عمل نہ ہو۔ نقل ہے کہ امام ابو یوسف صاحب رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم ادہم قدس سرہ سے کہا تھا کہ درویش کے واسطے علوم کا سیکھنا ضروری ہے تو آپ نے جواب دیا کہ میں نے ایک حدیث سنی ہے کہ حب الدنیا رأس کل الخطیئات جب اس حدیث پر عمل کرلوں تو اور علوم سیکھوں۔ ہدایت کے واسطے ایک آیت ایک حدیث کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہ ہم کو اور آپ کو توفیق عمل عطا فرمائیں اور اپنی رضا مندی پر چلائیں اور ماریں۔ حقیقت میں حضرت اس حدیث پر عمل ہوجائے تو انسان مقبول خدا ہوجائے۔ صفات ذمائم جو مہلکات ہیں مثل طمع و حرص و حسد و کینہ و عداوت و غضب و کبر و بخل وغیرہ سب حب دنیا سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایسا ہی صفات حمیدہ مثل صبر توکل و رضا و قناعت و تواضع و سخاوت و حلم وغیرہ سب ترک حب دنیا سے حاصل ہوتے ہیں۔ اولاد کے برابر عزیز اور والدین کے برابر شفیق و مہربان کوئی نہیں مگر اس حب دنیا کی وجہ سے ان میں آپس میں مخالفت و عداوت ہوجاتی ہے اور جب حب دنیا نہ رہے۔ سارے جہان کے غیر عزیز دوست ہوجاتے ہیں۔ اللھم اجعلنا منھم

ایک بات ضروری یہ بھی ہے کہ داد و دہش کا جھگڑا بھی اپنے ساتھ نہ ہو تو بہتر ہے بلکہ کل صدقات و خیرات بھی متعلق ریاست کر دیا جائے۔ بندہ کو اپنے آپ کو اپنے جسم و روح اللہ تعالیٰ کو دینا یہی حقیقی سعادت و جوادی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کو اپنے آپ کو دیدیا تو اب کوئی جود و سخا باقی نہ رہی۔ اب اس کو لاکھ و کروڑ روزانہ خیرات کرنے کی

حاجت باقی نہ رہی۔ اہل اللہ کے برابر کوئی جواد وسخی نہیں ہوسکتا۔ فقیر کی تو یہ بھی صلاح نہ ہوتی کہ آپ اپنے مصارف کے واسطے کچھ ریاست سے مقرر کرلیں۔ لیکن چونکہ ساری عمر اسباب پر رہی ہے۔ اس لئے اس بارہ میں فقیر کچھ نہیں کہتا ہے۔ آپ اپنے نفس سے زیادہ واقف ہیں کیونکہ درویشی میں یہ بڑا شرک (اصطلاحی) ہے کہ رہیں تو باب اللہ باب رسول پر اور روزی مانگیں ہندوستان سے کسی امیر کے دروازے پر کسی دوسرے سے مانگ کر کھانا امیر کی غیرت وغصہ کا سبب ہے یہ کوئی بڑے درجات و مراتب کی بات نہیں کمال ایمان اور ادب کی بات ہے۔ بس اپنے ضروری خرچ کے سوا زیادہ مقرر نہ کریں کہ لوگ آپ کے تضیع اوقات اور تشویش کے باعث نہ ہوں۔

بڑی خرابی امراء ورئیسوں کو اس وجہ سے ہوتی ہے کہ انہوں نے مشورہ لینے کی سنت کو اپنی کم فہمی سے ترک کردیا ہے۔ مسلمان لوگوں کی تعلیم کے واسطے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (شاورھم فی الامر) بتاکید فرمایا ہے۔ نصرانیوں نے اس آیت پر اس درجہ عمل کیا کہ ہزاروں قسم کی مجلسیں مقرر کیں ہر اخبار اور ہر رعیت کو رائے دینے کا مجاز کیا۔ اس کا نتیجہ جو کچھ ہے آپ کو بھی معلوم ہے۔ مسلمانوں کو یہ خبط ہے کہ جب ہم دوسرے سے رائے لیں گے تو ہم کو لوگ کم عقل سمجھیں گے یا ہماری حکومت میں شریک ہوجائیں گے یا تکبر سے کسی کو مشورہ کے قابل نہیں سمجھتے۔ غرضیکہ اس قسم کے بیسیوں خبط ہیں۔ بس اپنے خیر خواہوں سے مشورہ کرکے سب کاموں کا انتظام وانصرام بخوبی کرکے تشریف لائیں اگر پانچ چار مہینہ توقف بھی کرنا پڑ جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ کیونکہ ادھورا کام چھوڑ کر آنے میں پھر وہی تشویش وتردد رہے گا۔ زمانہ میں عقل کے ساتھ دیانتدار کمیاب ہیں اگر ایسے لوگ مل جائیں تو حق تعالیٰ کا بہت شکر کرنا چاہئے اور ایسے آدمی کی قدر کرنی چاہئے۔ لایشکر اللہ من لا یشکر الناس خود اللہ تعالیٰ شاکر ومشکور ہے۔ ہر شخص کی استعداد کے مطابق برتاؤ فرماتا ہے نیکوں کو ہر

نیکی کے بدلے دس سے کم نہیں اور زیادہ کا انتہا نہیں عنایت کرتا ہے اور برائی کا برابر صرف ایک برائی۔ خود فرماتا ہے: افمن کان مومنا کمن کان فاسقاً

اس مسئلہ پر بھی فرنگیوں نے ایسا عمل کیا ہے جیسا چاہئے۔ ان کا ملازم یا ان کی رعیت کچھ اچھا کام کرتا ہے تو اس کا کیا کچھ شکر کرتے ہیں۔ اگر ملازم ہو تو اس کی کارگزاری کی کتاب میں توصیف اور تعریف لکھتے ہیں اور اس کی خدمت کے لائق برابر ترقی کرتے ہیں۔ حتی کہ بعض وقت دس روپے والے کی ترقی ہزار دو ہزار تک ہوجاتی ہے۔ ویسے بھی بذریعہ خطاب وغیرہ ملازم و رعایا کی عزت کر کے اس کی دیانت و ہمت بڑھاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ دیانتدار و غیر دیانتدار کے ساتھ یکساں سلوک ہوگا۔ تو دیانتدار کی ہمت اس کی خیر خواہی کی طرف سست ہوجائے گی۔ پھر سب کام خراب ہوجائیں گے مسلمان رئیسوں کی زیادہ خرابی اس سے ہوئی کہ انہوں نے اہل و نااہل کی تمیز نہ کی۔ بہت رئیسوں نے جان بھی لیا کہ فلاں عاقل و دیانتدار ہے مگر تکبر یا بدعقلی کی وجہ سے اس کی قدر نہیں کرتے۔ بعضوں کو یہ خبط ہے کہ اگر ہم اس کی تعریف و ترقی کریں گے تو یہ خراب ہوجائیں گے۔ (نعوذ باللہ منہا) اپنی عقل کو اسرار شریعت سے بھی بڑھ کر سمجھنے لگے۔ فقیر نے بارہا دیکھا ہے کہ دیانتدار کو خائن خود رئیس کر دیتے ہیں کیونکہ ملازم نے اپنے اوقات کو اپنے آقا کے ہاتھ اپنی رفع حوائج کے بدلہ بیچ ڈالا۔ جب آقا کو اپنے ملازم کی ضروریات و حوائج کا خیال نہ ہوگا۔ مثلاً اس کی حیثیت کے موافق اس کی رفع حاجات پچاس روپیہ میں ہوں اور وہ پچیس روپیہ دے تو ملازم اور حاجتوں کو کہاں سے پوری کرے۔ آخر وہ خیانت کی طرف مجبور ہوگا۔ بس اس میں اللہ و رسول کے قانون کے مطابق کارروائی ہونے سے سب امور ٹھیک ہوتے ہیں۔ فقط (النور ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ)

حل الاشکال علی ضرورۃ الشیخ
مع وجود الاختیار فی الاعمال

حضرت حکیم الامت مجدد الملت جامع الکمالات منبع الحسنات ماہر العلوم القرآنیۃ، واقف الاسرار الفرقانیۃ،
راس المفسرین مقدام الراسخین صاحب الشریعۃ والطریقۃ، بحر المعرفۃ والحقیقۃ کاشف الاسرار الخفی منہا والجلی اعنی بہ
مولانا محمد اشرف علی التھانوی
نور اللہ مرقدہٗ وجعل الجنۃ مثواہ

ایک صاحب کو یہ اشکال تھا کہ جب تمام اوامر کرنا اور نواہی کو چھوڑنا انسان کے اختیار میں ہے تو پھر شیخ سے تعلق قائم کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اس رسالہ میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے اس اشکال کا مفصل جواب تحریر فرمایا ہے۔

حل الاشکال علی ضرورۃ الشیخ

مع وجود الاختیار فی الاعمال

کبر کا علاج

حال:۔ حضرت المخدوم و المکرم ذوالمجد والمعظم حکیم الامت مجدد الملت مولانا الشاہ محمد اشرف علی صاحب عمت فیوضہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعدہ عرض ہے کہ بندہ نے حضرت والا کے ساتھ اصلاح کا تعلق کیا ہے۔ حضرت نے یہ طریق تجویز فرمایا تھا کہ نفس کی ایک ایک حالت لکھو اور میرے بتائے ہوئے طریقہ پر عمل کرو۔ چنانچہ میں نے اپنے اندر امور دالہ علی الکبر پا کر ان کی اصلاح کے متعلق درخواست کی تھی۔ حضرت نے تحریراً سوال فرمایا تھا کہ یہ امور اختیاری ہیں یا غیر اختیاری۔ میں نے جواب میں شق اول عرض کی تھی۔ حضرت والا نے جواباً تحریر فرمایا کہ اختیاری کی ضد بھی اختیاری ہے۔ اب کیا سوال باقی رہا۔ بحمد اللہ تعالیٰ میں نے وہ امور ترک کئے مگر گاہے گاہے خیال نہ رہنے کی وجہ سے مرتکب ہو جاتا ہوں۔ جس کا تدارک بعد میں ندامت اور توبہ سے کر لیتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں کہ آئندہ ان شاء اللہ العزیز خیال رکھوں گا۔ اب میں حضرت والا سے ایک بات دریافت کرتا ہوں (اور واللہ العظیم و باللہ الکریم حاشا ثم کلا اس سے اعتراض مقصود نہیں ہے بلکہ محض ایک شبہ جو کہ پیش آیا ہے اس کے حل کیلئے اور وہ یہ کہ شریعت مقدسہ کے جمیع احکام اختیاری ہیں اور میرے اندر اور بھی امراض ظاہرہ و

باطنہ (متعلق اخلاق نہ کہ عقائد بفضلہٖ تعالیٰ عقائد تو درست ہیں) ہیں پس وہ امور بھی اختیاری ہی ہیں۔ اب ان کو حضرت والا کے سامنے اظہار کر کے طریقہ ان کی اصلاح کا معلوم کرنے کے متعلق یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ چونکہ اس کا جواب وہی ہے جو کہ اوپر مذکور ہوا کہ اختیاری کی ضد بھی اختیاری ہے۔ لہٰذا باوجود جواب معلوم ہونے کے پھر خواہ مخواہ حضرت والا کو تکلیف دینا یہ غیر مناسب معلوم ہوتا ہے اور اگر بایں وجہ مذکور اظہار امراض نہ کروں اور خود بخود اپنے طور پر یہ خیال کر کے کہ یہ امر اختیاری ہے۔ لہٰذا اس کو اظہار کرنے کی ضرورت نہیں (بوجہ جواب مذکور معلوم ہونے کے) بلکہ اپنے اختیار سے توکلا علی اللہ۔

ہمت کر کے اس کو ترک کروں گا اور اگر غیر اختیاری ہے (مثلاً وساوس وغیرہ) تو اس کا مواخذہ نہیں ہے۔ لہٰذا اس کے بھی اظہار کی ضرورت نہیں ہے تو یہ خیال گلو گیر ہوتا ہے کہ پھر حضرت والا سے جو اصلاح کیلئے تعلق کیا ہے تو اس کا تو سلسلہ ہی اب قائم کیسے رہ سکتا ہے۔ حالانکہ اصلاح کا سلسلہ تو بہت طویل ہے اور بہت مدت تک خط و کتابت و عرض حالت کے بعد اصلاح کا حصول ہوتا ہے۔ پس اس وقت یہی شبہ مستقر ہو کر اظہار امراض سے (توقفاً علی الجواب) مانع ہوا۔ جناب والا سے متوقع ہوں کہ اس کا حل فرما کر احقر کو تشفی بخش کر سرفراز فرمائیں۔ فقط والسلام مع الاکرام۔

تحقیق:۔ السلام علیکم:۔ نفیس سوال ہے جس کا بعونہ تعالیٰ سلیس جواب ہے مگر ایک خاص سوال کے جواب کی طرف متوجہ کرنے کو اس کی توضیح میں اعانت کا دخل ہے۔ اس لئے فی الحال اسی کو کافی سمجھتا ہوں وہ سوال یہ ہے کہ اگر کوئی کہے کہ طبی کتابوں میں تمام اغذیہ وادویہ کے منافع ومضار مصرحاً مذکور ہیں جس کا قبل لحوق مرض مطالعہ کر کے ہر شخص کامل احتیاط کر سکتا ہے اور جو کسی اتفاق سے مرض لاحق ہو جائے تو

طبی کتابوں میں ہر مرض کی علامات دیکھ کر مرض کی تشخیص اور تدبیر دیکھ کر مرض کا علاج کرسکتا ہے۔ پھر طبیب کی طرف رجوع کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ سو اس سوال کا کیا جواب ہوگا۔ اس ہی سے یہ سوال حاضر بھی حل ہو جائے گا۔ فقط۔

نوٹ :۔ یہ اِجمالی جواب ہے جو مقصود میں کافی ہے اور ایسے ہی سوال کا ایک تفصیلی جواب بھی ہے جو مقصود میں زیادہ وافی ہے جو بصورت خط رسالہ النور بابت ماہ محرم ۱۳۵۱ھ میں بہ سلسلہ تربیۃ السالک شائع ہوا ہے جو اس عبارت سے شروع ہوا ہے۔ احقر اس سال دورہ حدیث میں شریک ہے اور اس عبارت پر ختم ہوا ہے۔ متقدمین کو کم ضرورت تھی اس کو بھی ضرور دیکھ لیا جائے۔ البتہ اس کے ص ۱۰ میں بعض غلطیاں کتابت کی رہ گئیں ان کو درست کرلیا جائے۔ س ۵ میں ابتدائی کی جگہ صحیح ابتدا ہے اور س ۸ میں بلکہ کی جگہ ملکہ ہے اور س ۱۷ میں پر کی جگہ پھر ہے اور رسالہ حل الاشکال الخ دونوں اجمالی و تفصیلی جوابوں کے مجموعہ کا لقب ہے۔ فقط۔

(النور۔ ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ تمت رسالہ حل الاشکال)

❁ ❁ ❁

شمس الفضائل لطمس الرزائل

کبر کا تفصیلی علاج

حال:۔ باعث تحریر یہ ہے کہ ایک عرصہ سے اول تو احقر کو خود ہی شبہ تھا کہ مجھ میں تکبر ہے۔ پھر بعض حضرات نے بھی فرمایا اس سے وہ شبہ قوی ہو گیا لیکن یقین نہ ہوا۔ ایک عرصہ سے ارادہ کرتا تھا کہ خدمت اقدس میں اس مرض کو ظاہر کر کے علاج کروں مگر عدم یقین کی وجہ سے چپ رہا۔ اس عرصہ میں احقر نے تبلیغ دین میں بھی تکبر کے بیان کا مطالعہ کیا۔ اس سے تکبر کا حاصل یہ سمجھ میں آیا کہ اپنے سے دوسروں کو ذلیل سمجھنا (اگر غلط ہو تو براہ کرم اصلاح فرمادیں) مگر اس کے بعد بھی شبہ باقی رہا۔ اب میں اپنی حالت کو چند مثالوں میں پیش کرتا ہوں۔

مثال اوّل:۔ کچھ عرصہ کیلئے احقر نے مطبخ سے کھانا جاری کر لیا تھا چونکہ وہاں سے خود جا کر لانا پڑتا تھا۔ اس لئے بہت عار آتی تھی۔ خصوصاً جب کوئی ایسا آدمی جاتا تھا کہ جس سے جان پہچان ہو، اس وقت اور زیادہ شرم آتی تھی کہ لوگ کیا کہیں گے کہ ایسا کیا فقر طاری ہو گیا کہ مطبخ سے کھانا لینے لگا۔ نہ یہ کہ میری شان اس سے اعلیٰ ہے یہ کام میرے لائق نہیں۔ استغفر اللہ۔ غرض ایک دو دفعہ لانے کے بعد دل میں آیا کہ کسی سے منگوالیا کروں گا۔ مگر چونکہ شبہ ہو چکا تھا تکبر کا۔ دوسرے کچھ طالب علمی کے بھی خلاف تھا اس لئے اخیر تک خود ہی لاتا رہا۔ اس سے یہ ہوا کہ یہ عار کالمعدوم ہو گئی تھی اور ایک عادت سی ہو گئی تھی۔

ثانی:۔ بازار سے کوئی وزن سر پر رکھ کر لانے میں بہت ذلت معلوم ہوتی ہے اس خیال سے کہ لوگوں کا بازار میں مجمع ہے۔ نہ یہ کہ میں اس سے عالی ہوں۔ نعوذ باللہ۔ چنانچہ اگر لوگوں کا مجمع نہ ہوتو لا سکتا ہوں۔

ثالث:۔ موچی کے پاس بیٹھ کر جوتا نہیں گٹھواتا بلکہ کھڑا رہتا ہوں اس کے پاس بیٹھنے میں ایک قسم کی ذلت سی معلوم ہوتی ہے اور اس کی علت بھی وہی ہے جو اس سے پہلے مثال میں عرض کی۔ یعنی خیال ناس نہ خیال رفعت شان۔ ایک مرتبہ میری نظر سے اس مضمون کا ایک شعر گزرا کہ اتنا عجز وانکسار بھی اچھا نہیں کہ جس سے سفہاء سر پر چڑھ جائیں۔ جب سے ان لوگوں کے ساتھ ظاہری انکساری سے پیش نہیں آتا۔ چنانچہ دل کو ٹٹولنے سے پتہ لگتا ہے کہ اگر کوئی آدمی بھی نہ ہوتب بھی موچی کی دکان پر نہ بیٹھوں۔ اس خیال سے کہ موچی نہ معلوم کیا خیال کرے البتہ دل میں اپنے کو افضل نہیں سمجھتا اور نہ اس کو افضل سمجھوں اور نہ اپنے کو ذلیل سمجھتا ہوں اور نہ اس کو مگر کسی خاص وقت کہ جس میں کوئی خاص کیفیت طاری ہو۔ مثلاً خیال موت واحوال مابعد الموت یعنی واقعات برزخ ومحشر وصراط وعقوبات معاصی پس ایسے وقت اپنی نظروں میں اپنے کو اس سے کیا ہر ایک شے سے ذلیل سمجھتا ہوں۔ ورنہ عام طور پر (یعنی عام اوقات میں اور عام آدمیوں میں) جیسے کسی کو ذلیل نہیں سمجھتا۔ ایسے ہی اپنے کو بھی کسی سے ذلیل نہیں سمجھتا۔

رابع:۔ پیوند کے کپڑے بھی نہیں پہنتا ہوں۔ اس خیال سے کہ لوگ کہیں گے کہ یہ بہت غریب آدمی ہے اور پیوند کے کپڑوں کو تو ویسے بھی (قطع نظر خیال ناس سے) طبیعت قبول نہیں کرتی میرا دل مجھ کو خود نفریں کرتا ہے کہ میں ایک بیہودہ خیال کی وجہ سے ایک سنت سے محروم ہوں اور اپنے نفس کی شرارت کی وجہ سے بس یہی دل چاہتا ہے کہ اچھے اچھے کپڑے پہنوں اور یہ کہ مجھ کو تراش کا بہت خیال رہتا ہے۔ اپنے نزدیک جو سب سے اچھی تراش ہوتی ہے اس کو اختیار کرتا ہوں گو یا نفس نے

ہر طرح قابو پالیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خامس:۔ کسی ایسے شخص کا نصیحت کرنا بہت ہی برا معلوم ہوتا ہے کہ جس کے برتاؤ سے مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ اس کے دل میں میری کچھ وقعت ہی نہیں۔ مجھے یہ کچھ سمجھتا ہی نہیں یا وقعت تو ہے لیکن طرز نصیحت سے یہ پتہ لگتا ہے کہ نصیحت سے محض میرا نفع مقصود نہیں بلکہ اس نصیحت میں کچھ نفس کی بھی آمیزش ہے یعنی غصہ میں کچھ اپنے دل کی بھڑاس بھی نکال رہا ہے اور ایسے شخص کی طرف سے ایک کدورت اور انقباض پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن ایسے شخص کی نصیحت کرنے کا اثر بد (یعنی وہ جو اس کا نصیحت کرنا برا معلوم ہوا تھا) اور ایسے شخص سے انقباض و کدورت تھوڑے دنوں کے بعد زائل ہو جاتی ہے اور پھر بہت ہی خفیف سی ندامت ہوتی ہے۔ یعنی اس درجہ میں کہ مجھے ایسا نہ چاہئے تھا اس سے کیا فائدہ۔

سادس:۔ اگر کسی کی طرف سے یہ خیال ہو جائے کہ یہ ہماری جماعت کو یا مجھ کو ذلیل سمجھتا ہے تو میں بھی اس کے ساتھ اچھی طرح پیش نہیں آتا۔ چنانچہ مسٹروں کو اکثر سلام نہیں کرتا قصداً اور اگر کبھی عادت کے طور پر سلام کرنے کا ارادہ ہو جاتا ہے تو فوراً رک جاتا ہوں اس خیال سے کہ یہ لوگ طالب علموں کو ذلیل سمجھتے ہیں۔

سابع:۔ کسی کا درپے ہونا بھی برا معلوم ہوتا ہے۔ خواہ وہ بطریقہ محبت ہی ہو یعنی کوئی بلا ضرورت محض باتیں کرنے کو میرے پاس اگر ایک دو دفعہ آئے تو خیر کچھ نہیں لیکن اگر درپے ہو جائے تو یہ تو مجھ سے کہا نہیں جاتا کہ یہاں سے چلے جاؤ کیونکہ ایک شخص تو اخلاق سے محبت سے پیش آئے اور میں اس سے اس طرح کہہ دوں کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ پس اس سے ایک انقباض سا ہو جاتا ہے اور اچھی طرح اس کے ساتھ بات نہیں کی جاتی اور اس کے یہاں کبھی جاتا بھی نہیں۔ غرض بہت تکلیف ہوتی ہے اور بہ تکلف اپنے اقوال سے افعال سے اس پر یہی ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے تکلیف نہیں ہو رہی۔ لیکن اصل

میں اور نقل میں امتیاز ہو ہی جاتا ہے۔ وہ سمجھ جاتے ہیں کہ اچھی طرح نہیں ملتا اور دوسرے یہ کہ ہر شخص سے میں نہیں ملتا۔ ہر ایک سے ابتدا بالکلام نہیں کرتا۔ اس میں بھی کچھ ذلت سمجھتا ہوں اور غالباً یہی سبب ہوا ان کے اس خیال کا کہ اس میں تکبر ہے۔

ثامن:۔ جیسا کسی کا مجھ کو ذلیل سمجھنا برا معلوم ہوتا ہے ایسے ہی کسی کا ادب کرنا بھی ناگوار گزرتا ہے۔ یہ آٹھ مثالیں پیش کردی ہیں۔ اس وقت یہی ذہن میں تھیں۔ اب عرض یہ ہے کہ اگر مجھ میں تکبر ہے تو از راہ کرم اس کا علاج تجویز فرمائیں۔

تحقیق:۔ یہاں کئی چیزیں ہیں متشابہ جن میں کبھی اشتباہ ہوجاتا ہے۔ کبر و عجب و حب جاہ و ریا و خجلت پھر ہر ایک کے دو درجے ہیں۔ حقیقت و صورت تو یہ دس چیزیں ہیں اور ہر ایک میں کلام طویل ہوسکتا ہے۔ مگر مختصر بقدر ضرورت جس سے تھوڑی مناسبت والے کو ہر درجہ کے سمجھنے میں ضروری بصیرت ہوسکتی ہے اور واقعات جزئیہ کو اس پر منطبق کرسکتا ہے لکھتا ہوں۔ باقی جس کو مناسبت ضروری بھی نہ ہو اس کیلئے نہ کلیات کافی ہیں نہ جزئیات کیلئے تحریر کافی ہے۔ بلکہ اس کو ضرورت ہے کہ جب کوئی واقعہ پیش آئے اسے کسی محقق کے سامنے پیش کرے۔

اگر تنقیح کی ضرورت ہو اس کا بھی جواب دے پھر وہ جو فیصلہ کرے۔ اس کو علماً وعملاً قبول کرے۔ وہ مختصر کلام یہ ہے کہ تکبر کا حاصل یہ ہے کہ کسی کمال دنیوی یا دینی میں اپنے کو بہ اختیار خود دوسرے سے اس طرح بڑا سمجھنا کہ دوسرے کو حقیر سمجھے تو اس میں دو جز ہوں گے اپنے کو بڑا سمجھنا اور دوسرے کو حقیر سمجھنا۔ یہ تو اس کی حقیقت ہے جو حرام اور معصیت ہے اور ایک اس کی صورت ہے کہ اس میں سب اجزا ہیں بجز ایک جزو یعنی اختیار کے یعنی بلا اختیار ان اجزا کا خیال آگیا۔ یہاں تک تو معصیت نہیں لیکن اس کے بعد اگر اس خیال کو بہ اختیار خود اچھا سمجھا یا باوجود اچھا نہ سمجھنے کے بہ اختیار خود اس کو باقی رکھا یہ حقیقت کبر کی ہوجائے گی اور معصیت ہوگی اور یہ جو قید لگائی

گئی ہے کہ دوسرے کو حقیر سمجھے۔ یہ اس لئے کہ اگر کوئی واقعی بڑائی یا چھوٹائی کا اس طرح معتقد ہو کہ دوسرے کو ذلیل نہ سمجھے تو وہ تکبر نہیں۔

جیسے ایک شخص بیس برس کی عمر والا دو برس کے بچہ کو سمجھے کہ مجھ سے عمر میں چھوٹا ہے یا ایک ہدایہ پڑھنے والا طالب علم نحو میر پڑھنے والے طالب علم کو سمجھے کہ یہ مجھ سے پڑھائی میں کم ہے۔ یا ایک مالدار آدمی کسی مسکین کو یہ سمجھے کہ مجھ سے مال میں کم ہے مگر اس کو حقیر نہیں سمجھتا تو وہ کبر نہیں۔ البتہ اگر یہ تفاوت واقعہ کے خلاف ہو تو ایسا اعتقاد کذب ہوگا مگر کبر و کذب متغایر ہیں۔ مگر ایسی بڑائی چھوٹائی کا اعتقاد گو کبر تو نہیں لیکن اگر وہ محل تفاوت عرفاً و شرعاً کمال ہو تو یہ اعتقاد احیاناً مفضی کبر کی طرف ہو جاتا ہے۔ اس لئے سد ذرائع کے طور پر اس کا بھی وہی علاج کرنا چاہئے جو حقیقت کبر کا علاج ہے اور وہ ایک خاص مراقبہ ہے جس کی ایسے ہر وقت میں تجدید و تکریر کر لی جائے جبکہ اس تفاوت کی طرف التفات ہو وہ مراقبہ یہ ہے کہ (الف) گو میرے اندر یہ کمال ہے مگر میرا پیدا کیا ہوا نہیں۔ حق تعالیٰ کا عطا فرمایا ہوا ہے اور (ب) عطاء بھی کسی استحقاق سے نہیں ہوا بلکہ محض موہبت و رحمت ہے پھر (ج) عطا کے بعد بھی اس کا بقاء میرے اختیار میں نہیں بلکہ حق تعالیٰ جب چاہیں سلب کر لیں اور (د) گو اس دوسرے شخص میں فی الحال یہ کمال نہیں ہے مگر فی المآل ممکن ہے کہ میرے کمال سے زیادہ اس کو یہ کمال اس طرح حاصل ہو جائے کہ میں اس کمال میں اس کا محتاج ہو جاؤں اور (ہ) اگر فی المآل بھی نہ ہو جیسا بعض اوقات ظاہری اسباب سے اس کا گمان غالب ہوتا ہے۔ تو فی الحال ہی اس شخص میں کوئی ایسا کمال ہو جو مجھ سے مخفی ہو اور دوسروں پر ظاہر ہو یا سب ہی سے مخفی ہو۔ حق تعالیٰ کو معلوم ہو جس کے اعتبار سے اس کے اوصاف کا مجموعہ میرے اوصاف کے مجموعہ سے اکمل ہو۔

اگر کسی کے کمال کا بھی احتمال قریب ذہن میں نہ آئے تو اس احتمال کو ذہن میں

حاضر کرے کہ شاید یہ علم الٰہی میں مقبول ہو اور میں غیر مقبول ہوں یا اگر میں بھی مقبول ہوں تو یہ مجھ سے زیادہ مقبول ہو تو مجھ کو کیا حق ہے کہ اس کو حقیر سمجھوں اور (و) یہ خیال کرے کہ اگر بالفرض یہ سب امور میں مجھ سے کم ہی ہے تو ناقص کا کامل پر حق ہوتا ہے جیسا مریض کا صحیح پر ضعیف کا قوی پر، فقیر کا غنی پر، تو مجھ کو چاہئے اس پر شفقت و ترحم کروں۔ اس کی تکمیل میں کوشش کروں اور اگر کسی طرح قدرت نہ ہو یا ہمت نہ ہو یا فرصت نہ ہو تو دعائے تکمیل ہی سے سہی اور اس خیال کے بعد تکمیل میں سعی شروع کردے تو اس تدبیر سے اس کے ساتھ تعلق شفقت کا پیدا ہو جائے گا۔

اور طبعی خاصہ ہے کہ جس کی تکمیل و تربیت میں سعی کرتا ہے اس سے محبت ہو جاتی ہے اور محبت کے بعد تحقیر نہیں ہوتی اور (ز) یہ بھی نہ ہو تو اس کے ساتھ لطف و اخلاق کے ساتھ کبھی کبھی بات چیت کرلیا کرے اس کا مزاج پوچھ لیا کرے اس سے جانبین میں تعلق ہو جاتا ہے اور ایسے تعلق کے بعد تحقیر معدوم ہو جاتی ہے البتہ اگر وہ شخص ایسا ہے کہ شرعاً اس سے بغض رکھنا مامور بہ ہے تو یہ تدابیر مذکورہ میں سے بعض کا استعمال اس عارض کے سبب نہ کیا جائے مگر بعض کا پھر بھی بغض کے ساتھ اجماع ہو سکتا ہے ان بعض کو استعمال کرے یہ سب کلام تو تکبر کے متعلق تھا۔ عجب میں صرف ایک قید کم ہے باقی سب اجزاء وہی ہیں یعنی اس میں دوسروں کو چھوٹا سمجھنا نہیں صرف اپنے کو بڑا سمجھنا ہے۔ اس میں بھی حقیقت اور صورت کے ویسے ہی درجے ہیں اور وہی احکام ہیں اور معالجات مذکورہ میں سے جن میں سے دوسرے کا تعلق نہیں وہ سب معالجات اس میں بھی ہیں اور ایک چیز اشیاء خمسہ مذکورہ میں حب جاہ ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ جیسا اپنے کو اپنے دل میں بڑا سمجھتا ہے اس کی بھی کوشش کرتا ہے کہ دوسرے بھی مجھ کو بڑا سمجھیں اور میرے ساتھ تعظیم و خدمت کا معاملہ کریں چونکہ اس کا منشاء بھی تکبر یا عجب ہی ہے اس لئے اس کے اقسام و احکام و درجات و معالجات وہی ہیں جو کبر میں

گزرے اور اشیاء خمسہ مذکور میں سے ایک چیز ریاء ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ کسی عمل دنیوی یا دینی کو لوگوں کی نظر میں بڑائی حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دے۔ اشیاء اربعہ مذکورہ میں یہ ذریعہ بنانے کی قید نہ تھی چونکہ یہ بھی کبر وعجب ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس میں بھی سب وہی درجات و اقسام و احکام و معالجات ہیں اور یہ سب احکام کلی ہیں۔ کبھی کبھی خصوصیت مقام سے بعض نئی صورتیں یا نئے معالجات بھی ثابت ہوتے ہیں جو مربی کی رائے پر متعین کئے جاتے ہیں۔ سب سے اخیر کی ایک قسم خجلت ہے۔ وہ ایک طبعی انقباض ہے جو خلاف عادت کام کرنے سے یا حالت پیش آنے سے بلا اختیار نفس پر وارد ہوتی ہے اور سالک کو بعض اوقات غایت احتیاط کے سبب اس پر شبہ ہو جاتا ہے کبر وغیرہ کا مگر واقع میں وہ کبر نہیں ہوتا۔ اور معیار اس کا یہ ہے کہ جس طرح یہ شخص ایک دنی یا خسیس کام کرنے سے شرماتا ہے اگر کوئی شخص اس کے ساتھ غایت درجہ کی تعظیم وتکریم کا معاملہ دل سے کرے تب بھی اس کو ویسا ہی انقباض ہوتا ہے یا نہیں۔

اگر ہوتا ہے تو خجلت ہے ورنہ کبر۔ یہ تو اس کی حقیقت ہے جو غیر اختیاری ہونے کے سبب مذموم نہیں اور ایک صورت ہے کہ واقع میں تو کبر وغیرہ ہے مگر نفس میں تاویل کر کے اس کو خجلت میں داخل کر کے تسلی حاصل کر لی۔ یہ اختیاری ہونے کے سبب مذموم ہے بلکہ دوسرے ذمائم مذکورہ سے بھی اشنع ہے۔ کیونکہ تاویل کر کے غیر مباح کو مباح بنایا ہے جو اعلیٰ درجہ کی تلبیس وتدلیس ہے تو اور اقسام میں تو حقیقت مذموم تھی اور صورت غیر مذموم اور اس میں بالعکس جیسا مع الدلیل گزر چکا۔ چونکہ واقعات ثمانیہ میں سب اقسام کے اجزا مذکور ہیں۔ اس لئے سب اقسام کی تحقیق کی گئی اب اخیر میں ایک معالجہ ممتد ہ ذکر کرتا ہوں کیونکہ معالجات مذکورہ وقتی تھے۔ جن سے اثر کا رسوخ نہیں ہوتا۔ الا نادراً اور مبتدی کو ایک معتد بہا مدت تک اس معالجہ کی ضرورت ہے وہ یہ کہ بتکلف اوضاع واطوار وعادات قلیل الجاہ لوگوں کے اختیار کرے حتی کہ تواضع راسخ

ہوجائے مگر اس میں بھی اس کا خیال رکھے کہ غایت درجہ کی دناءت وخست اختیار نہ کرے جس سے شہرت تواضع کی ہوجائے۔

اس کے بعد دوسرا خط آیا جو مع جواب درج کیا جاتا ہے۔

سوال:۔ حضرت اقدس نے سب سے اخیر کے صفحہ کی داہنی جانب کے بالکل شروع میں تحریر فرمایا ہے (اس عبارت پر ایک لکیر کھینچ دی ہے) وہ عبارت یہ ہے کہ وہ (یعنی معالجہ ممتدہ) یہ کہ بتکلف اوضاع واطوار وعادات قلیل الجاہ لوگوں کے اختیار کرے حتیٰ کہ تواضع راسخ ہوجائے مگر اس میں بھی اس کا خیال رکھے کہ غایت درجہ کے دناءت وخست کو اختیار نہ کرے جس سے تواضع کی شہرت ہوجائے تو اس میں یہ سوال ہے کہ وہ اوضاع واطوار وعادات قلیل الجاہ لوگوں کے کیا ہیں جن کو اختیار کیا جائے اس کے جواب کے بعد ان شاء اللہ ارادہ رکھتا ہوں کہ اس پر عمل کروں گا۔ آنجناب بھی دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ مجھے عمل کی توفیق عطا فرمائیں اور میری پوری اصلاح فرمائیں اور اپنی رضا کامل عطا فرمائیں۔

جواب:۔ السلام علیکم ان کے جزئیات کا استیعاب کیسے ہوسکتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ امور اختیار کئے جائیں جن سے ایک گونہ نفس کو انقباض ہو مگر دوسروں کی نظر میں وہ قابل التفات نہ ہوں جس سے شہرت تواضع کا احتمال ہو۔

(النور، ربیع الاول ۱۳۵۲ھ)

قیدُ العُلُوّ عن کیدِ العدُوّ

حضرت حکیمُ الامت مجددِ الملت جامع الکمالات منبع الحسنات ماہر العُلوم القرآنیۃ واقف الاُسرار الفرقانیۃ،
راس المفسرین مقدام الراسخین صاحب الشریعۃ والطریقۃ، بحر المعرفۃ والحقیقۃ کاشف الاُسرار الخفی منہا والجلی اعنی بہ

مولانا محمّد اشرف علی التّھانوی

نور اللہ مرقدہٗ وجعل الجنۃ مثواہ

اس رسالہ میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے ایک صاحب کے سوال کے جواب میں شیطان کے کید اور مکر کو بیان فرمایا ہے کہ وہ سالک کو مقدمہ معصیت میں گرفتار کرتا ہے جو بظاہر معصیت نہیں ہوتی اور پھر معصیت میں مبتلا کرتا ہے۔ ایسے شیطانی مکائد کی وضاحت اور ان سے بچنے کی تاکید پر یہ رسالہ مشتمل ہے۔

قید العلو عن کید العدو

مضمون۔ از ہیچمندان بحضرت اقدس متعنا اللہ تعالیٰ بفیوضہ وبرکاتہ' السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جواب:۔محترمی زاداللہ تعالیٰ عرفانہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مضمون:۔مکرمت نامہ نے سعادت تازہ بخشی۔حضرت نے میرے متن کی جو شرح فرمائی ہے اس سے اپنی نظر کا قصور معلوم ہوا۔

جواب:۔قصور پر نظر بھی مفتاح ہے کمال کا۔

مضمون:۔بے شبہ اگر یہ تنبیہ مبین ارشاد نہ فرمائی گئی ہوتی تو میرا خلاصہ ناکافی ہوتا۔

جواب:۔آپ کی سلامت فطرت سے ایک وقت میں اسکے کافی ہوجانے کی امید تھی۔

مضمون:۔اب خاکسار نے اپنے متن اور حضرت کی شرح کو یکجا کرلیا ہے۔

جواب:۔متعکم اللہ بہ وایانا

مضمون:۔اور جوان شاءاللہ میری زندگی کا کامل ہدایت نامہ ہوگا۔

جواب:۔اعانکم اللہ تعالیٰ

حال:۔اس شرح میں امراض روحانی مثلاً ریا و کبر و فخر وحب جاہ و مال وغیرہ سے پاک ہونے کی بھی ہدایت فرمائی گئی ہے۔اس سلسلہ میں عرض ہے اللہ تعالیٰ کا یہ عجیب معاملہ اس بے استحقاق کے ساتھ ہے کہ خاکسار نے کبھی کسی منصب یا عہدہ کیلئے یا کسی اعزاز کیلئے کبھی جدوجہد نہیں کی بلکہ اکثر اشراف نفس بھی نہیں ہوا۔مگر

اللہ تعالیٰ نے مجھے خلق میں ظاہری قومی وعلمی مناصب کے اعزاز بلا طلب مرحمت فرمائے۔ اب تک مجھے اس بارہ میں صرف اسی قدر اہتمام رہا کہ میری طلب اور اشراف نہ ہو اور مل جائے تو قبول کرلیا۔ اب اس باب میں حضرت کی ہدایت کا منتظر ہوں۔ کیونکہ ایسے موقعے پیش آتے رہتے ہیں۔ شرم وحیا کو کچھ دیر نظر انداز کرکے یہ بھی عرض کروں کہ بحول اللہ تعالیٰ وفضلہ یہ چیزیں نفس میں فخر و کبر کا موجب اب تک نہیں بنیں۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ورنہ بندہ کی کیا مجال جو کچھ کہہ سکے یا کرسکے۔ حضرت سے اپنے کسی عیب کا چھپانا طبیب سے اپنی بیماریوں کا خفا ہے۔ اس لئے عرض کی ضرورت ہوئی۔

تحقیق:۔ مشورہ میں تو برکت ہی برکت ہے جو تفصیل تحریر فرمائی ہے اپنی ذات میں تو یہی کافی ہے اور اخیر حالت منتہی اور کامل کی یہی ہوجاتی ہے لیکن چونکہ یہ طریق غامض بہت ہے اور اس کا پورا مصداق ہے۔

در راہ عشق وسوسہ اہرمن بسے است

اس لئے احتیاط بلیغ سے اس میں کام لیا گیا ہے اور مصرع اولیٰ کے ساتھ دوسرا مصرع اس پر تربت کے طور پر لگایا گیا ہے۔

ہشدار گوش را بہ پیام سروش (وحی) دار

اور وحی بتلاتی ہے کہ فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد جس سے دو امر پر صاف دلالت ہے ایک یہ کہ اس کے مکائد دقیق ہیں دوسرا یہ کہ ان مکائد پر فقیہ کو اللہ تعالیٰ مطلع فرما دیتا ہے اس لئے اس کی ہستی شیطان پر اشق ہے۔ پس ان مکائد میں سے ایک مکیدہ یہ ہے کہ سالک پر تلبیس کردیتا ہے۔ یعنی کسی مقدمہ معصیت سے جلدی کام نہیں لیتا۔ سالک جب اس میں رنگ معصیت نہیں پاتا تو اس کے مقدمہ ہونے سے اس کو ذہول ہوجاتا ہے۔ پھر اس سے ایسے وقت

کام لیتا ہے کہ وہ لایدری ولا یحتسب کے درجہ میں آجاتا ہے۔ اس لئے مصلحین شبہ ضعیفہ میں بھی معالجہ کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اس شبہ میں آئمہ طریق نے یہ تدبیر کی ہے کہ افعال مباحہ جو صورتاً ذلت ہوں اختیار کرتے ہیں مگر اس نادان نے اس میں بھی ایک فتنہ سمجھا ہے۔ یعنی شہرت۔ اس لئے ایک دوسرا علاج تجویز کیا ہے۔ یعنی ایسے اعزاز و امتیازات کے اوقات میں استحضار اپنے ذنوب وعیوب ونقائص ورذائل کا اور ساتھ ساتھ تکرار استغفار کا۔ اس کا مدت طویلہ تک التزام رکھا جائے۔ جب تک مبصر شہادت صحت کے راسخ ہونے اور علاج کے ضروری نہ ہونے کی نہ دیدے۔ فقط۔

حال:۔ ذکر کی اہمیت کی طرف اشارہ فرمایا گیا ذکر کی کوئی خاص صورت میرے لئے نہیں فرمائی گئی ہے۔

تحقیق:۔ کوئی خاص ہیئت مقصود بالذات نہیں جتنے امور اس قبیل سے منقول ہیں۔ سب استعداد کے اختلاف سے درجہ معالجہ میں ہیں۔ جیسے طبیب نے ایک ہی مرض کے دو مریض کیلئے ایک ہی اجزا تجویز کئے لیکن ایک کیلئے ان کا سفوف بنوایا اور ایک کیلئے اس کے حبوب بنوا دیئے کیونکہ وہ سفوف کو نگل نہ سکتا تھا۔

حال:۔ میرا عمل یہ ہے کہ آنکھیں بند کر کے تصور ذات مذکور کا بصورت نور کر کے اور کبھی قلب کی طرف دھیان کر کے کہ آواز قلب سے نکل رہی ہے۔ اسم ذات اللہ اکثر بجہر ادا کرتا ہوں اور جوش میں اکثر اضطراراً جہر ہو ہی جاتا ہے۔

تحقیق:۔ ہمچنیں میرو کہ زیبا میروی

البتہ صورت نور کے ساتھ تقیید اختیاراً اگرچہ بدرجہ اعتقاد نہ ہو مضر ہے۔

حال:۔ بارہ ہزار کی تعداد ہر روز پوری کر لیتا ہوں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اعضاء

میں وجد کی کیفیت ہو جاتی ہے اور کبھی کبھی چیخ مارنے کو جی چاہتا ہے۔نماز میں بھی احیاناً یہ صورت نمودار ہو جاتی ہے۔اور کبھی کوئی کیفیت نہیں ہوتی۔ذکر اللہ حدیث نفس کی طرح اکثر جاری ہو جاتا ہے۔سوتے سوتے تک یہ حالت رہتی ہے مگر دوسروں سے گفتگو اور صحبت میں یہ بات جاتی رہتی ہے۔ذکر میں تصور کامل یا دیر تک یکساں قائم نہیں رہتا اس کی آرزو رہتی ہے۔

تحقیق:۔ یہ سب تغیرات نفسانیہ لازمہ فی العادۃ ہیں۔ان کے اختلاف کی طرف التفات نہ کیا جائے البتہ اپنے مشیر کو اطلاع برابر دینا ضروری ہے۔

مضمون:۔حضرت کی دعاؤں کو اپنی کشائش کار کیلئے وسیلہ سمجھتا ہوں اور اس کا طلبگار رہتا ہوں۔

جواب:۔ دل سے دعا گو ہوں اور اپنے لیے دُعا جو بھی تمت الرسالہ (النور ذی الحجہ ۱۳۶۱ھ)

الاعتدال فی متابعۃ الرجال

شیخ کے اتباع کامل میں شرک فی النبوۃ کا تفصیلی جواب

از مولوی عبدالماجد دریابادی

حال:۔ شیخ کے اتباع کامل کے متعلق جناب نے اس والا نامہ میں بھی ارشاد فرمایا (اس سے پہلے کا ایک خط مراد ہے) اور اسکے علاوہ بارہا زبان مبارک سے بھی سنا اور دوسرے بزرگوں کے ہاں بھی اس کی تاکید دیکھی لیکن اپنے نفس کی شرارت سمجھی جائے یا جو کچھ بھی۔ پوری تشفی جیسی اور بیسیوں مسائل میں زبان مبارک سے سننے کے بعد ہو چکی ہے۔ اس مسئلہ میں نہیں ہوئی۔ شبہ اتباع میں نہیں۔ اتباع کامل میں پیدا ہو جاتا ہے۔ دل یہی کہنے لگتا ہے کہ یہ صورت تو شرک فی النبوت کی سی ہوگئی۔ آنکھ بند کر کے اتباع کے قابل تو صرف انبیاء کے ہی اقوال وافعال ہو سکتے ہیں یا زیادہ سے زیادہ خلفائے راشدین کے۔ باقی اور کوئی صاحب کیسے ہی بزرگ ہوں بہر حال معصوم نہیں۔ رائے میں بھی غلطی کریں گے اور عمل میں بھی۔ بس فرق یہ ہے کہ ہم دن رات انہیں غلط کاریوں میں غرق رہتے ہیں ان سے ان کا صدور کم تر ہوتا ہے۔ ہم ہزار بار غیبت کریں گے وہ ایک بار، ہم سے ادائے حقوق خالق ومخلوق میں کوتاہی بے شمار بار ہوتی ہے۔ ان سے کبھی کبھی لیکن یہ کسی کامل سے کامل غیر معصوم کیلئے کیسے فرض کر لیا جائے کہ اس کے نہ تجربہ میں غلطی ہوتی ہے۔ نہ علم میں نہ عمل میں، میرے دل کو بس سب سے زیادہ حضرت سید احمد صاحب کا وہ قول لگتا ہے جو جناب ہی کی زبان

سے میں نے سنا ہے کہ مولانا شہید رحمہ اللہ جب ان سے کسی مسئلہ میں گفتگو کرتے کرتے خلاف ادب سمجھ کر درمیان میں رک گئے تو حضرت نے فرمایا کہ یہ تو شرک فی النبوت ہے۔بس یہ تعلیم میرے دل میں اتر گئی ہے۔

نیز مولانا گنگوہی رحمہ اللہ کا معاملہ ہفت مسئلہ کے متعلق اعتقاد کامل واعتماد کامل جس شے کا نام ہے وہ زندہ بزرگوں سے کیا معنی سابق بزرگوں تک سے بھی نہیں پیدا ہوتا۔ یہاں تک کہ حضرت مولانا رومی سے بھی جن کی مثنوی کا باوجود اپنی نافہمی کے عاشق ہوں۔حاشا کلا یہ مراد نہیں کہ اپنے کو اور بزرگوں کو ایک درجہ میں رکھتا ہوں۔معاذ اللہ ذرہ اور آفتاب کی نسبت کیا۔لیکن یہ حق کہ اس کا ہر قول ہر عمل واجب الاتباع ہو صرف رسول کا سمجھتا ہوں اور بہت کچھ کھینچ تان کر صدیق و فاروق وعثمان وحیدر رضی اللہ عنہم کا بھی۔ایک سوال متعین طور پر اور کر لینے کی اجازت چاہتا ہوں۔دوسرے بزرگوں کا مرتبہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے تو بہر حال کم تر ہے۔اب جب بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی اجتہادی غلطیاں (مثلاً حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں قتال) نیز بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی عملی لغزشیں (مثلاً حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کی مشہور لغزش اور حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کی شراب خوری) مسلم ہیں تو خود یہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اتباع کامل کے حقدار نہ ٹھہرے چہ جائیکہ جو حضرات ان سے مسلم طور پر کمتر ہیں۔

تحقیق:۔ غالباً میرے کل معروضات اس کے متعلق آپ کے ذہن میں اس لئے جمع نہ رہے کہ شاید ایک جلسہ میں کبھی مجتمعاً بیان نہیں کئے گئے۔اب اس کا ملخص مجموعاً عرض کرتا ہوں۔یہ اتباع نہ عقائد میں ہے نہ کشفیات میں نہ جمیع مسائل میں نہ امور معاشیہ میں،صرف طرق تربیت و تشخیص امراض وتجویز تدابیر اور ان مسائل میں ہے جن کا تعلق اصلاح وتربیت باطنی سے ہے وہ بھی اس وقت تک جب تک کہ ان کا جواز مرید وشیخ کے درمیان متفق علیہ ہو اور اگر اختلاف ہو تو شیخ سے مناظرہ کرنا تو

خلاف طریق ہے اور امتثال امر خلاف شریعت ہے۔ ایسی صورت میں ادب جامع بین الادبین یہ ہے کہ علماء سے استفسار کر کے یا اپنی تحقیق سے حکم متعین کر کے شیخ کو اطلاع کرے کہ میں فلاں عمل کو جائز نہیں سمجھتا اور ہمارے سلسلہ میں اس کی تعلیم ہے مجھ کو کیا کرنا چاہئے۔ اس پر اگر شیخ پھر بھی وہی حکم دے تو اس شیخ کو چھوڑ دینا چاہئے اور اگر وہ ترک کی اجازت دے تو یہ بھی اس کی متابعت ہے یہ معنی ہیں اتباع کامل کے یعنی جو مرض نفسانی اس نے تجویز کیا ہو یا جو تدبیر اس نے تجویز کی ہو یا جو عمل مشروع جس کا مشروع ہونا شیخ و مرید میں متفق علیہ ہو تجویز کیا ہو ان چیزوں میں اتباع کامل کرے ذرا بھی اپنی رائے کو دخل نہ دے اور باقی امور میں اتباع مراد نہیں۔ امید ہے کہ سب شبہات کا جواب ہو گیا ہوگا۔

اگر کوئی جزی باقی ہو تو تعیین و تصریح کے ساتھ تحریر فرمائیے۔ خلاصہ مبحث کا اس باب میں یہ ہے کہ اتباع کا محل اور قیود اور حیثیت معلوم نہ ہونے سے یہ سب شبہات پیدا ہوئے ہیں میں اس کا محل و قیود و حیثیت متعین کئے دیتا ہوں۔ سو محل تو اس کا صرف شیخ کی خاص تعلیمات قولیہ ہیں جن کا تعلق تربیت و اصلاح باطن سے ہے اور قید اس کی یہ ہے کہ وہ فعل جس کی تعلیم کی جا رہی ہے۔ شرعاً جائز ہو جس کا جواز طالب کے اعتقاد میں بھی ہو اور حیثیت اس کی شیخ و مصلح ہونا ہے یعنی مصلح ہونے کی حیثیت سے صرف تعلیمات سلوک میں اس کے اقوال پر عمل کرنا شرط نفع ہے۔ اب ان قیود کے فوائد احتراز یہ بتلاتا ہوں تعلیمات قولیہ کی قید سے خود شیخ کے افعال بھی نکل گئے۔ خواہ وہ افعال طالب کے اعتقاد میں جائز ہوں۔ جیسے شیخ پانچ سو رکعتیں روزانہ پڑھتا ہو یا صوم داؤدی ہمیشہ رکھتا ہو۔ اس میں اتباع ضروری نہیں اور خواہ وہ افعال طالب کے اعتقاد میں جائز نہ ہوں۔ خواہ مختلف فیہ ہونے کے سبب جیسے شیخ فاتحہ خلف الامام پڑھتا ہو اور طالب اس کو مکروہ جانتا ہو اور خواہ شیخ غلطی سے اس فعل ناجائز میں مبتلا ہو۔ جیسے

غیبت کرتا ہے اس میں اتباع جائز بھی نہیں اور اسی قید سے شیخ کے کشفیات نکل گئے خصوص جبکہ طالب کا کشف اس کے خلاف ہو۔

اسی طرح جمیع مسائل اصولیہ وفرعیہ جن کا تعلق تربیت سے نہیں خارج ہو گئے البتہ ان میں جو امور شرعاً بھی ضروری ہیں وہ لازم العمل ہیں گو شیخ بھی نہ کہے اور اگر شیخ حکم دے تو یہ حکم امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی حیثیت سے ہوگا۔ مصلح ہونے کی حیثیت سے نہ ہوگا۔ اوران میں خلاف کرنا شریعت کی مخالفت ہوگی۔ نہ شیخ کی مخالفت البتہ مخالفت شریعت کی بنا پر شیخ ایسے طالب سے قطع تعلق کر سکتا ہے اور یہ قطع تعلق شیخ کے ساتھ خاص نہیں ہر مسلمان کو اس کا حق حاصل ہے۔ سو اس کا تعلق مسئلہ متابعت شیخ سے کچھ نہیں اسی طرح اس قید سے امور معاشیہ نکل گئے۔ مثلاً شیخ کسی طالب سے کہے کہ تم اپنی لڑکی کا رشتہ میرے لڑکے سے یا اور کسی سے کردو یہ بھی متابعت کا محل نہیں اور قید جواز کا فائدہ یہ ہے کہ شیخ جس چیز کی تعلیم کرتا ہے وہ اگر شرعاً ناجائز ہو اس میں اتباع جائز بھی نہیں۔ خواہ اجماعاً ناجائز ہو جیسے کوئی معصیت خواہ اختلافاً ناجائز ہو۔ جیسے مسائل مختلف فیہا کی کوئی خاص شق جو طالب کے اعتقاد میں جائز نہیں اور اسی تقریر میں ضمناً حیثیت کے فائدہ بھی مذکور ہو گیا۔ اب اس کے متعلق سب سوال حل ہو گئے۔

سو یہ تو طے ہو گیا کہ بعض امور محل متابعت نہیں جن میں بعض میں تو متابعت واجب نہیں۔ جیسے امور معاشیہ اور بعض میں جائز بھی نہیں خواہ ان کا عدم جواز متفق علیہ ہو۔ جیسے معاصی خواہ مختلف فیہ ہو۔ جیسے مسائل اختلافیہ جو طالب کے اعتقاد میں جائز نہیں۔ اب یہ بات باقی رہی کہ جو امور محل متابعت نہیں۔ اس میں اگر شیخ حکم دے اگر وہ شرعاً جائز اور طالب کی قدرت میں ہیں تو مروت کا مقتضا یہ ہے کہ ان میں متابعت کرے۔ جیسے کوئی اپنا ذاتی کام یا کوئی خاص خدمت کرنے کی فرمائش کرے اور اگر

وہ شرعاً ناجائز ہے خواہ واقع میں بھی خواہ اس کے اعتقاد میں تو ادب سے عذر کرے۔ اگر وہ اصرار کرے تو اس سے تعلق قطع کر دے مگر گستاخی وایذا کا معاملہ کبھی نہ کرے یہ تو اس وقت ہے جب وہ خلاف شرع کا حکم دے اور اگر طالب کو ایسا حکم نہ دے مگر خود کسی لغزش میں مبتلا ہو۔ اگر اس میں تاویل کی گنجائش ہے تو تاویل کر لے اور اس سے قطع تعلق نہ کرے اور اگر تاویل کی گنجائش نہیں تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر احیاناً اس کا صدور ہو جاتا ہو تو بشریت اور احتمال توبہ پر محمول کر کے تعلق قطع نہ کرے اور اگر اصرار بمعنی اعتیاد ہے نہ بمعنی جمود وعدم مبالات تو اگر وہ صغیرہ ہے تو قطع تعلق نہ کرے اور جو کبیرہ اور فسق وفجور یا ظلم وخیانت کے درجہ میں ہے تو تعلق قطع کر دے۔ مگر ان سب حالات میں اس کیلئے دعائے صلاحیت کرتا رہے کہ حقوق احسان میں سے ہے۔ ارادہ تھا خلاصہ کو مختصر لکھنے کا مگر وہ اصل سے بھی زیادہ مبسوط ہو گیا۔ واللہ اعلم۔ اس وقت بے ساختہ ذہن میں آیا کہ اس تحریر کا ایک لقب تجویز کر دیا جائے۔ الاعتدال فی متابعۃ الرجال۔ (النور شعبان رمضان شوال ۱۳۵۲ھ)

بطلان الاحلام ببرھان الاحکام

اگلے صفحہ پر موجود رسالہ کا مختصر تعارف یہ ہے کہ بعض جہلاء کو یہ غلط فہمی ہو گئی تھی کہ شریعت میں تو پیر کو پیر اور خدا کو خدا کہنا چاہیے مگر طریقت میں خدا اور پیر دونوں ایک ہیں۔ اس رسالہ میں اس غلط فہمی کا مفصل جواب اور ردّ فرمایا گیا ہے۔　　(مرتب)

بطلان الاحلام ببرہان الاحکام

شریعت میں پیر کو پیر اور خدا کو خدا ہی کہنا چاہئے مگر طریقت میں دونوں ایک ہیں، اس کا مفصل جواب اور رد

حال (یہ صاحب زیر تربیت نہیں لیکن مضمون تربیت اس کے مناسب تھا اس لئے اس مجموعہ میں نقل کیا گیا) میرے والد ماجد سلسلہ عالیہ قادریہ میں ایک جگہ بیعت ہیں ان کے پیشوا علیہ الرحمۃ وصال پاچکے ہیں میرے والد جہاں تک میرا علم ہے صوم وصلوٰۃ اور تہجد کے پابند ہیں مگر باوجود ان باتوں کے قبر پرست بھی ہیں۔ اپنے پیشوائے روحانی کے مزدور کی تعظیم بھی کرتے ہیں۔ سماع بھی سنتے ہیں اکثر مجھے نماز خصوصاً تہجد کی تاکید فرماتے رہتے ہیں۔ مجھے اکثر تحریر کرتے رہتے ہیں اور جانے والے کے ہاتھ پیغام بھیجتے رہتے ہیں کہ تمہاری دربار میں غیر حاضری ہے۔ ہمارا مالک یہی بتاتا ہے کہ تو اپنے مرشد کے ارشاد پر عمل نہیں کرتا۔ مالک سے ان کی مراد اپنے پیشوا علیہ الرحمۃ ہیں چونکہ میں ان کا اکلوتا بیٹا ہوں۔ اس لئے وہ میرے لئے اکثر دعا کرتے ہیں۔ ایک دفعہ فرماتے تھے کہ سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں میری بابت عرض کیا تو جواب ملا کیا کریں وہ غیر حاضر رہ ہے۔ حقیقت حال جو ہمیں بتائی جاتی ہے یہ ہے کہ تمہارے دل میں یہ وسوسہ ہے کہ خدا علیحدہ چیز ہے اور پیر علیحدہ ہے۔ جب تک تم اس وسوسہ کو نہ نکالو گے اور پیر کو عین

ذات تصور نہ کرو گے کچھ نہ بنے گا۔ اب بحث کا موضوع نکل آیا۔ مجھے انکار اور انکو اصرار کہ نہیں ہم جو کہہ رہے ہیں طریقت کا مسئلہ یہی ہے ہم غیروں کونہیں سمجھا رہے۔

میں نے کہا کہ پھر شرک اور کیا ہے۔ فرمایا شریعت کے مطابق تو تم شرک سمجھتے ہو مگر حقیقت یہ ہے ظاہر میں تو انسان کو شریعت کا ہی پابند ہونا چاہئے۔ شریعت میں پیر کو پیر اور خدا کو خدا ہی کہنا چاہئے مگر طریقت میں دونوں ایک ہیں۔ بیٹا ہماری بات کو مان لو۔ ہم کامل بزرگوں کی مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ غرض ہر روز جب تنہائی ہوتی یا کوئی رازدان بیٹھا ہوتا تو یہی تذکرہ ہوتا اور فرماتے تم مقصد نہیں پاسکو گے۔ جب تک ہماری بات کو سچ نہ سمجھو گے مگر مجھے ہر صورت انکار ہی رہا۔ میرے انکار پر ان کے آنسو نکل جاتے۔ اس قدر سرد آہیں بھرتے یوں سانس کھنچ کر آتی کہ گویا پسلیاں ٹوٹ رہی ہیں۔ مگر مجھے یہ صریح شرک نظر آرہا تھا۔ میں کیسے مانتا۔ آخر میں نے دل میں ٹھان لی کہ آپ سے استفسار کروں۔

چنانچہ حسب بالا سطور من وعن تحریر کردی ہیں تا کہ آپ مجھے اس تذبذب کی زندگی سے نکالنے میں کامیاب ہوجائیں۔ مہربانی فرما کر خط کے مطالعہ کے بعد میرے اور والد بزرگوار کے تنازع کو چکائیں۔ خط بند کرنے سے پہلے ایک اور چیز عرض کردوں۔ والد صاحب نے فرمایا تھا کہ آٹھ دن ہمارا کہا سچ مان کر کر کے دیکھ لو اگر ہمارا کہا جھوٹ ہو، تو شب وروز تذبذب میں گزرنے لگے۔ ایک روز سونے سے قبل خدائے عزوجل سے دعا مانگی کہ اے اللہ مجھے اس مصیبت سے رہائی دے۔ مجھے صحیح راستہ کی طرف رہنمائی کر۔ دعا مانگ کر سو رہا۔ کیا دیکھتا ہوں ایک معمولی سا مکان ہے۔ حضور سرور کائنات فخر موجودات ختم الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سادہ معمولی سے چھپر کھٹ پر بیٹھے ہیں۔ اور ایک سفید چادر اوپر اوڑھ رکھی ہے (مجھے خبر نہ تھی مگر دریافت پر معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں) کچھ علیل ہیں۔ یکا یک

حدیث قرطاس کا مسئلہ پیش ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا لاؤ تا کہ میں کچھ لکھ دوں۔

کہ بعد میں جھگڑا نہ ہو (الفاظ یہ تھے کہ جھگڑا نہ ڈالے) میں جا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا لایا اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحریر کرنا چاہتے ہیں کہ آپ بعد میں تقاضا نہ کریں۔ لیکن وہ خاموش ہو گئے اور کہنے لگے رہنے دو حق تو میرا ہی ہے یہی لکھیں گے۔ اتنے میں ہم دوسرے کمرے میں پہنچ گئے وہاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک بالکل سادی چار پائی کی پائنتی بیٹھے ہوئے ہیں۔ دبلے پتلے اور لوگوں سے سفید سے تھے وہاں بھی یہی گفتگو ہوئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ رونے لگے مگر ہم ان کو خاموش کر کے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے سامنے لے گئے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال پا چکے تھے۔ باوجود جانتے ہوئے کہ وصال پا چکے ہیں۔ میں نے انہیں بیدار کیا چادر اسی طرح اوپر پڑی تھی۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ بیٹھے اور معاملہ پیش ہوا اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق میں تحریر کر دی۔ اس کے بعد تمام حاضرین رُخصت ہو گئے اور صرف میں اکیلا رہ گیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہل قدمی کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے میں بھی ساتھ ہولیا۔ میں نے عرض کی یارسول! میرے اور والد بزرگوار کے سلسلہ کے درمیان ایک مسئلہ کے متعلق تنازع ہے۔ اس کا حل کیا ہے۔ فرمایا کیا میں نے عرض کیا وہ فرماتے ہیں کہ پیر اور خدا ایک چیز ہے۔ فرمایا درست کہتے ہیں۔

میں نے عرض کی کس طرح۔ آپ تشریح کرنے لگے اور میں سننے لگا ابھی ایک دو ہی فقرے کہے تھے کہ مجھے یوں معلوم ہوا جیسے میں آہستہ آہستہ کسی

دوسری دنیا کو لے جایا جارہا ہوں۔ افسوس میں ان کی تشریح کو نہ سن سکا۔ میرے کانوں میں وہ آواز دھیمی ہوتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ جب بالکل چپ ہو گئے تو میں بیدار تھا اور خواب کا نظارہ میری آنکھوں میں تھا۔ مولانا صاحب سچ عرض کرتا ہوں اس دن سے اور تذبذب میں پڑ گیا ہوں۔ مجھ سا گنہگار فاسق بدکار (یہ حقیقت ہے) اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا دیدار میں کہتا ہوں کوئی مجھ سے فریب نہ ہو مگر جب بزرگوں سے یہ سنتا ہوں کہ بزرگوں خصوصاً انبیاء کی شکل میں کوئی بدروح خواب میں متشکل ہو کر نہیں آئی نہ آسکتی ہے تو پھر ان کے اس ارشاد پر کہ تمہارے والد صاحب درستی پر ہیں اور حیران ہوتا ہوں مہربانی فرما کر جواب سے سرفراز فرمائیں۔

الجواب

واقعہ مسئولہ میں کئی شک ہیں۔ اوّل یہ شک کہ مرئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تھے کیونکہ ایک قول یہ بھی ہے کہ واقعیت کی یہ بھی شرط ہے کہ حلیہ کے موافق زیارت ہو اور یہاں آپ کی شان رفیع کے مناسب ہیئت میں بھی نہیں ہوئی۔ چنانچہ خط میں چھپر کھٹ بھی معمولی اور کچھ علالت بھی لکھی ہے۔ دوسرا یہ شک کہ وہ حضور ہی کی آواز مبارک تھی۔ جیسا کہ تلک الغرانیق العلی کے قصہ میں بعض علماء سامعین کے اشتباہ کے قائل ہوئے ہیں۔ تیسرا یہ شک کہ سننے والے نے صحیح بھی سنا کیونکہ جب بیداری میں سماع میں غلطی ہو جاتی ہے تو خواب تو بے ہوشی کی حالت ہے۔ چوتھا یہ شک کہ صحیح بھی سمجھا ہے۔ جیسا مصر میں اشرب الخمر میں تمام علماء نے راوی کی غلطی قرار دی تھی۔

پانچواں یہ شک کہ صحیح یاد بھی رہا اور جب دیکھنے والے ہم جیسے ظلمانی قلوب والے ہوں جیسے رائی نے اس جملہ میں کہ (یہ حقیقت ہے) اس کو تسلیم کرلیا ہے تو یہ

شکوک اور زیادہ قوی ہو جاتے ہیں۔ بلکہ شک کے درجہ سے گزر کر غلطی کی جانب راجح بلکہ متعین ہو جاتی ہے۔ چنانچہ خود اس خواب کے بعض اجزاء یقیناً اضغاث احلام ہیں۔ جیسا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خلافت بلافصل کو اپنا حق بتلانا جو کبھی زمانہ تحقیق احکام میں بھی نہیں فرمایا جو یقیناً دلیل ہے رائی کے خلط خیالات دماغیہ کی جس سے بقیہ اجزاء خواب سے بھی امن مرتفع ہوا جاتا ہے۔

چھٹے ان سب سے قطع نظر کر کے جب یہ معارض ہے نصوص قطعیہ کے تو مثل حدیث معارض قطعی کے یا متروک ہوگا یا ماؤل اور تاویل یہ ہے کہ معنی مجازی کے اعتبار سے درست ہے۔ وہ معنی مجازی یہ ہیں کہ پیر کامل کا حکم بوجہ موافقت حکم شرع کے گویا خدا ہی کا حکم ہے۔ ایسے موقع پر محاورات میں یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ دونوں ایک ہی چیز ہیں جیسے سورۃ قیامۃ میں قرأت جبرائیلیہ کو اپنی طرف منسوب کر کے قرأناہ فرما دیا۔ لیکن اس وقت جو لوگ ایسی شطحیات میں مبتلا ہیں۔ یہ تاویل ان کے خواب میں بھی نہیں آتی۔ اس لئے وہ یقیناً زندقہ ہے۔

ساتویں کبھی یہ محاورہ ایک کی نفی دوسرے کے اثبات کیلئے مستعمل ہوتا ہے یعنی پیر کوئی چیز نہیں حاکم خدا ہی ہے۔ جیسا حدیث میں ان اللہ ھو الدھر کے معنی یہ ہیں کہ دہر کوئی چیز نہیں متصرف خدا ہی ہے اور حکمت اس ماؤل کی تصویب میں معذورین سے کف لسان کی تعلیم ہوگی اور قرینہ اس مضمون ماؤل کے مقصود فی الدین نہ ہونے اور قابل التفات نہ ہونے کا اس کی شرح کے وقت آواز کا دھیمی ہوتی ہوئی چلے جانا ہے جس کی خط میں تصریح ہے ورنہ حق مامور بہ کی شان کا مقتضا تو وہ ہے جو اس آیت میں مذکور ہے۔ فاصدع بما تومر تو اتنے احتمالات کے ہوتے ہوئے اس کی ظاہری مراد کیسے صحیح ہو سکتی ہے۔ یقیناً وہ قطعاً باطل ہے جس کا اعتقاد کفر ہے۔ پھر اگر دوسرا اس کے خلاف خواب دیکھ لے تو کیا دونوں خوابوں کو صحیح کہا

جائے گا۔ بلکہ قانون نقلی وعقلی کی بنا پر اذا تعارضا تساقطا کا حکم کر کے دوسری دلیل غیر متعارض کی طرف رجوع کیا جائے گا اور وہ نصوص قطعیہ محکم ہیں۔ معتبر کتابوں میں ہزاروں واقعات ایسے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ شبہ میں ڈالنے والے منقول ہیں۔ آج کسی عالم نے کسی عارف نے خوابوں کو نصوص پر ترجیح نہیں دی بلکہ خوابوں کو غلط سمجھ کر نصوص پر عمل کیا اور اس اعتقاد کا تو احتمال بھی کفر ہے کہ کوئی چیز شریعت میں منفی ہو اور طریقت میں مثبت ہو خود آئمہ طریقت نے بلا اختلاف اس اعتقاد کا ابطال کیا ہے۔ نیز خواب پر عمل کرنے والے سے اگر باز پرس ہوئی کہ تو نے خواب کے سبب نصوص کو کیسے ترک کیا تو اس کے پاس کوئی عذر معقول مقبول عقلی یا نقلی نہیں اور اگر نصوص پر عمل کرنے والے سے باز پرس (اور یہ محض فرض محال ہے) تو اس کے پاس نہایت صحیح وقوی عذر ہیں جو اوپر مذکور ہوئے۔ غرض ہر حال میں ظاہری مدلول خواب کا واجب الرد ہے۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل (النور رمضان ۱۳۵۴ھ)

الحمدللہ "مقالات حکیم الامت" جلد 85 مکمل ہوئی۔

حکیمُ الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے
تقریباً 350 الہامی خطبات 32 جلد
شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم
کی نگرانی میں جدید تخریج وتعلیق

حکیمُ الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے
تقریباً 16 ہزار ملفوظات کا مبارک مجموعہ
احادیث مبارکہ کی تخریج کے ساتھ 32 جلد

حضرت الشیخ جلالُ الدین رُومی رحمہ اللہ
کی معرکۃ الآراء الہامی کتاب مثنوی شریف
کی عظیم اُردو شرح 10 جلد

مذکورہ تینوں کتب کی جلدوں کی مجموعی تعداد 74 ہے اور یہ تینوں کتب مقالات حکیمُ الامت میں شامل ہیں



حکیمُ الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے نادر ونایاب قدیم وجدید
تقریباً 350 رسائل وکتب کی پہلی مرتبہ یکجا اشاعت

(جلد 75 تا 106 تک) (32 جلد)

یہ جدید مجموعہ اہل علم وفضل، ارباب مشائخ اور سلسلہ اشرفیہ سے
وابستگان حضرات کیلئے ایک بہترین علمی تحفہ ہے۔

نوٹ: مذکورہ مقالات حکیمُ الاُمت میں یہ کتب شامل نہیں ہیں

تفسیر بیان القرآن (2 جلد)...آسان بیان القرآن (2 جلد) از حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ
خلاصہ تفسیر بیان القرآن از مفتی اعظم مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ...مخطوطہ بیان القرآن...یعنی حکیم الامتؒ
کے دست مبارک سے لکھے ہوئے مسودہ کا عکس...اشرف التفاسیر (3 جلد)...حکیم الامت...نقوش وتاثرات۔